e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 211 Monday , May 05 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۲۱۱)لکھنؤ، بروز پیر ۵-مئی ۲۰۲۵ء، مطابق ۶/ذی القعدہ ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

ایل اوسی پر پھر رات بھر گولی باری، بھارتی فوج کا منہ توڑ جواب

سرینگر: جموں وکشمیر میں لائن آف کنٹرول (ایل اوسی) پر گذشتہ دس دنوں سے کشیدگی ہے۔ ہفتہ کی رات بھی پاکستان کی طرف سے ایل اوسی سے متصل کپواڑہ، اُڑی اور اکھنور سیکٹرز میں گولہ باری کی گئی۔ پاکستانی فوج کی چوکی سے چھوٹے ہتھیاروں سے فائرنگ کی گئی جس کا بھارتی فوج نے منہ توڑ جواب دیا۔ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد 24 اپریل کی رات سے شروع ہونے والی یہ فائرنگ مسلسل تقریباً ہر رات ہورہی ہے۔ وہیں پہلگام دہشت گردانہ حملے پر بھارت کی جوابی کارروائی کے خوف سے پاکستان نے پی او کے میں مدارس بند کرنے کا اعلان کیا۔ نیز یہ اسلام آباد نے پی او کے میں سیاحوں کے داخلے پر پابندی لگادی ہے۔ خیال رہے کہ حکومت ہند اس سے پہلے ہی کشمیر میں متعدد سیاحتی مقامات بند کرنے کا اعلان کرچکی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان بھارتی فوجی حکام پر جھوٹے الزامات لگا کر انہیں بدنام کرنے کی کوشش کررہا ہے۔

لاتیہار: نکسلیوں نے آٹھ گاڑیوں کو نذر آتش کیا

لاتیہار۔(یواین آئی) جھارکھنڈ کے لاتیہار ضلع کے چندوا تھانہ علاقے میں نکسلیوں نے ایک معدنیات سروے کمپنی کی آٹھ گاڑیوں میں آگ لگادی۔ پولس ذرائع نے اتوار کو بتایا کہ چکلا پنچایت کے تحت توریسوت گاؤں کے نزدیک معدنیات سروے کمپنی سی ایم پی ڈی آئی کی طرف سے علاقے میں کوئلہ سروے کیا جارہا تھا۔ اس دوران مسلح نکسلی نے سنیچر کی دیر رات موقع پر پہنچ کر فائرنگ کی اور آٹھ گاڑیوں کو آگ لگادی۔ نکسلیوں نے دو ڈرلنگ مشین، دو کار، دو پک اپ اور دو ٹرکوں کو آگ لگادی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی لاتیہار کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کمار گورو کی ہدایت پر بالوماتھ کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ونود روانی کی قیادت میں ایک پولیس ٹیم موقع پر پہنچی اور معاملے کی جانچ شروع کردی۔ پولیس ٹیم نے پورے علاقے کو سیل کرکے چھاپے ماری شروع کردی ہے۔

الیکشن کمیشن کی نئی ایپ موجودہ 40 ایپس کا کام کرے گی

نئی دہلی۔(یواین آئی) الیکشن کمیشن ووٹروں، انتخابی عہدیداروں، سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی کی سہولت اور کام کاج کو آسان بنانے کے لیے جلد ہی ون اسٹاپ پلیٹ فارم کے طور پر ای سی آئی نیٹ کے نام سے ایک ایپ شروع کرنے جارہا ہے جو موجودہ 40 موبائل ایپس کا کام کرے گی۔ الیکشن کمیشن نے اتوار کو کہا کہ وہ ایک نیا صارف دوست ڈیجیٹل انٹرفیس تیار کررہا ہے۔ یہ ایپ الیکشن سے متعلق تمام سرگرمیوں کے لیے ایک سنگل پلیٹ فارم فراہم کرے گی۔ یہ قدم صارفین کو کئی ایپس ڈاؤن لوڈ کرنے اور نیویگیٹ کرنے اور مختلف لاگ یاد رکھنے کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے بھی ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس پلیٹ فارم کا تصور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے گزشتہ سال مارچ میں منعقدہ چیف الیکٹورل افسران کی کانفرنس کے دوران الیکشن کمشنروں ڈاکٹر سکھبیر سنگھ سندھو اور ڈاکٹر وویک جوشی کی موجودگی میں کیا تھا۔ یہ ایپ صارفین کو ان کے ڈیسک ٹاپ یا اسمارٹ فون پر متعلقہ انتخابی ڈیٹا تک رسائی کے قابل بنائے گی۔ اس پر ڈیٹا صرف مجاز افسر کے ذریعہ ہی درج کیا جائے گا۔ متعلقہ اہلکار کی طرف سے اندراج اس بات کو یقینی بنائے گا کہ اسٹیک ہولڈرز کو دستیاب ڈیٹا ہر ممکن حد تک درست ہے۔ تاہم، کسی تنازعہ کی صورت میں، قانونی فارموں میں صحیح طریقے سے بھرا ہوا بنیادی ڈیٹا تسلیم کیا جائے گا۔ نئی ایپ میں ہیلپ لائن ایپ، ووٹر ٹرن آؤٹ ایپ، سی وجل، سویدھا 2.0، سکشم اور کے وائی سی ایپس شامل ہوں گے، جنہیں کل ملا کر 5.5 کروڑ سے زیادہ بار ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔ نئی ایپ سے تقریباً 100 کروڑ ووٹروں اور پوری انتخابی مشینری کو فائدہ پہنچنے کی امید ہے، جس میں 10.5 لاکھ سے زیادہ بوتھ لیول آفیسرز (بی ایل اوز)، سیاسی پارٹیوں کے ذریعے مقرر کیے گئے۔

پہلگام حملہ: سکیورٹی اجلاسوں کا سلسلہ تیز

پی ایم مودی کی افواج کے سربراہان سے علیحدہ ملاقاتیں

سکیورٹی صورتحال اور ممکنہ اقدامات پر بات چیت، دفاعی تیاریوں کو انتہائی سنجیدگی سے آگے بڑھایا جارہا ہے

نئی دہلی۔ جموں وکشمیر کے پہلگام میں حالیہ دہشت گرد حملے کے بعد قومی سلامتی کے تناظر میں وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے سکیورٹی سے متعلق اعلیٰ سطحی مشاورتوں کا سلسلہ تیز ہوگیا ہے۔ اسی سلسلے میں اتوار کے روز ہندوستانی فضائیہ کے سربراہ ایئر چیف مارشل امر پریت سنگھ نے وزیر اعظم سے ملاقات کی، جو تقریباً 40 منٹ جاری رہی۔ ملاقات کے بعد وہ فوری طور پر وزیر اعظم ہاؤس سے روانہ ہوگئے۔ اس ملاقات کو اس لیے اہم قرار دیا جارہا ہے کہ اس سے قبل 30 اپریل کو بری فوج کے سربراہ جنرل اوپندر دویدی نے وزیر اعظم مودی سے ملاقات کی تھی، جس میں وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈووال بھی موجود تھے۔ اسی طرح 3 مئی کو بحریہ کے سربراہ ایڈمرل دنیش ترپاٹھی نے وزیر اعظم کے ساتھ ایک گھنٹہ طویل مشاورت کی تھی، جس میں بحریہ کی تیاریوں اور موجودہ صورتِ حال پر تفصیلی بات چیت ہوئی۔ ذرائع کے مطابق وزیر اعظم نے افواج کو واضح ہدایت دی ہے کہ کسی بھی ممکنہ ردعمل کے وقت، طریقہ اور ہدف کا تعین فوجی کمان خود کرے گی۔ حکومت نے آپریشنل سطح پر تمام رکاوٹیں ختم کرتے ہوئے افواج کو مکمل اختیارات دے دیے ہیں تاکہ فیصلہ کن اور موثر حکمتِ عملی اپنائی جاسکے۔ واضح رہے کہ 26 اپریل کو وزیر اعظم نے ایک اہم سکیورٹی اجلاس کی صدارت کی تھی، جس میں وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، قومی سلامتی مشیر، چیف آف ڈیفنس اسٹاف اور تینوں افواج کے سربراہان نے شرکت کی تھی۔ اس اجلاس میں بھی پہلگام حملے کے پس منظر میں ممکنہ جوابی اقدامات پر غور کیا گیا۔ ملکی سطح پر دفاعی تیاریاں بڑھادی گئی ہیں۔ آرڈیننس فیکٹری بورڈ نے فوری اثر کے ساتھ تمام ملازمین کی چھٹیاں منسوخ کردی ہیں، جو اس بات کی علامت ہے کہ دفاعی تیاریوں کو انتہائی سنجیدگی سے آگے بڑھایا جارہا ہے۔

تاہم، اگرچہ بعض میڈیا حلقے ان اقدامات کو کسی ممکنہ کارروائی کی تمہید کے طور پر پیش کررہے ہیں لیکن حکومت کی جانب سے تاحال کسی عسکری اقدام کا اعلان نہیں کیا گیا۔ یہ مشاورتیں اور تیاریاں، سکیورٹی تحفظات اور خطرات کا فوری جائزہ لینے کا حصہ سمجھی جارہی ہیں۔ حکومت پہلے ہی واضح کرچکی ہے کہ دہشت گردی کے خلاف کارروائی میں کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی اور پہلگام حملے میں ملوث عناصر کو ہر صورت کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ ایسے میں یہ اقدامات بھارت کے اندرونی سلامتی کے دائرے میں آنے والے معمول کے مگر سنجیدہ اقدامات کے طور پر دیکھے جارہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد سے وزیر اعظم پوری دفاعی مشینری، سکیورٹی ایجنسیوں اور حکومت میں اپنے اعلیٰ ساتھیوں کے ساتھ مسلسل میٹنگیں کررہے ہیں۔ مسٹر مودی نے کل انگولا کے صدر سے ملاقات کے بعد میڈیا کے سامنے ایک بار پھر اس بات کا اعادہ کیا کہ پہلگام میں دہشت گردانہ حملہ کرنے والوں اور ان کی حمایت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

سندھ طاس معاہدے کی معطلی کے بعد ہندوستان نے پاکستان کو دیا ایک اور جھٹکا

دریائے چناب کا پانی روکا، کشن گنگا ڈیم سے بھی روکنے کا منصوبہ

نئی دہلی۔ پہلگام دہشت گرد حملے کے بعد ہندوستان نے سندھ طاس معاہدہ معطل کرنے کے بعد ایک اور سخت قدم اٹھاتے ہوئے دریائے چناب کے پانی کو بگلیہار بند سے پاکستان جانے سے روک دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، یہ فیصلہ پاکستان کو پانی کے محاذ پر دباؤ میں لانے کی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق حکومت نے بگلیہار بند سے پانی کے اخراج کو مکمل طور پر روک دیا ہے، جس کے ذریعے دریائے چناب کا بہاؤ پاکستان کی طرف جاتا ہے۔ اطلاعات ہیں کہ اب حکومت شمالی کشمیر کے کشن گنگا بند پر بھی اسی نوعیت کے فیصلے پر غور کررہی ہے۔ یاد رہے کہ پہلگام میں ہوئے حالیہ حملے میں 25 سیاحوں اور ایک کشمیری نوجوان کے قتل کے بعد ہندوستان نے 1960 کے سندھ طاس معاہدے کو معطل کردیا تھا، جو عالمی بینک کی ثالثی میں طے پایا تھا۔ اس معاہدے کے تحت پاکستان کو مغربی دریاؤں سندھ، چناب اور جہلم پر کنٹرول حاصل ہے۔ پاکستان انہی دریاؤں کے پانی سے اپنی 80 فیصد زرعی زمین کو سیراب کرتا ہے۔ بگلیہار بند، جو جموں کے رام بن علاقے میں واقع ہے، ماضی میں بھی ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تنازع کا باعث رہا ہے۔ پاکستان نے کئی بار اس منصوبے پر عالمی بینک سے رجوع کیا لیکن ہندوستان کا موقف رہا ہے کہ اس نے معاہدے کی شرائط کی خلاف ورزی نہیں کی۔ پاکستان کی حکومت اور سیاست دان اس تازہ پیش رفت پر سخت ردعمل ظاہر کررہے ہیں۔ سابق وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری کے حالیہ بیان "یا تو سندھ میں ہمارا پانی بہے گا یا ان کا خون" کو ہندوستان نے اشتعال انگیز قرار دیا۔

رام بن سڑک حادثے میں تین فوجی جوانوں کی موت

کھڑگے-راہل نے رام بن میں حادثہ پر تعزیت کا اظہار کیا

جموں۔(ایجنسی) سری نگر جموں قومی شاہراہ پر بیٹری چشمہ رام بن کے نزدیک اتوار کو پیش آئے ایک دل خراش سڑک حادثے میں فوج کی ایک گاڑی گہری کھائی میں جاگری، جس کے نتیجے میں تین فوجی اہلکار موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے۔ حادثے کے فوراً بعد مقامی لوگوں اور رام بن کی غیر سرکاری تنظیم نے فوری طور پر ریسکیو آپریشن شروع کیا اور کئی گھنٹوں کی جدوجہد کے بعد تینوں اہلکاروں کی لاشیں کھائی سے نکالی گئیں۔ ذرائع کے مطابق یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب فوجی اہلکار معمول کے گشت پر تھے اور ان کی گاڑی اچانک قابو سے باہر ہوکر شاہراہ سے نیچے گہری کھائی میں جاگری۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور اہلکاروں کو سنبھلنے کا موقع نہ ملا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی مقامی رضا کار، کارکنان اور انتظامیہ کی ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور فوری ریسکیو آپریشن شروع کردیا۔ سخت پہاڑی علاقے اور دشوار گزار راستوں کے باوجود مقامی لوگوں نے بھرپور تعاون کرتے ہوئے لاشوں کو نکالنے میں مدد فراہم کی۔ فوجی ذرائع نے بتایا ہے کہ حادثے میں جاں بحق ہونے والے اہلکاروں کی شناخت اور دیگر تفصیلات جلد جاری کی جائیں گی۔ اس دوران شاہراہ پر کچھ دیر کے لیے ٹریفک معطل رہا، جسے بعد میں بحال کردیا گیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ حادثے کی وجوہات کا پتہ لگانے کے لیے تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔

کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور پارٹی کے سابق صدر راہل گاندھی نے جموں وکشمیر کے رام بن میں ایک گاڑی کے حادثے میں فوجیوں کی شہادت پر غم کا اظہار کیا ہے اور ان کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر کھڑگے نے کہا کہ جموں وکشمیر کے رام بن میں ہونے والے ہولناک سانحے کے بارے میں سن کر بہت دکھ ہوا، جہاں ایک گاڑی کے حادثے میں ہندوستانی فوج کے تین اہلکار اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ہم قوم کے لیے ان کی بے لوث خدمات کو سلام پیش کرتے ہیں۔ اپنے بہادروں کے اہل خانہ کے تئیں ہماری دلی تعزیت ہے۔ مستقبل میں ہونے والے حادثات کو روکنے کے لیے مناسب حفاظتی اقدامات کریں۔ مسٹر راہل گاندھی نے کہا کہ "جموں وکشمیر کے رام بن میں آرمی وین کے حادثے میں ہمارے بہت سے فوجیوں کی شہادت کی خبر انتہائی افسوسناک ہے۔

عمران خان اور بلاول بھٹو کا بھی 'ایکس' ہینڈل معطل، پاکستانی سوشل میڈیا پر کارروائی جاری

نئی دہلی۔ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد ہندوستان کی طرف سے پاکستان کے خلاف کارروائی کا سلسلہ جاری ہے۔ اس درمیان حکومت ہند نے پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان اور سابق وزیر خارجہ بلاول بھٹو کے 'ایکس' ہینڈل کو معطل کردیا ہے۔ اس سے پہلے ہندوستان میں پاکستان کے وزیر اعظم سمیت کئی وزیروں، کرکٹرس، میڈیا اداروں اور یوٹیوب اکاؤنٹس معطل کر دیے گئے تھے۔ اطلاع کے مطابق عمران خان اور بلاول بھٹو کے 'ایکس' ہینڈل معطل ہونے سے پہلے ہندوستان نے پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف، وزیر اسحٰق ڈار، خواجہ آصف سمیت کئی پاکستانی وزیروں کے 'ایکس' اکاؤنٹ معطل کیے تھے۔ حکومت ہند نے نہ صرف پاکستانی وزیروں بلکہ کئی اداکاروں کے یوٹیوب چینلز اور سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو بھی ہندوستان میں بلاک کردیا ہے۔ بلاک کیے گئے انسٹاگرام اکاؤنٹس میں ہانیہ عامر، ماہرہ خان، علی ظفر، صنم سعید، سجل علی جیسے نام بھی شامل ہیں۔ دراصل پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد پاکستانی یوٹیوبر اور سوشل میڈیا انفلوینسر مسلسل ہندوستان کے خلاف بیان بازی کررہے تھے جس کے بعد حکومت ہند نے ایسے یوٹیوب چینلز اور انفلوینسر کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے ان پر پابندی لگادی۔ اس سے پہلے ہندوستان نے پاکستان کے کچھ نیوز آؤٹ لیٹس، جس میں ڈان، شمع ٹی وی، اے آروائی نیوز، جیو نیوز، راضی نامہ اور سنو نیوز کے یوٹیوب چینل شامل ہیں، پر بھی پابندی لگادی تھی۔ واضح رہے کہ 22 اپریل کو دہشت گردوں کے ذریعہ جموں وکشمیر کے پہلگام واقع بیسرن وادی میں سیاحوں کو نشانہ بناتے ہوئے حملہ کیا گیا تھا۔ اس حملے میں 26 لوگوں کی موت ہوگئی تھی جس میں زیادہ تر سیاح شامل تھے۔

ملک جو چاہے گا، وہ ضرور ہوگا، راجناتھ کی پاکستان کو انتباہ

حملہ کرنے والوں کو جواب دینا میری ذمہ داری ہے، وزیر دفاع آج جاپان کے وزیر دفاع سے ملاقات کریں گے

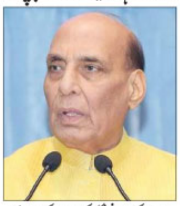

نئی دہلی۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے اتوار کو پہلگام حملے کے بارے میں کہا کہ وزیر دفاع کی حیثیت سے میری ذمہ داری ہے کہ میں مسلح افواج کے ساتھ مل کر کام کروں اور ہندوستان پر بری نظر رکھنے والوں کو منہ توڑ جواب دوں۔ ان کا یہ تبصرہ پہلگام میں حالیہ دہشت گردانہ حملے کے پس منظر میں آیا ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے پی ایم مودی کے کام کرنے کے انداز کے بارے میں کہا کہ آپ ہمارے وزیر اعظم کو اچھی طرح جانتے ہیں، ان کے کام کرنے کے انداز اور عزم سے واقف ہیں۔ سنسکرت جاگرن مہوتسو سے خطاب کرتے ہوئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا، لفظ سیاست دو الفاظ راج اور نیتی سے بنا ہے... لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ لفظ سیاست اپنا معنی کھو بیٹھا ہے۔ مجھے قابل احترام سنتوں کا آشیرواد چاہیے... میں آپ کا آشیرواد چاہتا ہوں تاکہ ہم اسے ہندوستان کی سیاست میں دوبارہ قائم کرسکیں۔ راجناتھ سنگھ نے کہا کہ بحیثیت قوم ہمارے بہادر سپاہیوں نے ہمیشہ ہندوستان کی جسمانی شکل کی حفاظت کی ہے وہیں دوسری طرف ہمارے باباؤں اور عرفان نے ہندوستان کی روحانی شکل کی حفاظت کی ہے۔ ایک طرف جہاں ہمارے سپاہی میدان جنگ میں لڑتے ہیں تو دوسری طرف ہمارے اولیاء سرزمین حیات پر لڑتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بطور وزیر دفاع میری ذمہ داری ہے کہ میں اپنے فوجیوں کے ساتھ مل کر کام کروں اور ملکی سرحدوں کی حفاظت کو یقینی بناؤں۔ یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں مسلح افواج کے ساتھ مل کر ان لوگوں کو منہ توڑ جواب دوں جو ہمارے ملک پر بری نظر رکھتے ہیں۔ راجناتھ سنگھ نے کہا کہ لوگ وزیر اعظم نریندر مودی کو اچھی طرح جانتے ہیں اور ان کے کام کرنے کے انداز، ان کے عزم کو بھی۔ آپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ اس نے اپنی زندگی میں خطرے مول لینا کس طرح سیکھا ہے۔ سینئر بی جے پی لیڈر نے کہا، میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں آپ جو چاہیں گے، وہ ضرور ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ وزیر اعظم مودی نے 2047 تک پورے ملک کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کا ہدف تمام ہم وطنوں کے سامنے رکھا ہے۔ قدرتی طور پر، یہ مقصد کوئی چھوٹا مقصد نہیں ہے، لیکن آپ صحت مند رہتے ہیں۔ یہ مقصد حاصل ہوجائے گا کیونکہ آپ سب اس سچائی کو قبول کریں گے کہ دنیا میں ہندوستان کا وقار بڑھ گیا ہے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ پیر کو دہلی میں جاپان کے وزیر دفاع جنرل نکاتانی کے ساتھ دو طرفہ میٹنگ کریں گے۔ اس دوران دونوں فریقین موجودہ علاقائی اور بین الاقوامی سلامتی کی صورتحال کے ساتھ ساتھ دو طرفہ دفاعی تعاون کو مزید گہرا کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کریں گے۔ وزارت دفاع کے مطابق یہ ملاقات ایسے وقت میں ہورہی ہے جب ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی برقرار ہے۔

'شری انا' کے فروغ اور حصول کے نظام کو مزید مضبوط کیا جائے

اترپردیش کا کسان ریاست کی مجموعی ترقی میں سرگرم حصہ دار: وزیر اعلیٰ یوگی، محکمہ زراعت کے کام کا جائزہ لیا گیا

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ اترپردیش کا کسان نہ صرف اسکیموں کا فائدہ اٹھانے والا ہوگا بلکہ ریاست کی مجموعی ترقی میں بھی سرگرم حصہ دار بن جائے گا۔ نئے ہندوستان کے نئے اترپردیش میں زراعت معاش کے ساتھ خوشحالی اور خود انحصاری کی بنیاد بنے گی۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر منعقدہ اعلیٰ سطحی اجلاس میں محکمہ زراعت کے کاموں کا جائزہ لے رہے تھے۔ زراعت کے شعبے کی تازہ ترین صورتحال پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ملک کے کل زرعی رقبہ کا 11.41 فیصد اترپردیش میں ہے، لیکن غذائی اجناس کی پیداوار میں ریاست کا حصہ 20.89 فیصد ہے، جو کسانوں کی محنت اور حکومت کی موثر پالیسیوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جہاں سال 2016-17 میں غذائی اجناس کی پیداوار 557.46 لاکھ میٹرک ٹن تھی، وہ سال 2024-25 میں بڑھ کر 725.12 لاکھ میٹرک ٹن سے زیادہ ہوگئی ہے۔ اسی عرصے کے دوران دالوں اور تیل کے بیجوں کی پیداوار میں دوگنا سے زیادہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس کامیابی کو نئی بلندیوں تک لے جانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے بیج کے معیار اور مناسبیت پر خصوصی زور دیتے ہوئے ہدایت کی کہ موسمی علاقوں کے مطابق بیج تیار کیا جائے۔ انہوں نے جلد اور دیر سے بوائی کے لیے الگ الگ بیج تیار کرنے، تصدیق کو یقینی بنانے اور کسانوں کو رعایتی نرخوں پر دستیاب کرانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے اترپردیش سیڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن سے بھی کہا کہ وہ کسانوں سے بیج کی خریداری کی مقدار میں اضافہ کرے اور پروسیس شدہ بیجوں کی دستیابی کو یقینی بنائے۔ وزیر اعلیٰ نے لکھنؤ میں مجوزہ چودھری چرن سنگھ سیڈ پارک کے قیام کے عمل کو فوری طور پر شروع کرنے کی ہدایات دیتے ہوئے اسے بیج کے شعبے میں انقلاب کی بنیاد قرار دیا۔ وزیر اعلیٰ نے اترپردیش زرعی ریسرچ کونسل جیسے اداروں کے زیادہ سے زیادہ استعمال کی ضرورت کا اظہار کرتے ہوئے ٹیکنالوجی پر مبنی زرعی اختراعات کو تیز کرنے پر زور دیا۔ زرعی آلات پر سبسڈی کے عمل کو شفاف بنانے پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسانوں سے درخواستیں لینے سے پہلے اس کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی جائے۔ انتخاب کے عمل میں اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ زیادہ سے زیادہ ترقیاتی بلاکس کے کسان مستفید ہوں۔ وزیر اعلیٰ نے شری انا کے بارے میں خاص جوش وخروش کا اظہار کیا اور اس کے فروغ اور خریداری کے نظام کو مزید مضبوط بنانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے قدرتی کاشتکاری کے فروغ کے بارے میں بھی سنجیدگی کا اظہار کیا اور کہا کہ آرگینک مصنوعات کی تصدیق کا ایک موثر نظام وضع کیا جائے، تاکہ کسانوں کو بہتر مارکیٹ قیمت مل سکے۔ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ پردھان منتری کسان سمان ندھی یوجنا کے تحت اب تک 2.81 کروڑ کسانوں کو فائدہ پہنچایا گیا ہے اور 61,592 کروڑ روپے کی رقم براہ راست ان کے کھاتوں میں منتقل کی گئی ہے۔ کسانوں کی فلاح وبہبود میں اسے شفافیت اور گڈ گورننس کی زندہ مثال بتاتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا میں بیمہ کے دعووں کی ادائیگی کے عمل کو ٹیکنالوجی سے بھرپور اور تیز تر بنایا جانا چاہیے، تاکہ کسانوں کو بروقت راحت مل سکے۔

مذہبی نفرت پر کھڑی حکومت ملک کو تباہی کی طرف لے جارہی ہے: مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے آج یہاں دوروزہ اجلاس کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی 85 سالہ زندگی میں ملک کے حالات کو کبھی اتنا خراب نہیں پایا جتنا آج ہیں۔ مولانا ارشد مدنی جمعیۃ علماء ہند کی عاملہ کمیٹی کے دوروزہ اجلاس کے اختتام کے بعد دہلی میں جمعیۃ کے ہیڈکوارٹر مدنی ہال میں منعقدہ ایک اہم پریس کانفرنس سے خطاب کررہے تھے۔ دریں اثناء انہوں نے حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ اقتدار نفرت کی بنیاد پر قائم ہے اور اس کا واحد مقصد مذہبی بنیادوں پر عوام کو بانٹ کر اقتدار میں بنے رہنا ہے۔ مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ حکومت کا طرز عمل ملک کے لیے خطرناک ہے کیونکہ وہ عوامی فلاح، روزگار، کاروبار یا امن وسکون کی فکر کیے بغیر صرف نفرت کو ہوا دے رہی ہے۔ ان کے مطابق، اب نہ صرف مسلمان بلکہ دیگر برادریوں کے لوگ بھی اس صورتحال سے پریشان اور دکھی ہیں۔ ہر مسئلے کو مذہب سے جوڑنا اور اس کے ذریعے سیاست چمکانا موجودہ دور کی حکمت عملی بن چکی ہے۔

مولانا غلام محمد وستانوی کا انتقال

ممبئی (یو این آئی) رئیس جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا اور دارالعلوم دیوبند کی شوریٰ کے رکن، ممتاز عالم دین مولانا غلام محمد وستانوی کا انتقال ہوگیا۔ ان کے سانحۂ ارتحال کو ملت اسلامیہ کے لیے ایک گہرا صدمہ اور ناقابل تلافی نقصان قرار دیا جارہا ہے۔ مولانا وستانوی پچھلے تقریباً ایک سال سے علیل تھے۔ گزشتہ دنوں طبیعت ناساز ہونے کے بعد ابتدا میں انھیں اورنگ آباد کے مقامی نجی اسپتال "ایشین ہاسپٹل" میں داخل کیا گیا تھا، جہاں مولانا کے فرزند ڈاکٹر ہیں، اس کے بعد انھیں اورنگ آباد کے ایک دوسرے نجی اسپتال میں داخل کیا گیا تھا، جہاں انھیں وینٹیلیٹر پر رکھا گیا تھا۔ بعدازاں کچھ دن قبل انھیں ان کے گھر اکل کواں منتقل کردیا گیا تھا۔ جہاں آج وہ 2 بجکر 30 کے قریب خالق حقیقی سے جاملے۔ انکی نماز جنازہ آج رات اکل کواں میں ادا کی جائے گی۔ دینی وتعلیمی خدمات میں نمایاں مقام رکھنے والے مولانا وستانوی کا انتقال ملت کے لیے ایک عظیم سانحہ ہے۔ انہوں نے امت مسلمہ کی فلاح وبہبود کے لیے پوری زندگی کو وقف کررکھا تھا۔ ان کی تعلیمی کاوشوں نے مسلمانوں میں شعور اور ترقی کا ایک نیا باب رقم کیا۔ ان کی خدمات کو بے حد قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کے انتقال کی خبر نے ملک بھر کے دینی وعلمی حلقوں کو غمزدہ کردیا ہے۔ غلام محمد وستانوی یکم جون 1950ء کو کوساڑی، ضلع سورت، گجرات میں پیدا ہوئے۔ 1952ء یا 1953ء میں ان کا خاندان وستان منتقل ہوا، جس کی طرف نسبت کرتے ہوئے وہ وستانوی لکھے جاتے ہیں۔ وستانوی نے اپنی ابتدائی تعلیم مدرسہ قوت الاسلام کوساڑی میں حاصل کی، جہاں انھوں نے حفظ قرآن کیا۔ انھوں نے بعدازاں مدرسہ شمس العلوم بروڈہ میں تعلیم حاصل کی اور مزید تعلیم کے لیے 1964ء میں دارالعلوم فلاح دارین، ترکیسر، گجرات میں داخلہ لیا، جہاں انھوں نے آٹھ سال تک تعلیم حاصل کی اور 1972ء کے اوائل میں اپنی تعلیم مکمل کی۔

بی جے پی حکومت میں بدعنوانی شباب پر

اسمبلی سے لے کر کئی پلیٹ فارم پر شکایت ہوئی لیکن لوٹ کرنے والوں کے خلاف کارروائی نہیں ہورہی ہے: اکھلیش یادو

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ وسابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں بدعنوانی، بے ایمانی اور لوٹ شباب پر ہے۔ ہر محکمے میں بدعنوانی اور لوٹ جاری ہے۔ کسانوں کی فصلوں کی خرید میں بدعنوانی چل رہی ہے۔ دھان خرید میں بدعنوانی کا کاغذات میں ریکارڈ ہے۔ اسمبلی سے لے کر کئی پلیٹ فارم پر شکایت ہوئی لیکن لوٹ کرنے والوں کے خلاف کارروائی نہیں ہورہی ہے۔ یادو نے کہا کہ دھان کی خریداری کے ساتھ ساتھ بندیل کھنڈ میں مونگ پھلی کی خریداری میں بڑے پیمانے پر دھاندلی ہوئی ہے۔ کسانوں کو مونگ پھلی کی قیمت نہیں ملی۔ بی جے پی کارکنوں اور دلالوں نے فائدہ اٹھایا۔ دھان اور مونگ پھلی کے بعد اب گندم کی خریداری میں بڑے پیمانے پر دھاندلی ہورہی ہے، گندم کی خریداری میں بی جے پی حکومت اور صنعت کاروں کی ملی بھگت ہے۔ گندم کی سرکاری خریداری نہیں ہورہی ہے۔ کسانوں کی گندم مڈل مین کے ذریعے صنعتکاروں کے لیے خریدی جارہی ہے۔ حکومت نے پابندی لگادی ہے۔ مڈل مین کسانوں سے زیادہ قیمت پر گندم نہ خریدیں۔ اگر حکومت خود اس ملی بھگت میں ملوث ہے تو کسانوں کو گندم کی قیمت کیسے ملے گی۔ حکومت کسانوں کو گندم کی صحیح قیمت نہیں دینا چاہتی۔ انہوں نے کہا کہ اس حکومت نے کھاد، بیج، کیڑے مار ادویات، بجلی اور ڈیزل جیسی تمام چیزوں کی قیمتیں بڑھا کر کسانوں کے لیے بحران پیدا کردیا ہے۔ بی جے پی حکومت کسانوں کی توہین کررہی ہے۔ سوال پوچھنے پر ایف آئی آر درج کرائی جاتی ہے۔ جب احتجاج ہوتا ہے تو پگڑی اچھال دی جاتی ہے۔ غازی پور سے لے کر غازی آباد تک بی جے پی نے کسانوں کو ایک بار نہیں بلکہ کئی مواقع پر ذلیل کیا ہے۔ یادو نے کہا کہ اس حکومت میں ہر شعبہ میں ہر سطح پر بدعنوانی ہورہی ہے۔ کرپٹ لوگوں نے لوٹ مار کے لیے ایک مہینہ مقرر کررکھا ہے۔ لکھنؤ میں آگ لگنے سے دو لوگوں کی موت ہوگئی۔ صنعتوں کو فائر این او سی دینے میں کرپشن ہوتی ہے۔ سرمایہ کاری کے نام پر کرپشن ہورہی ہے۔ اترپردیش کے افسران بدعنوانی اور لوٹ مار کے ذریعے کمائی گئی رقم کو دوسری ریاستوں میں لگارہے ہیں۔ ریاست میں مختلف منافع بخش عہدوں پر فائز دیگر ریاستوں کے اہلکار بھی دوسری ریاستوں میں سرمایہ کاری کررہے ہیں۔

امت اسلامیہ کے لیے اتحاد سے بڑھ کر کوئی ضرورت اور منفعت نہیں: رہبر انقلاب اسلامی

تہران۔(ایجنسی) رہبر انقلاب اسلامی نے اتوار کی صبح کو حج کمیٹی کے ارکان و منتظمین سے ملاقات کی۔ آپ نے اس موقع پر فریضہ حج کو مکمل طور پر ایک سیاسی فریضہ قرار دیا۔رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے حج کمیٹی کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے اس الہی فریضے کے دینی، سماجی اور سیاسی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔رہبر انقلاب اسلامی نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالی حج کی آیتوں میں "ناس" کا لفظ متعدد بار استعمال کیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ یہ فریضہ تمام عوام کے امور کا انتظام سنبھالنے مقرر کیا گیا ہے نہ فقط مسلمانوں کے لیے۔ لہذا حج صرف ایک زیارت نہیں بلکہ نوع بشر کی خدمت کا نام ہے۔آپ نے حج کو انسانوں کے لیے نفع بخش عمل قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ اسے ایک کاروبار کی حد تک محدود سمجھتے ہیں مت اسلامیہ کے لیے اتحاد سے بڑھ کوئی منفعت نہیں ہے۔رہبر انقلاب اسلامی نے فرمایا کہ فریضہ حج کا ڈھانچہ مکمل طور پر سیاسی ہے لیکن اس کے اجزا سو فیصد معنوی اور عبادی ہیں اور اس کا ہر حصہ سبق آموز اور انسانی زندگی کی ضرورتوں کی جانب اشارہ ہے۔آپ نے اس موقع پر طواف کو توحید کے محوریت پر چلنے کی علامت قرار دیا اور فرمایا کہ طواف ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ حکومت، زندگی، معیشت، گھرانے بلکہ زندگی کے تمام امور کو توحید کے گرد تعمیر ہونا چاہیے اور اگر ایسا ہوگیا تو تمام سنگدلی، طفل کشی اور افزوں طلبی ختم اور دنیا ایک گلستاں میں تبدیل ہوجائے گا۔رہبر انقلاب اسلامی نے حج کے دوران "صفا اور مروہ کے درمیان سعی" کو محنت کرنے کی علامت قرار دیا اور فرمایا کہ یہ فریضہ انسان کو سمجھا دیتا ہے کہ مشکلات کے پہاڑ بھی اگر سامنے ہوں تو رکنا، تعطل اور تحیر کا شکار ہونا جائز نہیں ہوتا۔آپ نے عرفات اور مشعر و منا کی جانب قدم بڑھانے کو مسلسل تحرک اور رکنے سے پرہیز قرار دیا اور فرمایا کہ جو قربانی پیش کی جاتی ہے وہ اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہے کہ

انسانوں کو بعض معاملات میں اپنے عزیز ترین اقربا یا حتی خود کی قربانی پیش کرنا ہوتی ہے۔رہبر انقلاب اسلامی نے فرمایا کہ رمی جمرات کے ذریعے اللہ انسان کو یہ پیغام دینا چاہتا ہے کہ جن اور انس سے تعلق رکھنے والے شیطانوں کو پہچانیں اور جہاں ملے اس پر کاری ضرب لگائے۔آپ نے "لباس احرام" کو رب کے مقابلے میں انسانوں کے خضوع وخشوع اور یکسانیت کی علامت قرار دیا اور فرمایا کہ یہ تمام اعمال انسانی زندگی کو صحیح رخ پر موڑنے کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔قائد انقلاب نے زور دیکر فرمایا کہ اس وقت اتحاد سے بڑھ کر کوئی بھی موضوع امت اسلامیہ کے لیے منافع بخش نہیں اور اتحاد، یکجہتی اور تعاون کے راستے پر اگر چلا جاتا تو غزہ اور فلسطین میں ایسے جرائم کا ارتکاب ہوتا نہ ہی یمن پر اس طرح دباؤ ڈالا جاسکتا تھا۔آپ نے تفرقے کو امت اسلامیہ کا سب سے بڑا المیہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ کہ تفرقے کے نتیجے میں امریکہ، صیہونی حکومت اور دیگر سامراجی طاقتیں اپنے مفادات کو قوموں پر مسلط کردیتی ہیں حالانکہ اتحاد کے ذریعے، سلامتی، ترقی اور اسلامی ممالک کے درمیان تعاون اور بھائی چارے کے جذبے کو فروغ ملتا ہے اور فریضہ حج کو بھی اسی مقصد کے ایک بہترین موقع کے طور پر دیکھنا چاہیے۔رہبر انقلاب اسلامی نے اس موقع پر حج کے اہداف اور حقیقت کی تشریح کے لیے اسلامی حکومتوں بالخصوص فریضہ حج کی میزبان حکومت کے فرائض کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ مسلم ممالک کے اعلی عہدے داروں، علما، محققین، مصنفین اور معاشرے پر موثر افراد کو چاہیے کہ اپنا فرض ادا کرتے ہوئے حج کے مختلف پہلوؤں سے عوام کو روشناس کروائیں۔ رہبر انقلاب اسلامی نے اس موقع پر بندرعباس میں پیش آنے والے حادثے کی ایک بار پھر تعزیت پیش کی اور متاثرین کے لیے صبر وسکون کی دعا فرمائی۔آپ کے خطاب سے قبل، حج وزیارت کے امور میں رہبر انقلاب اسلامی کے نمائندے اور ایرانی حاجیوں کے سرپرست سید عبدالفتاح نواب نے بتایا کہ اس سال حج؛ قرآنی طریقہ؛ اسلامی اتحاد اور فلسطین کے مظلوم عوام کی حمایت" کے سلوگن کا انتخاب کیا گیا ہے۔انہوں نے بتایا کہ اس سال 86 ہزار ایرانی شہری فریضہ حج کی توفیق حاصل کریں گے۔

غزہ پر اسرائیلی حملوں میں 40 افراد جاں بحق: رپورٹ

غزہ کے لیے غذائی اشیالے جانے والے جہاز پر حملہ بربریت اور جنگی جرم، ترجمان وزارت خارجہ □ حماس نے غزہ پر اسرائیلی حملے میں مبینہ طور پر زخمی ہونے والے یرغمالی کا ویڈیو جاری کیا

یروشلم، 4 مئی (یو این آئی) غزہ کی پٹی پر ہفتہ کو ہونے والی اسرائیلی بمباری میں تین بچوں سمیت 39 افراد ہلاک ہوگئے یہ معلومات طبی ذرائع کے حوالے سے الجزیرہ نے دی براڈ کاسٹر کے مطابق، ان میں سے 11 افراد، جن میں تین بچے بھی شامل ہیں، خان یونس میں بے گھر افراد پر اسرائیلی حملوں میں ہلاک ہوگئے غزہ کی وزارت صحت کے مطابق ،18 مارچ سے اسرائیل نے گولہ باری دوبارہ شروع کی ہے، اس وقت سے غزہ میں 2300 سے زیادہ افراد ہلاک اور 6000 سے زیادہ زخمی ہوئے ہیں۔18 مارچ کی رات، اسرائیلی دفاعی فورسز (آئی ڈی ایف) نے غزہ پر حملہ دوبارہ شروع کیا۔اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے کہا کہ حماس کی طرف سے جنگ بندی کو بڑھانے اور یرغمالیوں کو آزاد کرنے کے امریکی منصوبے کو قبول کرنے سے انکار کرنے کی وجہ سے حملے جاری رہے۔اسرائیل اور فلسطینی تحریک حماس کے مابین جنگ بندی یکم مارچ کو باضابطہ طور پر ختم ہوگئی تھی، لیکن ثالثیوں کی طرف سے غزہ کی پٹی میں معاہدے پر دونوں فریقوں کے مابین مذاکرات جاری رکھنے کی کوششوں کی وجہ سے

لڑائی دوبارہ شروع نہیں ہوسکی۔تاہم، اسرائیل نے پٹی میں پوریفکائزیشن پلانٹ کی بجلی کی فراہمی کو روک دیا ہے اور انسانی امداد لے جانے والے ٹرکوں کا داخلہ بند کردیا ہے۔

فلسطینی باغی گروپ حماس کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز کی طرف سے ہفتہ کو جاری کردہ ایک نئے ویڈیو میں ایک یرغمالی نظر آرہا ہے جو مبینہ طور پر غزہ کی پٹی میں اسرائیلی فضائی حملے میں زخمی ہوا ہے۔ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ نقاب پوش حماس کے جنگجو ایک سرنگ کے اندر ایک پریشان نظر آنے والے یرغمال پر چیخ رہے ہیں۔یرغمالی نے کہا" میں یرغمالی نمبر 24 ہوں۔ جنگ بندی ختم ہونے کے بعد ہم پر بمباری کی گئی۔ کسی طرح ہم بچ کر ایک سرنگ میں چلے گئے، لیکن وہاں بھی ہم پر دوبارہ بمباری کی گئی۔" یرغمالی نے اسرائیلی حکومت کی حکمت عملی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ "میری حالت تشویشناک ہے، دوائی تک رسائی نہیں ہے اور طبی امداد حاصل کرنا ناممکن ہے، مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھی کے ساتھ کیا ہوا۔ یرغمالی نے اسرائیلی شہریوں سے اپیل کی کہ وہ وزیر اعظم نیتن یاہو کی انتظامیہ پر دباؤ ڈالیں اور یرغمالیوں کی رہائی کے لیے قیدیوں کے تبادلے کا مطالبہ کریں۔اسرائیلی پبلک براڈ کاسٹر کان نے یرغمالی کی شناخت میکسم ہارکن کے نام سے کی ہے، جسے غزہ میں رکھا گیا ہے۔حماس کی جانب سے جاری کی گئی ہرکین کی یہ دوسری ویڈیو ہے۔

ترجمان وزارت خارجہ اسماعیل بقائی نے کنسائنس" (ضمیر) نام کے جہاز پر حملے کی جو غزہ کے عوام کے لیے غذائی اشیا اور امدادی سامان لے جا رہا تھا، شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔اسماعیل بقائی نے ہفتے کی رات ایک بیان جاری کیا جس میں آیا ہے کہ کنسائنس" جہاز پر حملہ، فلسطینیوں کی نسل کشی اور انہیں ختم کرنے اور بے گناہ عوام کی غذا اور ادویات سے محرومیت کو برقرار رکھنے کی سامراجی سازش کے تسلسل میں کیا گیا ہے۔ترجمان وزارت خارجہ کے بیان میں آیا ہے کہ یہ حملہ واضح طور پر جنگی جرم اور انسانیت سوز ظلم ہے جس نے تمام انسان دوستانہ قوانین کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔انہوں نے لکھا کہ اسلامی جمہوریہ ایران فلسطینی عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کا اعلان کرتے ہوئے عالمی برادری اور اسلامی ممالک سے اپیل کرتا ہے کہ صیہونی حکومت کے خلاف ٹھوس موقف اپنائیں اور اس مجرم حکومت کے سرغنوں کی سزا سے استثنا کو ختم کرنے کا راستہ ہموار کریں۔

حوثیوں نے اسرائیل اور امریکہ کے دفاعی نظام کو دیا چکما

ہوائی اڈے پر میزائل حملہ، 6 زخمی، غزہ میں دو اسرائیلی فوجی ہلاک

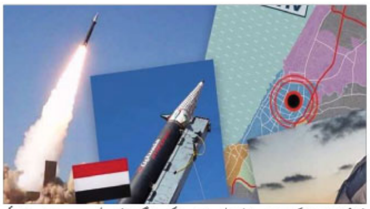

یروشلم (ایجنسی) یمن میں ایران کے حمایت یافتہ حوثی باغیوں کی طرف سے داغا گیا ایک بیلسٹک میزائل اتوار کے روز بن گوریون ہوائی اڈے پر گرا جس سے چھ افراد زخمی ہوگئے۔ آئی ڈی ایف نے کہا کہ اس نے یمن سے فائر کیے گئے میزائل کو روکنے کی کئی کوششیں کیں لیکن آخر میں اس کو مار گرانے میں ناکام رہے۔اب اسرائیل اس بات کی جانچ کر رہا ہے کہ آخر حوثیوں کو دفاعی نظام کو کریک کرنے میں کیسے کامیابی مل گئی۔ جیسے ہی حوثیوں کا میزائل ہوائی اڈے پر گرا کچھ غیر ملکی ایئر لائنز نے بین گوریون ایئرپورٹ کے لیے پروازیں منسوخ کردیں۔ دوسری جانب غزہ میں رفح سرنگ دھماکے میں 2 اسرائیلی فوجی ہلاک ہوگئے۔اسرائیلی فضائیہ ناکامی کی تحقیقات کر رہی ہے۔ زخمیوں کو وسطی اسرائیل کے اسپتالوں میں لے جایا گیا۔صبح 9:22 بجے وسطی اسرائیل میں سائرن بجنے سے تقریباً پانچ منٹ پہلے، رہائشیوں کو ابتدائی وارننگ جاری کی گئی، شہریوں کو ان کے فون پر پش نوٹیفکیشن کے ذریعے طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل حملے سے آگاہ کیا گیا۔ہوائی اڈے نے حملے کے بعد تقریباً ایک گھنٹے تک ٹیک آف اور لینڈنگ روکنے کے بعد اپنی فضائی حدود کو دوبارہ کھول دیا۔یمن کے حوثی نے اس لانچ کی ذمہ داری قبول کی، گروپ کے فوجی ترجمان یحییٰ ساری نے ایک ٹیلیویژن بیان میں کہا۔ ایک سینئر حوثی اہلکار محمد البخیتی نے قطری العربی ٹی وی چینل کو بتایا کہ باغی گروپ نے اتوار کی صبح اسرائیل میں حساس اہداف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ حملے کے بعد ایک تلخ بیان میں، وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے کہا، جو کوئی ہمیں نقصان پہنچائے گا، ہم ان پر سات گنا حملہ کریں گے۔" اسرائیل نے حوثیوں کے حالیہ حملوں کے جواب میں یمن میں حملہ کرنے سے گریز کیا ہے کیونکہ امریکہ گروپ کے خلاف ایک بڑی فوجی مہم چلا رہا ہے۔ واضح رہے، گزشتہ چھ ہفتوں سے بھی کم وقت میں حوثی باغیوں نے امریکہ کے سات ریپر ڈرون مار گرائے ہیں، جس میں 200 ملین ڈالر سے زائد مالیت کے طیاروں کا نقصان ہوا ہے جو کہ حوثیوں کے خلاف فوجی مہم کی پینٹاگون کے لیے سب سے زیادہ ڈرامائی قیمت بن رہی ہے۔

الجزیرہ کے مطابق یمن کے حوثی نے، جو غزہ کی پٹی پر اسرائیل کی جنگ اور ناکہ بندی کی مخالفت میں اسرائیل پر حملے کر رہے ہیں، اسرائیل کے مصروف ترین ہوائی اڈے پر داغے گئے میزائل کی ذمہ داری قبول کی۔ایک ٹیلی ویژن بیان میں، حوثی فوجی ترجمان یحییٰ سریع نے ایئر لائنز کو خبردار کیا کہ بن گوریون ہوائی اڈہ 'اب فضائی سفر کے لیے محفوظ نہیں رہا'۔اس حملے کے نتیجے میں وسطی اسرائیل کے ہوائی اڈے پر پروازوں کو مختصر طور پر معطل کردیا گیا اور کچھ کو دوسری طرف موڑنا پڑا جبکہ ہوائی اڈے کے تمام داخلی راستوں کو بھی مختصر طور پر بند کردیا گیا جبکہ سائٹ کی طرف جانے والی ٹرینوں کا سفر روک دیا گیا۔

غزہ کے صحافی بین الاقوامی تحفظ کا مطالبہ کررہے ہیں

غزہ، 4 مئی (یو این آئی) جنوبی غزہ کے خان یونس میں ہفتہ کے روز درجنوں صحافیوں نے احتجاج کرتے ہوئے بین الاقوامی برادری پر زور دیا کہ وہ میڈیا کارکنوں کو اسرائیل کی طرف سے بار بار نشانہ بنائے جانے سے بچائے۔اس احتجاج کا اہتمام فلسطینی صحافیوں کی سنڈیکیٹ نے عالمی یوم آزادی صحافت کے موقع پر کیا تھا۔صحافی شہر کے ناصر میڈیکل کمپلیکس میں جمع ہوئے اور انہوں نے پوسٹرز لہرائے جن پر لکھا تھا "صحافیوں کا قتل بند کرو"۔احتجاج کے دوران ایک تقریر میں سنڈیکیٹ کے نائب سربراہ تحسین الاستال نے اسرائیل پر الزام عائد کیا کہ وہ فلسطینی صحافیوں کو براہ راست قتل کرکے ان کے گھروں کو تباہ کرکے ان کے خلاف جرائم کا ارتکاب کررہا ہے۔الاستال نے غزہ میں میڈیا کی صورت حال کو دنیا میں سب سے خطرناک قرار دیا، کیونکہ اس میں حفاظتی ضمانتوں کا فقدان ہے، صحافتی اداروں کی تباہی کا سامنا ہے اور کام کرنے کے سب سے بنیادی آلات سے محروم ہے۔انہوں نے کہا کہ اسرائیلی قبضے پر ان جرائم کی پوری ذمہ داری عائد ہوتی ہے، انہوں نے بین الاقوامی اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ قاتلوں" کا احتساب کرنے کے لیے سنجیدہ اقدام کریں۔حماس کے زیر انتظام میڈیا آفس نے ہفتے کے روز بتایا کہ 7 اکتوبر 2023 سے غزہ جنگ شروع ہونے کے بعد سے اسرائیل نے 212 صحافیوں کو ہلاک، 409 کو زخمی اور 48 کو گرفتار کیا ہے۔

شام پر اسرائیل کے حملے کھلی جارحیت ہے: حزب اللہ

بیروت (ایجنسی) حزب اللہ لبنان کے بیان میں آیا ہے کہ یہ حملے جھوٹے نعروں کے ساتھ کیے جارہے ہیں لیکن ان کا اصل مقصد شام کے حصے بخرے کرکے عوام کے درمیان فتنہ پیدا کرنا ہے۔اس بیان میں درج ہے کہ شام پر حملے لبنان اور غزہ پر صیہونیوں کی مسلسل جارحیت کا تسلسل ہے۔بیان میں شام کی ارضی سالمیت اور اقتدار اعلی پر زور دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ حزب اللہ کو اس بات پر یقین ہے کہ شام کے باوقار عوام ان سازشوں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر ڈٹ جائیں گے۔حزب اللہ نے عالمی برادری بالخصوص عرب ممالک سے صیہونیوں کے ناپاک عزائم کے سامنے مزاحمت کرنے کی اپیل کی ہے۔قابل ذکر ہے کہ صیہونی حکومت نے شام کی دروزی اقلیت کی حمایت کے بہانے دمشق، درعا، لاذقیہ اور دیگر علاقوں میں بنیادی تنصیبات اور فوجی مراکز پر شدید بمباری کرکے انہیں تباہ کردیا ہے۔

جنوب مغربی سوڈان میں دو دن میں نیم فوجی حملوں میں 300 افراد ہلاک

خرطوم، 4 مئی (یو این آئی) جنوبی مغربی سوڈان کے مغربی کوآرڈوفین ریاست النوہود شہر پر نیم فوجی ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) کے حملوں میں کم از کم 300 افراد ہلاک ہوگئے۔یہ معلومات ہفتے کے روز سوڈان کی وزارت خارجہ نے دی۔وزارت کی طرف سے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ حملے گذشتہ دو دنوں میں ہوئے ہیں اور آر ایس ایف پر انسانیت کے خلاف جرم کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔اس نے کہا کہ نسلی بنیادوں پر قتل کیا گیا ہے۔وزارت نے ایک بار پھر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور دیگر بین الاقوامی فریقوں سے مطالبہ کیا کہ وہ آر ایس ایف کے اقدامات کے بارے میں اپنی سخاوت کو ختم کریں۔انڈیپینڈنٹ ہیومینیٹری گروپ، سوڈانی ڈاکٹرز سنڈیکیٹ کی ابتدائی کمیٹی نے بھی 15 خواتین اور 21 بچوں سمیت 300 سے زیادہ افراد کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے۔آر ایس ایف نے ابھی تک ان الزامات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔جمعہ کو آر ایس ایف نے اعلان کیا کہ اس نے النوہد کو کنٹرول کیا ہے ، دونوں فریقوں کے مابین جھڑپوں کے بعد ، سوڈانی فوج کی 18 ویں انفنٹری ڈویژن کے ہیڈکوارٹر پر قبضہ کرلیا ہے۔اقوام متحدہ کے مطابق ، آرمی اور آر ایس ایف کے درمیان جاری تنازعہ، جو اپریل 2023 کے وسط میں شروع ہوا تھا، میں ہزاروں افراد ہلاک اور 1.5 کروڑ سے زیادہ بے گھر ہوئے ہیں اور سوڈان کو دنیا کے بدترین انسانی بحرانوں کا سامنا ہے۔ملک کا صحت کی دیکھ بھال کا نظام تباہ ہوگیا ہے اور اقوام متحدہ کی ایجنسیوں نے متنبہ کیا ہے کہ سوڈان قحط کے دہانے پر ہے۔ ہلاکتوں کی صحیح تعداد کی تصدیق کرنا مشکل ہے ، جنگ کے مبصرین کا اندازہ ہے کہ ہلاکتوں کی تعداد 30000 سے 150000 کے درمیان ہے۔

برطانیہ میں دہشت گردانہ حملے کی منصوبہ بندی کے شبہ میں پانچ افراد کو حراست میں لیا گیا

لندن ، 4 مئی (یو این آئی) برطانیہ میں دہشت گردانہ حملے کی منصوبہ بندی کے شبہ میں چار ایرانی شہریوں سمیت پانچ افراد کو حراست میں لیا گیا یہ معلومات میٹروپولیٹن پولیس نے دی بیان میں کہا گیا ہے کہ انسداد دہشت گردی پولیس نے ایک فعال تحقیقات کے تحت دہشت گردی سے متعلق جرائم کے شبہے میں پانچ افراد کو گرفتار کیا ہے، جس کی قیادت میٹروپولیٹن انسداد دہشت گردی کمانڈ کررہی ہے قابل ذکر ہے کہ پانچویں شخص کی نسل کا پتہ لگایا جارہا ہے۔ وہ سب اس وقت زیر حراست ہیں۔زیر حراست افراد کی عمریں 29 اور 46 سال کے درمیان ہے۔تفتیش کے دوران ، پولیس لندن، سونڈن اور گریٹر مانچسٹر میں بھی تلاشی لے رہی ہے۔

بنگلہ دیش کی عوامی لیگ نے میڈیا کی آزادی کے معیار پر تشویش کا اظہار کیا

ڈھاکہ، 4 مئی (یو این آئی) بنگلہ دیش کی عوامی لیگ نے ملک میں میڈیا کی آزادی کے 'گرتے ہوئے' معیار پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور محمد یونس کے دور حکومت میں ہراساں کیے جانے والے صحافیوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ایک طویل مراسلے میں عوامی لیگ نے کہا کہ گزشتہ سات ماہ میں سینکڑوں صحافیوں کو تشدد، جھوٹے مقدمات، حملوں اور نوکریوں سے برخاست کرنے کی دھمکیوں سمیت ہراساں کیے جانے کا سامنا کرنا پڑا لیکن وہ اب بھی غیر جانبداری سے قوم کی خدمت کے لیے ڈٹے ہوئے ہیں۔ پارٹی نے ان کے ساتھ ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔عوامی لیگ نے صحافیوں کو غیر ضروری طور پر عوامی لیگ کے ایجنٹ" کہہ کر ان کے خلاف ڈھائے جانے والے مظالم کی مذمت کی اور اس طرح کی ہراسانی کو فوری طور پر بند کرنے کا مطالبہ کیا۔یونس کی قیادت میں عبوری حکومت کے تحت بنگلہ دیش میں آزادی صحافت میں کمی آئی ہے، سنسر شپ، دھمکیاں، گرفتاریاں اور صحافیوں کے خلاف تشدد میں اضافہ ہوا ہے۔ شفافیت اور جمہوری اصلاحات کے وعدوں کے باوجود حکومت کو تنقید کا سامنا ہے۔عوامی لیگ نے کہا کہ بنگلہ دیش میں گزشتہ سات مہینوں میں صحافیوں کے خلاف قتل کے سب سے زیادہ جھوٹے الزامات سامنے آئے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت آزادی صحافت کو دبانے اور آزاد آوازوں کو دھمکانے کے لیے قانون کا غلط استعمال کررہی ہے۔بہت سے صحافیوں کو سیاسی مقاصد کے تحت مبہم الزامات کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔عبوری حکومت رپورٹنگ کو محدود کرنے کے لیے سائبر قوانین کا استعمال کررہی ہے اور خاموشی سے بڑے اخبارات پر حملوں کی حوصلہ افزائی کررہی ہے، انہیں مغرب نواز یا اسلام مخالف قرار دے کر نشانہ بنایا جارہا ہے۔عوامی لیگ نے ہجوم کی طرف سے میڈیا ہاؤسز کی توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ واقعات ریاست کے چوتھے ستون پر حملہ ہونے کی وجہ سے داغ بنے رہیں گے۔سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی سربراہی میں عوامی لیگ نے صحافیوں کے لیے کام کرنے کے لیے مثالی ماحول کو یقینی بنانے کے حکومتی دعوے کو دھوکہ قرار دیا اور الزام لگایا کہ حکومت نے پوری صحافی برادری کے خلاف غیر معمولی کریک ڈاؤن شروع کیا ہے۔عوامی لیگ نے سیاسی مخالفین سے اپیل کی کہ وہ تمام تحقیقاتی صحافیوں کو عوامی لیگ کے ایجنٹ کے طور پر بدنام کرنا بند کریں اور پریس پر حکومتی کریک ڈاؤن کے خلاف متحد ہوجائیں کیونکہ پریس پر کنٹرول ملک کو مزید افراتفری کی طرف دھکیل دے گا اور جمہوریت کی کوششوں کو نقصان پہنچائے گا۔

سنگاپور کی حکمران پیپلز ایکشن پارٹی نے عام انتخابات میں کامیابی حاصل کی

سنگاپور، 4 مئی (یو این آئی) سنگاپور کی حکمران پیپلز ایکشن پارٹی (پی اے پی) کو ہفتہ ہونے والے عام انتخابات میں ایک مضبوط مینڈیٹ ملا ہے۔پارٹی کو 65.57 فیصد ووٹ ملے ، جو 2020 کے 61.24 فیصد سے زیادہ ہے۔یہ معلومات اتوار کو جاری ہونے والے سرکاری نتائج سے موصول ہوئی ہے۔پی اے پی نے پارلیمنٹ کی منتخب کردہ 97 نشستوں میں سے 87 میں کامیابی حاصل کی ہے اور وہ شہر-ریاست کے 33 حلقوں میں سے 30 پر حکمرانی کرے گی۔اپوزیشن ورکرز پارٹی (ڈبلیو پی) نے مشرقی سنگاپور میں تین نشستوں پر قبضہ کرتے ہوئے 10 نشستیں برقرار رکھیں۔اپوزیشن کی کسی دوسری جماعت کو کوئی نشست نہیں ملی۔حکمران جماعت پی اے پی کو 1965 میں سنگاپور کی آزادی کے بعد سے دوبارہ جیتنے کی وسیع امید تھی۔زیادہ تر توجہ جیت کے فرق پر تھی، کیونکہ 2015 میں پی اے پی کے ووٹ شیئر میں 69.86 فیصد سے گذشتہ انتخابات میں گراوٹ آئی تھی۔انتخابات نے اس بات پر توجہ مبذول کی کہ یہ پہلا موقع تھا جب وزیر اعظم لارنس وانگ نے مئی 2024 میں لی سیان لونگ کے جانشین بننے کے بعد پی اے پی کی سربراہی میں ایک عام انتخابات میں حصہ لیا، جن کی دو دہائیوں کی مدت کار رہی ہے۔تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ کئی ہائی پروفائل انتخابات میں جیت اور چند وارڈز میں 80 فیصد سے زیادہ کی شاندار جیت سمیت پی اے پی کی کارکردگی ایک مضبوط مینڈیٹ کی عکاسی کرتی ہے، خاص طور پر ایک وسیع امریکی ٹیرف کے بعد عالمی سطح پر غیر یقینی صورتحال میں اضافہ کے درمیان۔ وانگ اور لی دونوں نے متنبہ کیا تھا کہ بیرونی جھٹکے سنگاپور کی کھلی معیشت پر مستقل اثر ڈال سکتے ہیں۔دریں اثنا، اگرچہ وی پی نے خود کو وسعت نہیں دی، لیکن ایسا لگتا ہے کہ اس کی رفتار بڑھ رہی ہے۔پارٹی نے 2015 میں چھ سیٹوں سے 2020 میں اپنی نمائندگی کو بڑھا کر 10 کرلیا۔اس سال، اس نے ہوگنگ اور الجونڈ میں اپنے مضبوط گڑھ کو برقرار رکھا اور سنگ کانگ میں 56.31 فیصد ووٹ حاصل کیے، جو 2020 میں 52.12 فیصد سے زیادہ ہے، جب اس نے قریبی مقابلے میں حلقہ جیت لیا تھا۔بہت سے دوسرے حلقوں میں اس نے الیکشن لڑا، وی پی اور پی اے پی کے مابین فرق بہت کم تھا۔سنگاپور الیکشن ڈپارٹمنٹ نے اتوار کی صبح ایک بیان میں کہا ہے کہ ہفتہ کے عام انتخابات میں، 92.47 فیصد ووٹنگ ہوئی، جس میں 2429281 ووٹ ڈالے گئے، جن میں سے 42829 ووٹ مسترد کردیے گئے۔

فراق کی نثر نگاری بھی انتہائی اہمیت کی حامل: پروفیسر شافع قدوائی

ادبی تنظیم 'سوہارد' کے زیر اہتمام فراق گورکھپوری کی یاد میں ایک پروگرام بعنوان یاد فراق

لکھنؤ: 4 مئی ۔ادبی تنظیم سوہارد٭ کے زیر اہتمام فراق گورکھپوری کی یاد میں ایک پروگرام بعنوان یادِ فراق کل بروز اتوار منعقد ہوا جس کے مقرر خاص ممتاز نقاد و ماہر لسانیات پروفیسر شافع قدوائی (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) تھے۔ صدر مجلس استقبالیہ سید محمد شعیب نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ پروگرام کا افتتاح نورالصبور رحمانی ڈائریکٹر محکمہ قلمانی پروری اترپردیش نے فراق کی تصویر کی رونمائی کرتے ہوئے کیا۔ اپنی افتتاحی تقریر میں انہوں نے فراق گورکھپوری کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس عظیم شاعر کی یاد میں منعقد ہونے والے پروگرام کا حصہ ہونا ان کے لئے انتہائی فخر کا لمحہ ہے فراق کے خانوادہ سے تعلق رکھنے والے شانتنو سہا٭ جو فراق کے بھتیجے کے بیٹے ہیں، نے مہمان اعزازی کے طور پر بولتے ہوئے کہا کہ فراق کے خاندان کا فرد ہونا ان کے لئے باعث صد افتخار ہے۔ انہوں نے اپنے بچپن کے قصے بھی بیان کئے جو فراق کی بچوں کے تئیں محبت کو اجاگر کرتے ہیں۔۔ پروگرام کے مقرر خاص پروفیسر شافع قدوائی نے اپنی عالمانہ گفتگو میں فراق کے نثری پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ فراق کے شعری کمالات کا اعتراف تو عام طور پر کیا ہی جاتا ہے، مگر اردو کی علمی، دانشورانہ اور تنقیدی روایات کو مستحکم تر بنانے میں فراق کے اہم کردار کو اکثر فراموش کر دیا جاتا ہے۔ فراق کی تصنیف اردو غزل گوٗ٭ اور تنقیدی مضامین کے مجموعے اندازے٭ نے اردو میں متن کے گہرے تجزیے اور خیال انگیز تشریح کا ایک نیا ڈسکورس٭ قائم کیا ہے۔ فراق بحیثیت شاعر ہم سب بخوبی واقف ہیں لیکن فراق بحیثیت نثر نگار سے واقفیت بھی بہت ضروری ہے۔۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر انیس انصاری نے فراق گورکھپوری کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اردو اور ہندی، سنسکرت سے ا٭پبھرنش٭ اور کھڑی بولی کے ذریعے نکلی ہیں اور دنیا کی قریب ترین زبانوں میں سے ایک ہیں۔ یونیورسٹیوں کے ذریعہ ان زبانوں کے طلباء٭ کو دونوں زبانوں کے کلاسیکی کاموں کا تقابلی مطالعہ فراہم کرنا ضروری ہے۔ اردو ادب میں سورداس، میرا، کبیر، تلسی داس، رسکھان، عبدالرحیم خان خاناں اور ملک محمد جائسی وغیرہ کی تخلیقات شامل ہونا چاہئیں اور ہندی ادب میں اردو ادب سے متعلقہ کام شامل ہونا چاہئے۔ اس سے قبل پروگرام کے محرک ممتاز شاعر سہیل کاکوروی نے پروگرام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فراق کی اس شاعری پر بات کی جو انگریزی ادب اور شاعری کے زیر اثر رہی لیکن ان کا کمال یہ تھا کہ انہوں نے اردو غزل میں انگریزی کے اسلوب کو پیوست کر دیا نیز انہوں نےفراق کی غزل میں جمالیات کا بھی بیان کیا۔ اظہار تشکر کنوینر پروگرام انور حبیب علوی نے کیا اور انہوں نے ڈاکٹر جاوید اقبال صدیقی کا شکریہ ادا کیا جن کی میزبانی میں پروگرام منعقد ہوا۔ اس موقع پر فراق کے مصرع بہت پہلے سے ان قدموں کی آہٹ جان لیتے ہیں٭ پر ایک طرحی مشاعرہ کا انعقاد معروف شاعر منیش شکلا کی صدارت میں ہوا جس کی نظامت رفعت شیدا صدیقی نے کی۔ طرحی مشاعرہ میں جن شعراء٭ کرام نے شرکت کی، ان کا نمونہ کلام پیش ہے:

جو تم کہتے ہو تو احتراماً مان لیتے ہیں
وگرنہ سچ تمہارا ہم ہمیشہ جان لیتے ہیں
(منیش شکلا)

ہمیں دھوکے میں رکھ کر جو ہماری جان لیتے ہیں
ہم ایسے قاتلوں کو چال سے پہچان لیتے ہیں
(انیس انصاری)

محبت کو مری وہ خوب ہی پہچان لیتے ہیں
پھر اس میں کون سی حیرت جو میری جان لیتے ہیں
(سہیل کاکوروی)

سیاست ذات مذہب پر ہمارے ووٹ لیتی ہے
دھرم کی آڑ میں دشمن ہماری جان لیتے ہیں
(مادھو باجپئی)

جنہیں زعم خرد ہے جانے کس منشاء کے سائے ہیں
ہمارا نام محفل میں علی الاعلان لیتے ہیں
(مرزا شائق لاہرپوری)

ہمارے شہر میں قانون جنگل کا ہے ہر جانب
یہاں پر ذات مذہب پوچھ کر اب جان لیتے ہیں
(سلیم تابش)

پٹھانوں کے لئے مشہور اک یہ بھی کہاوت ہے
کہ پنگا اہل باطل سے سدا ہی خان لیتے ہیں
(ڈاکٹر منصور حسن خاں)

کوئی کہتا رہے ان کو مسلماں ہم نہیں کہتے
جو مذہب کی بنا پر آدمی کی جان لیتے ہیں
(ڈاکٹر ناظم بریلوی)

جکڑ رکھا ہے ہم کو وعدوں کی زنجیر میں اس نے
ہماری سادگی جھوٹی ستم سچ مان لیتے ہیں
(حیدر علوی)

زیادہ بولنا کم سننا اور ضد پر اڑے رہنا
حماقت کے جو ساماں ہیں فقط نادان لیتے ہیں
(ڈاکٹر رضوان الرضا رضوان)

ابھی تک اس لئے محفوظ ہیں قاتل کے واروں سے
اشاروں سے ہی ہم ان کے ارادے جان لیتے ہیں
(رضوان فاروقی)

زمانے میں جو اپنی حیثیت پہچان لیتے ہیں
امیر شہر کا وہ لوگ کب احسان لیتے ہیں
(معید رہبر)

یہی ترکیب سوجھی ہے کہ ناگا میں بھی ہو جاؤں
اگر کپڑوں سے میرے وہ مجھے پہچان لیتے ہیں
(اشعر علیگ)

سیاست کرنے والے اصل میں ہوتے نہیں کچھ بھی
ہمارے منھ سے منھ اور کان سے وہ کان لیتے ہیں
(سراج الدین سیف)

جو ہیں اہلِ ہنر وہ کر رہے ہیں فاعلن فعلن
جو ہیں نا اہل ہر محفل میں وہ سمّان لیتے ہیں
(شکیل گیاوی)

کسی سے قرض لیتے ہیں نہ ہم احسان لیتے ہیں
وہی ہم کر گزرتے ہیں جو دل میں ٹھان لیتے ہیں
(محی بخش قادری)

نہ کام آئیں گے زیور بال بچوں کی حفاظت میں
چلو بازار سے اب دوسرا سامان لیتے ہیں
(ڈاکٹر مخمور کاکوروی)

کہاں کنکر کہاں بالو ہے یہ پہچان لیتے ہیں
ہم اپنے جسم کی مٹی کو اکثر چھان لیتے ہیں
(سنجے مصرا شوق)

بٹھاؤ ایک کمرے میں مگر گھر گھوم آتے ہیں
خبر کچھ اسطرح سے بھی ہری مہمان لیتے ہیں
(آشوتوش پانڈے)

واضح رہے کہ یہ پروگرام فراق کے بھائی کے مکان میں منعقد کیا گیا تھا جہاں اپنی لکھنؤ آمد پر فراق قیام کیا کرتے تھے۔ یہ تاریخی مکان فی الوقت ڈاکٹر جاوید اقبال صدیقی کے زیر سکونت ہے۔

آیت اللہ خمینی کی محبت کی سرزمین سے اُٹھنے والے علماء کو ایران میں ملی خاص پذیرائی

بارہ بنکی کے دو فرزند ایران پہنچے: حوزۂ علمیہ قم کی صد سالہ تقریب میں خاص مہمان بنے

بارہ بنکی۔ طارق، بارہ بنکی علم، تہذیب اور مذہبی ہم آہنگی کی وہ زرخیز سرزمین جس نے ہمیشہ ایسے جید علماء پیدا کیے جنھوں نے ملک و ملت کی خدمت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اب اسی سرزمین کے دو فرزند، حجۃ الاسلام مولانا سید صفی حیدر زیدی اور مولانا سید رضا حیدر زیدی، اسلامی جمہوریہ ایران کے شہر قم میں منعقدہ حوزۂ علمیہ قم کی صد سالہ سالگرہ کے موقع پر شرکت کے لیے پہنچے ہیں۔ حوزۂ علمیہ قم، جسے دنیا بھر میں علمی مرکز اور دینی رہنمائی کا سرچشمہ تسلیم کیا جاتا ہے، وہاں ہندوستانی علماء کی نمائندگی ایک بڑی اور فخر کی بات ہے۔ ان کی شرکت نے نہ صرف ہند-ایران علمی تعلقات کو مزید تقویت بخشی بلکہ بارہ بنکی کے علمی وقار کو عالمِ اسلام میں پھر سے روشن کیا ہے۔ مولانا سید صفی حیدر زیدی، جو بارہ بنکی کی حیدر گڑھ اسمبلی حلقے کے گاؤں جارگاں سادات سے تعلق رکھتے ہیں، تنظیم المدارس کے جنرل سکریٹری ہیں اور پورے ملک میں دینی تعلیم کو فروغ دینے کا عظیم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ان کی سادگی، علم دوستی اور خدمتِ خلق کو ہر طبقہ میں سراہا جاتا ہے۔ دوسری جانب مولانا سید رضا حیدر زیدی، جو اسندرا سے تعلق رکھتے ہیں، اس وقت حوزہ غفران مآب لکھنؤ کے پرنسپل اور نائب امام جمعہ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کا اندازِ خطابت، تعلیمی بصیرت اور تنظیمی صلاحیت انہیں ایک موثر مذہبی شخصیت بناتی ہے۔ اس پرمسرت موقع پر ان کے ہمراہ ہندوستان کی سپریم دینی اتھارٹی، آفتابِ شریعت، مولانا ڈاکٹر کلبِ جواد نقوی بھی موجود تھے جو لکھنؤ کے امام جمعہ ہیں اور دنیا بھر میں اپنے علمی، سماجی اور سیاسی کردار کے باعث جانے پہچانے جاتے ہیں۔ حوزۂ علمیہ قم کی صد سالہ تقریب میں جب ہندوستانی علماء کی ملاقات آیت اللہ علی رضا آرافی جیسے جلیل القدر مجتہد سے ہوئی، تو بارہ بنکی کے ان علماء کی موجودگی نے ہندوستان کی علمی عظمت کو ایک نیا وقار عطا کیا۔ بارہ بنکی کی اس کامیابی پر اس دھرتی کی مٹی گویا بول اٹھی: ہم نے صرف گندم نہیں اگایا، ہم نے وقت کے رہنما پیدا کیے ہیں...... یہ خبر بارہ بنکی کے نوجوانوں، دینی طبقے اور تمام اہلِ وطن کے لیے ایک پیغام ہے کہ علم، تہذیب اور خالص خدمت کے جذبے سے نہ صرف سرحدیں جھکتی ہیں بلکہ سرزمینوں کے نام بھی روشن ہو جاتے ہیں۔

جونپور: بجلی گرنے سے خاتون کی موت، بھائی۔بہن جھلسے

جونپور: 04 مئی (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع جونپور میں مچھلی شہر تھانہ اور بلاک کے بھاٹا ڈیہہ اور پرامھگئی گاؤں میں اتوار کو بجلی گرنے سے ایک خاتون کی موت ہوگئی۔ جبکہ رشتے کے بھائی۔ بہن شدید طور سے زخمی ہوگئے۔ آفیشیل ذرائع کے مطابق ضلع میں مچھلی شہر تھانہ اور بلاک کے پرامھگئی گاؤں باشندہ اوماشنکر پٹیل کا بیٹا آیوش پٹیل (12) اور پٹے دار اوئے راج کی بیٹی جیوتی (17) گوبر کے اپلوں کو بھیگنے سے بچانے کے لئے گھر سے باہر جمع کر رہے تھے تبھی ان سے تھوڑی دوری پر آسمانی بجلی گری، جس سے دونوں بیہوش ہوگئے اور اسپتال میں علاج کے بعد بھی دونوں کو آنکھ سے دکھائی نہیں پڑ رہا تھا۔ ڈاکٹر نے آیوش کو ضلع اسپتال ریفر کر دیا جبکہ جیوتی کا علاج شہر میں ہی کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح بھاٹا ڈیہہ گاؤں میں بجلی گرنے سے شیلا پٹیل (32) بیوی رام آجیون پٹیل کی موت ہوگئی۔

ٹریکٹر الٹ جانے سے ایک شخص کی موت

بلرام پور، 4 مئی (یواین آئی) چھتیس گڑھ کے بلرام پور ضلع کے رگھوناتھ نگر تھانہ علاقہ کے تحت موڈیا گاؤں میں ٹریکٹر الٹ جانے سے ایک شخص کی موت ہوگئی۔ متوفی وجے بہادر سنگھ پرتاپ پور سے بی جے پی کی ایم ایل اے شکنتلا سنگھ پورتے کا دیور ہے، جن کی آج صبح 9 بجے حادثے میں موت ہوگئی۔ وجے بہادر سنگھ صبح تقریباً نو بجے ٹریکٹر لے کر اپنے کھیت جا رہے تھے۔ راستے میں ٹریکٹر بے قابو ہو کر الٹ گیا جس کی وجہ سے وجے بہادر سنگھ کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی اہل خانہ اور آس پاس کے لوگ موقع پر پہنچ گئے۔ رگھوناتھ نگر پولیس کو واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو قبضے میں لے کر ہسپتال بھیجا جہاں پوسٹ مارٹم کرایا گیا۔

سانڈ کی ٹکر سے بائیک سوار کی موت

فیروزآباد: 04 مئی (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع فیروزآباد کے تھانہ مکھن پور علاقے میں ایک آوارہ سانڈ سے بائیک سوار نوجوان ٹکرا گیا جس سے اس کی موت ہوگئی۔ تھانہ مکھن پور علاقے کے تحت ہفتہ کی رات گاؤں جیوڑا کے نزدیک بائیک سوار نوجوان کی سڑک پر گھومتے ہوئے آوارہ مویشی سے ٹکر ہوگئی۔ ٹکر میں نوجوان شدید طور سے زخمی ہوگیا۔ اطلاع پر پہنچی تھانہ پولیس نے زخمی کو ضلع اسپتال میں داخل کرایا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ نوجوان کی شناخت راہل (28) ولد ویریشور باشندہ آروز تھانہ شکوہا آباد کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس کے ذریعہ اطلاع ملنے پر اہل خانہ بھی پہنچ گئے۔ اتوار کو نوجوان کی لاش کا پوسٹ مارٹم کرایا گیا ہے۔

فیروزآباد: سڑک حادثے میں ایک کی موت، دوسرا زخمی

فیروزآباد: 04 مئی (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع فیروزآباد کے نارکھی علاقے کے تحت اتوار کو ایک بھوسا سے بھرا ٹرکٹر پلٹنے سے اس کے نیچے دو نوجوان دب گئے جس میں ایک کی موت ہوگئی جبکہ دوسرا زخمی ہوگیا۔ تھانہ نارکھی علاقے کے تحت آج صبح گوچھ کے نزدیک بھوسا سے بھری ہوئی ٹرکٹر۔ ٹرالی بے قابو ہو کر کھائی میں پلٹ گئی۔ دیہی باشندوں نے کھائی میں پلٹی ٹرکٹر۔ ٹرالی کو دیکھا اس کی جانکاری تھانہ پولیس کو دی گئی جس نے موقع پر پہنچ کر کرین سے ٹرکٹر۔ ٹرالی کو باہر نکال کر اس کے نیچے دبے ہوئے دو نوجوانوں کو ضلع اسپتال پہنچایا۔ جہاں ڈاکٹر نے سومیش (20) ولد جنک سنگھ کو مردہ قرار دے دیا جبکہ اس کا دوسرا ساتھی رام ویر ولد رام دیال زخمی ہے جس کا علاج جاری ہے۔

امیٹھی: بارات میں معمولی بات پر تنازع، دو کا قتل

امیٹھی: 04 مئی (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع امیٹھی میں معمولی تنازع کے حوالے سے ہوئی مار پیٹ میں دو نوجوانوں کی موت ہوگئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ گاؤں میں آئی بارات میں نصف درجن لوگوں نے نوجوان کی پٹائی کر دی۔ پولیس نے اب تک تین افراد کو حراست میں لیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ضلع کے گوری گنج علاقے کے سرائے ہردے شاہ گاؤں میں ہفتہ کی رات شادی کی بارات خونی تصادم میں بدل گیا۔ جس میں گاؤں کے روی اور آشیش کو معمولی جھگڑے پر بارات والوں نے بے دردی سے پیٹ دیا۔ جس میں روی اور آشیش شدید زخمی ہوگئے۔ اطلاع ملنے پر پی آر وی 112 دونوں زخمیوں کو علاج کے لیے ضلع اسپتال لے گئی، جہاں سے ڈاکٹروں نے انھیں لکھنؤ ٹراما سینٹر ریفر کر دیا۔ جہاں روی نے راستے میں ہی دم توڑ تو اسپتال پہنچنے پر ڈاکٹروں نے آشیش کو بھی مردہ قرار دے دیا۔ واردات کی اطلاع ملتے ہی ایس پی امیٹھی اپرنا رجت کوشک نے موقع واردات کا معائنہ کیا۔ انہوں نے معاملے میں جانچ اور کاروائی کا حکم دیا ہے۔ ایس پی ہریندر سنگھ نے بتایا کہ ہفتہ کی رات پی آر بی 112 کے ذریعہ سے ایک حادثے کی اطلاع ملی تھی جس میں دو افراد زخمی ہوگئے تھے۔ پی آر بی نے دونوں زخمیوں کو ضلع اسپتال میں علاج کے لئے داخل کرایا جہاں ڈاکٹروں نے دونوں کو میڈیکل کالج کے لئے ریفر کر دیا تھا۔ جہاں دوران علاج دونوں کی موت ہوگئی۔ اس معاملے مہلوکین کے اہل خانہ کے ذریعہ تحریر دی گئی ہے جس پر پولیس نے مقدمہ درج کر تین افراد کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کر رہی ہے۔

مہاراج گنج: زیورات کی دوکان میں دن دہاڑے لوٹ

مہاراج گنج: 04 مئی (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع مہاراج گنج کے بھٹولی تھانہ علاقے کے دھرم پور چوراہے پر اتوار کو تین نامعلوم بدمعاشوں نے ایک زیورات کی دوکان کو دن دہاڑے نشانہ بنایا ہے۔ اسلحوں سے لیس بدمعاشوں نے دوکان میں گھس کر زیورات اور نقدی لوٹ لئے اور فرار ہوگئے۔ متاثرہ دوکاندار کی شکایت پر پولیس نے نامعلوم لٹیروں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے اور معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے۔

حکومت پی او کے واپس لے، سپا ساتھ کھڑی ہے: شیوپال

گونڈہ: 04 مئی (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے سینئر لیڈر شیوپال سنگھ یادو نے کہا کہ اب پاکستان کے قبضے والی کشمیر (پی او کے) کو واپس لینے کا وقت آچکا ہے اور سپا اس مسئلے پر پوری طرح حکومت کے ساتھ کھڑی ہے۔ یادو نے اترپردیش میں ضلع گونڈہ کے وزیر گنج علاقے میں اتوار کو ایک پرائیوٹ پروگرام میں پہنچے۔ میڈیا اہلکار سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا اب پی او کے کو واپس لینے کا وقت آچکا ہے اور سپا اس مسئلے پر پوری طرح حکومت کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے پاک کو گھیرنے کے سوال پر کہا کہ گذشتہ انتخابات میں بی جے پی نے وعدہ کیا تھا کہ وہ پاک مقبوضہ کشمیر کو واپس لائے گی لیکن اب تک کوئی ٹھوس کاروائی نہیں ہوئی۔ حکومت کو ہر اس خطے پر کاروائی کرنی چاہئے جہاں ہندوستان کی زمین پر قبضہ ہے۔ ہم اس مسئلے پر حکومت کے ساتھ ہیں۔ لیکن انہیں وعدوں کو نبھانا ہوگا۔ مرکزی حکومت کے ذات پر مبنی مردم شماری کے فیصلے پر کہا کہ سماج وادی پارٹی کا پرانا مطالبہ رہا ہے۔ دلتوں، پچھڑوں اور استحصال زدہ طبقے کو ان کا حق ملنا چاہئے۔ بی جے پی حکومت نے دباؤ میں آکر ذات پر مبنی مردم شماری کا اعلان کیا ہے۔ دیوی پاٹن ڈویژن کے ضلع بہرائچ میں لگنے والے درگاہ میلے کو ملتوی کرنے پر یادو نے کہا کہ اترپردیش میں مدارس پر کاروائی اور بہرائچ کے معروف درگاہ پر میلے کی روک لگا کر ریاستی حکومت مذہبی آزادی پر حملہ کر رہی ہے۔ پانچ سو سال سے چلا آرہا درگاہ میلہ بند کرنا ایک طرفہ فیصلہ ہے۔ بی جے پی کے لوگ ایک بات کہتے ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں۔

گاندھی خاندان ہمیشہ سے ریزرویشن اور اوبی سی سے مخالف رہا: سنگھ

دیوریا: 04 مئی (یواین آئی) بی جے پی کے دیوریا ضلع صدر بھوپیندر سنگھ نے اتوار کو یہاں الزام لگایا کہ کانگریس کا گاندھی کنبہ ہمیشہ سے ہی ریزرویشن اور او بی سی اور دلت سماج مخالف رہا ہے۔ سنگھ نے آج یہاں سرکٹ ہاؤس میں میڈیا نمائندوں سے بات چیت میں کہا کہ ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی نے ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ذات پر مبنی مردم شماری کرانے کا فیصلہ کر کے بی جے پی کی سیاست میں ایک نیا باب لکھنے کا کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آخری بار ذات پر مبنی مردم شماری آزادی سے قبل 1931 میں ہوئی تھی۔ اس 94 سال کے لمبے وقفے میں زیادہ تر وقت کانگریس کی یا غیر بی جے پی جماعتوں کی حکومت ملک پر رہی ہے۔ مودی کے علاوہ غیر بی جے پی جماعتوں کی حکومتوں نے ذات پر مبنی مردم شماری کرائے جانے کی کبھی ہمت نہیں دکھائی۔ انہوں نے کہا کہ آج کانگریس کے راہل گاندھی، ایس پی کے اکھلیس یادو اور بہار کے تیجسوی یادو وغیرہ متعدد لیڈران وزیر اعظم مودی کے ذات پر مبنی مردم شماری کرائے جانے کے فیصلے کا کریڈٹ لینے کی ہوڑ میں کھڑے ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب 1955 میں کاکا کالیکر کمیشن کی رپورٹ کو پنڈت جواہر لال نہرو نے نافذ نہیں ہونے دیا۔ سال 1980 میں بی پی منڈل کمیشن کی رپورٹ کا تو کھل کر پارلیمنٹ اور سڑک پر گاندھی کنبے نے مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ آج مودی حکومت کے ذریعہ ذات پر مبنی مردم شماری نافذ کرنے سے پورا ملک وزیر اعظم مودی کا شکریہ ادا کر رہا ہے۔

ایک کروڑ کا جہیز مانگنے والے جی ایس ٹی افسر کے خلاف مقدمہ درج

گورکھپور میں تعینات ایس ڈی ایم چچا نے بھی لگایا الزام

لکھنؤ: 4 مئی (پی این ایس) اترپردیش کے غازی آباد ضلع میں تعینات جی ایس ٹی افسر سچن سنگھ کی مشکلات بڑھ گئی ہیں۔ سچن سنگھ اور ان کے خاندان کے دیگر افراد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ جی ایس ٹی افسر سچن سنگھ اور ان کے اہل خانہ پر ایک کروڑ روپے کے جہیز کا مطالبہ کرنے کا الزام ہے۔ اس کے علاوہ جہیز کی خاطر طے شدہ رشتہ چھوڑ کر خفیہ طور پر دوسری شادی کرنے کا بھی الزام ہے۔ دوسری طرف بیٹی کے ٹوٹے ہوئے رشتے سے متاثرہ اعظم گڑھ کے رہنے والے متاثرہ کے والد نے لکھنؤ کے چنہٹ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کرایا ہے۔ سچن سنگھ کے چچا ونیت سنگھ گورکھپور ضلع میں اے ڈی ایم کے عہدے پر تعینات ہیں۔ اعظم گڑھ کے رہنے والے سنجے سنگھ نے بتایا کہ اس نے اپنی بیٹی شکھا کی شادی ایودھیا کے رہنے والے سچن سنگھ کے ساتھ طے کی تھی۔ یہ رشتہ 51 لاکھ روپے نقد اور کریٹا کار کے جہیز سے طے ہوا تھا۔ سچن سنگھ اس وقت غازی آباد میں کمرشل ٹیکس آفیسر (جی ایس ٹی) کے طور پر تعینات ہیں۔ متاثرہ نے بتایا کہ اس نے اپنے گھر والوں کے سامنے سچن کو 30 لاکھ روپے دیئے تھے۔ اس کے بعد 20 اپریل 2024 کو ہوٹل گرینڈ ایس آر، اعظم گڑھ میں بار یشکھا اور گودھ بھرائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ سچن سنگھ کے چچا ونیت سنگھ گورکھپور میں اے ڈی ایم ہیں۔ سچن اور شکھا کی شادی گزشتہ سال 23 نومبر کو ہونی تھی۔ متاثرہ کے والد نے اپنی بیٹی کی شادی کے لیے لکھنؤ کے گومتی نگر میں اندرا گاندھی پرتشٹھان کو بھی بک کرایا تھا۔ تاہم کچھ دنوں کے بعد سچن کے گھر والوں نے جہیز کی مانگ بڑھا دی۔ متاثرہ نے بتایا کہ لڑکے کے گھر والوں نے 50 لاکھ روپے مزید جہیز کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا۔ جنگجوؤں نے بتایا کہ دوسرے رشتہ دار جہیز کے طور پر ایک کروڑ روپے دے رہے ہیں۔ سچن کے گھر والوں کے مطالبات کے سامنے بے بس، اس کے والد نے شادی کی بارات کے وقت باقی رقم دینے کے لیے کہا تھا۔ اسی دوران متاثرہ کے گھر والوں کو معلوم ہوا کہ سچن لکھنؤ کے ارجن گنج میں واقع امرافارم اینڈ ریسارٹ میں ایک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کی بیٹی سے شادی کرنے والا ہے۔ دونوں کی شادی 8 مئی 2025 کو ہونے والی ہے۔ متاثرہ لڑکی کے والد نے کہا کہ سچن کے اس فعل سے ان کی بیٹی کو ذہنی صدمہ پہنچا ہے اور اس کی سماجی ساکھ بھی داغدار ہوئی ہے۔ مالی نقصان بھی ہوا ہے۔ متاثرہ کے والد نے سچن سنگھ کی اپرنا کے ساتھ شادی کو روکنے کے لیے چنہٹ پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے۔ ساتھ ہی سچن نے اپنے والد ونود سنگھ، بھائی ونیت سنگھ اور خاندان کے دیگر افراد کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اعظم گڑھ کے رہائشی سنجے سنگھ کی شکایت پر لکھنؤ کی چنہٹ پولیس نے جی ایس ٹی افسر سچن سنگھ، گورکھپور کے اے ڈی ایم چچا ونیت سنگھ اور والد ونود سنگھ سمیت دیگر کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ ان تمام کے خلاف بی این ایس کی دفعہ 356 (2) اور جہیز پر پابندی ایکٹ 1961 کی دفعہ 3 اور 4 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

یو۔پی۔ فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی 2023 کے تحت قائم شدہ یونٹس کی تھرڈ پارٹی معائنہ کارروائی میں تیزی لائی جائے

لکھنؤ: 4 مئی۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کے تحت موصول شدہ منصوبہ تجاویز پر بروقت کارروائی کرنے، قائم شدہ یونٹس کی سبسڈی سے متعلق معاملات کا مسلسل جائزہ لینے اور پردھان منتری سکشم فوڈ پروسیسنگ انٹین یوجنا" پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت باغبانی اور فوڈ پروسیسنگ محکمے کے افسران کو دی ہے۔ جمعہ کو ایڈیشنل چیف سکریٹری (باغبانی وفوڈ پروسیسنگ) کی صدارت میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں "یوپی فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی 2023 کے تحت مقرر کردہ تھرڈ پارٹی انسپکشن ایجنسیوں سے متعلق رپورٹوں اور تازہ ترین پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس میٹنگ میں کانپور، میرٹھ، لکھنؤ، اعظم گڑھ، بریلی، اور پریاگ راج کی نامزد اداروں/ یونیورسٹیوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ دین دیال اپادھیائے یونیورسٹی، گورکھپور سے ڈاکٹر دیویا سنگھ اور بندیل کھنڈ یونیورسٹی، جھانسی سے پروفیسر شیو کمار کٹیار نے ورچوئل طور پر شرکت کی۔ اجلاس میں تھرڈ پارٹی انسپکشن ایجنسیوں سے موصولہ رپورٹس اور پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا گیا اور ضروری ہدایات دی گئیں۔ معائنہ کے وقت صفائی کے معیارات کا بھی خیال رکھنے کی ہدایت دی گئی اور یہ تصدیق کرنے کو کہا گیا کہ آیا متعلقہ ادارے کو "HACCP" سرٹیفکیٹ متعلقہ محکمہ سے حاصل ہوا ہے یا نہیں۔ رپورٹ محکمہ کو پیش کرنے سے قبل یہ بھی یقینی بنایا جائے کہ ادارے نے تمام قانونی سرٹیفکیٹس متعلقہ محکمے سے حاصل کر لیے ہوں اور ان کی تفصیل رپورٹ میں درج کی جائے۔ یوپی فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی 2023 کے نوڈل افسر کو ہدایت دی گئی کہ تھرڈ پارٹی انسپکشن ایجنسیوں کے ذریعہ کیے گئے معائنے/ تصدیق کے بعد پالیسی میں درج ضوابط کے مطابق ادائیگی کی کارروائی کے لیے فائل پیش کی جائے۔

اکھلیش نے وجئے رائے کے انتقال پر غم کا اظہار کیا

لکھنؤ: 04 مئی (یواین آئی) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر و سابق وزیر اعلی اکھلیش یادو نے راشٹریہ سہارا کے گروپ ایڈیٹر رہے وجئے رائے کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ یادو نے مرحوم کی روح کی تسکین کی دعا کرتے ہوئے اہل خانہ کے تئیں تعزیت کا اظہار کیا اور کہا کہ وجئے رائے ایک بہترین صحافی کے ساتھ ہی بہت ہی زندہ دل اور بہادر انسان تھے۔

بارات میں ڈانس کے سلسلے میں تنازع، نوجوان کا قتل

بارہ بنکی: 04 مئی (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع بارہ بنکی کے حیدر گڑھ کوتوالی علاقے کے بھکھرا گاؤں میں ایک بارات میں ڈانس کے سلسلے میں ایک نوجوان کو کچھ لوگوں نے پیٹ پیٹ کر شدید طور سے زخمی کر دیا جس کی بعد میں موت ہوگئی۔ اس واقعہ کے حوالے سے گاؤں میں کشیدگی کا ماحول ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق حیدر گڑھ کوتوالی علاقے کے بھکھرا گاؤں میں ہفتہ کی رات کو بارات آئی تھی۔ بارات کوتوالی علاقے کے ہی پیچر وا گاؤں سے آئی تھی۔ آرکیسٹرا میں ڈانس کے دوران کسی بات کے حوالے سے تنازع ہوگیا۔ کچھ نوجوانوں نے بارات میں آئے پیچر وا باشندہ گوکل (19) ولد شیورام پر لاٹھی۔ ڈنڈوں سے حملہ کر دیا۔ اسے پیٹ پیٹ کر نیم مردہ کر دیا۔ لوگوں نے کسی طرح اسے بچا کر سی ایچ سی پہنچا۔ یہاں حالت نازک دیکھتے ہوئے ڈاکٹروں نے کے جی ایم یو لکھنؤ کے لئے ریفر کر دیا۔ کے جی ایم یو کے ٹراما سنٹر میں اس کی موت ہوگئی۔

حکومت کو پاکستان کے خلاف سخت کاروائی کرنی چاہئے: دھرمیندر

اجودھیا: 04 مئی (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے سینئر لیڈر و ایم پی دھرمیندر یادو نے پہلگام دہشت گردانہ حملے پر کہا کہ حکومت کو پاکستان کے خلاف سخت کاروائی کرنی چاہئے۔ اجودھیا میں مہارشی والمیکی بین الاقوامی ایئرپورٹ پر میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے یادو نے پہلگام حملے کی سخت لفظوں میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت کو پاکستان کے خلاف سخت کاروائی کرنی چاہئے۔ پورا ملک ان کے ساتھ ہے۔ انہوں نے ذات پر مبنی مردم شماری پر کہا کہ مرکزی حکومت حکومت کے اس اعلان کی ہم حمایت کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ذات پر مبنی مردم شماری میں ہیرا پھیری نہیں ہوگی۔

پولیس مڈھ بھیڑ میں 25 ہزار کا انعامی بدمعاش زخمی، ایک کانسٹیبل بھی زخمی

شاہجہاں پور: 04 مئی (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع شاہجہاں پور کے چوک کوتوالی تھانہ علاقے میں تین بھائیوں کو گولی مارنے والے شاطر بدمعاش سے ہوئی پولیس مڈبھیڑ میں 25 ہزار کے انعامی بدمعاش شیرو کو دونوں پیروں میں گولی لگنے سے زخمی ہوگیا۔ مڈھ بھیڑ میں پولیس کا سپاہی بھی زخمی ہے۔ ایس پی راجیش دویدی نے اتوار کو بتایا کہ چوک کوتوالی علاقے کے عزیز گنج میں معمولی تنازع کے بعد بدمعاش شیرو نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر 28 اپریل 2025 کو اکھلیش کمار اور اس کے دو بھائیوں کملیش جیتیندر کو گولی ماری تھی۔ جس میں کملیش کی علاج کے دوران موت ہوگئی۔ واقعہ سے ناراض اہل خانہ نے جام لگا دیا تھا اور بدمعاش کے انکاؤنٹر کا مطالبہ کر رہے تھے۔ دویدی نے بتایا کہ تین بھائیوں کو گولی مارنے کے بعد فرار چل رہے بدمعاش شیرو پر 25 ہزار روپے کے انعامی کا اعلان کیا گیا تھا۔ مخبر کی اطلاع پر ساؤتھ سٹی کے سامنے جنگل میں بدمعاش ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ اس کے بعد پولیس ٹیم نے جب شیروں کو خود سپردگی کے لئے کہا تو اس نے پولیس ٹیم پر فائرنگ کر دی۔ جوابی فائرنگ میں شیرو کے دونوں پیروں میں گولی لگی ہے۔ اس کے علاوہ کانسٹیبل دیپیندر چودھری بھی بدمعاش کی گولی سے زخمی ہوا ہے۔ بدمعاش کے قبضے سے 315 بور کا ایک طمنچہ اور کارتوس برآمد ہوئے ہیں۔ فی الحال دونوں زخمیوں کو میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا ہے جہاں ان کا علاج چل رہا ہے۔

نالی سے نوجوان کی لاش برآمد

فیروزآباد: 04 مئی (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع فیروزآباد شہر کے تھانہ جنوب کے محلہ نگلا پچیا میں اتوار کی صبح ایک ادھیڑ عمر کی لاش ملنے سے مقامی افراد میں ہلچل مچ گئی۔ نگلا پچیا میں آج لوگوں نے ایک شخص کی لاش پڑی دیکھا تو موقع پر کافی بھیڑ جمع ہوگئی۔ لاش ملنے کی اطلاع پولیس کو دی گئی۔ موقع پر پہنچی پولیس نے لوگوں کی مدد سے لاش کو نالی سے باہر نکالا اور اس کی پہچان کرنے کی کوشش کی۔ ادھر جانکاری ملنے پر متوفی کے اہل خانہ بھی موقع پر پہنچ گئے۔ انہوں نے اس کی شناخت سنیل (40) ولد دوجی رام باشندہ نگلا پچیا کے طور پر کی۔ اہل خانہ نے بتایا کہ سنیل شراب پینے کا عادی تھا۔ ہفتہ کی رات وہ گھر سے نکل آیا لیکن پھر رات تک وہ گھر نہیں پہنچا۔ اہل خانہ نے اس کی تلاش کی لیکن کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ نالے میں پڑا ہونے کی جانکاری ملی تو وہاں پہنچے۔

پہلگام سانحہ: عوام کا کیا قصور ہے؟

ڈاکٹر جہاں گیر حسن

پہلگام سانحہ بلاشبہ سخت قابل مذہب ہے۔ دہشت گردوں کے ساتھ معمولی ہمدردی بھی روا نہیں رکھا جاسکتا ہے۔ یہ لوگ نہ کسی سماج کے ہوتے ہیں اور نہ کسی مذہب کے۔ بلکہ یہ لوگ سماج و مذہب دونوں کے لیے ایک بدنما داغ ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی کچھ سوالات بھی کھڑے ہوتے ہیں کہ جب یہ معلوم ہے کہ کشمیر، ہمیشہ دہشت گردوں کے نشانے پر رہتا ہے اور اُس کی آڑ میں ملک دشمن عناصر ہندوستان کے ماحول کو خراب کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتے، تو پھر پہلگام جیسے مشہور و معروف سیاحت کے مقام پر حفاظتی دستے تعینات کیوں نہیں تھے، اور وہ بھی اُس وقت جب کہ تقریباً دو ہزار سیاح، سیر و سیاحت پر نکلے ہوں؟ پھر یہ کسے پتا نہیں کہ اپریل سے جون کے مہینے تک وادیٔ کشمیر، سیاحوں کا خاص ٹھکانہ بنا رہتا ہے۔ اِن تین مہینوں میں سیاحوں کو بالخصوص کشمیر کے دلکش مناظر سے لطف اندوز ہونے کا موقع میسر آتا ہے اور یہی وہ مہینے ہیں جن میں کشمیر کی پُرکشش چیزیں ملک کے دور دراز مقامات سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لاتی ہیں۔ اِس سے جہاں لوگوں کو سیر و سیاحت کا ایک عجیب و غریب لطف ملتا ہے، وہیں کشمیریوں کے لیے معاشی اعتبار سے فصل بہار کا موسم بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ پہلگام سانحے کے نام پر شرپسند طبقہ، جو ہمیشہ ایک خاص کمیونٹی کے معاشی بائیکاٹ کے درپے نظر آتا ہے، وہ کشمیریوں کے معاشی برآمدات پر چوٹ کرنا چاہتا ہو اور اِس سانحے کے پردے میں سیاحوں کو کشمیر جانے سے روکنا چاہتا ہو، جیسا کہ ملک کے دیگر ریاستوں میں کچھ اِس طرح کا ماحول بنا دیا گیا ہے کہ اکثریتی طبقے کے شدت پسند افراد، اقلیتی طبقے سے خرید و فروخت کرنا مذہبی گناہ سمجھتے ہیں۔ بلکہ اکثریتی طبقے کے سنجیدہ لوگ اگر مسلم دوکانوں سے کچھ خریدنا بھی چاہتے ہیں تو شرپسند عاصر بزور بازو اُنھیں روکتے ہیں، یہاں تک کہ اُن کے سامنے ایسی دیواریں کھڑی کر دیتے ہیں کہ جنھیں خوش فکر اور اَمن پسند افراد پھلانگ نہیں پاتے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ دہشت گردوں کے حمایتی ممالک بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا چاہتے ہوں اور ہندوستان میں موجود ہندو-مسلم نفرتی فضا کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں، لہٰذا بہت ممکن ہے کہ دہشت گردوں نے پہلگام سانحے میں مذہب کو اِسی لیے درمیان میں لایا ہو تا کہ ہندوستان از خود خانہ جنگی کا شکار ہو جائے اور یوں بڑی آسانی سے ملک دشمن عناصر کو اُن کے مقاصد حاصل ہو جائیں، بلکہ اِس کے بھیانک اثرات رونما ہونے شروع ہو چکے ہیں۔ آگرہ میں مذہب پوچھنے کے بعد ایک اقلیتی نوجوان کو قتل کر دیا گیا، بنارس میں ایک مسلم نوجوان کو پیٹ پیٹ کر اَدھ مرا کر دیا گیا، علاوہ ازیں ملک کے مختلف گوشوں میں کشمیریوں اور مسلموں پر مذہب کے نام ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ لیکن اِس کے باوجود اگر صاحبانِ اقتدار اِس پر قدغن نہیں لگاتے اور ملک دشمن عناصر کی چال کو سمجھنا نہیں چاہتے، تو ہمارے ملک کو برباد ہونے سے کوئی طاقت نہیں بچا سکتی ہے۔ پھر اسے ملک کی بدقسمتی ہی کہا جا سکتا ہے کہ آج کی میڈیا نے پہلگام سانحے کے سلسلے میں جس طرزِ تشہیر کو اختیار کر رکھا ہے اُس سے نہ صرف ملک دشمن عناصر کی شاطرانہ چال کامیاب ہوتی نظر آتی ہے بلکہ ملک و معاشرے کی بنیاد بھی ہلتی نظر آتی ہے۔

سیاسی و سماجی دانشوروں کی طرف سے بھی یہ سوال سامنے آ رہا ہے کہ جب پہلگام حملہ ہوا تو وزیر اعظم غیر ملکی دورہ ترک کر کے ملک واپس آ گئے، لیکن یہ کیا بات ہوئی کہ جس وزیر اعظم کو کشمیر جانا چاہیے اور دہشت گردانہ حملے کا جائزہ لینا چاہیے وہ ریاست بہار چلے گئے اور اِنتخابی جلسے میں مصروف نظر آئے۔ ایسے موقع پر تو وزیر اعظم کو سنجیدہ ہونا چاہیے اور کچھ ٹھوس کارگر قدم اٹھانا چاہیے کہ جس سے دہشت گردوں کا حوصلہ پست ہو سکے، اُن کی سرکوبی ہو سکے اور اہل وطن کا حوصلہ بلند ہو سکے۔ وزیر اعظم نے آرٹیکل ۳۷۰ کا خاتمہ اِسی لیے کیا تھا کہ کشمیر میں اَمن و سکون کا ماحول بن سکے اور بلا امتیاز مذہب و ملت ہر فرد بشر کو ترقیات اور ملکی و قومی دھارے سے جوڑا جا سکے، مگر پہلگام حملے کی وجہ سے اُن تمام منصوبوں پر پانی پھرتا نظر آ رہا ہے جس کا خواب وزیر اعظم نے دیکھا تھا۔

پہلگام سانحے پر آج باشندگانِ ہند بلا امتیاز مذہب و ملت بالخصوص ایک پلیٹ فارم پر نظر آ رہے ہیں، یہ ملک و معاشرت دونوں کے لیے خوش آئند بات ہے کہ ایسے حالات ملک کے اندر خال خال ہی دیکھنے میں آتے ہیں، لیکن افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ آج ایک ہفتے سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہے پھر بھی وزیر اعظم کی طرف سے پہلگام کے مجرموں کی تفتیش کے تعلق سے کوئی تشفی بخش نتیجہ سامنے نہیں آیا ہے۔ اِس کے برعکس جس ذاتی مردم شماری کی مخالفت میں وزیر اعظم اور اُن کے حواریوں نے سارا آسمان اپنے سر پر اُٹھا رکھا تھا اور کل تک جو لوگ قطعی طور پر ذاتی مردم شماری کے حق میں نہیں تھے آج وہی لوگ ذاتی مردم شماری کی وکالت کر رہے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ جس ملک و قوم کے تحفظ کو لے کر اپوزیشن سے لے کر اقلیت تک ہر ایک کو غدار وطن کہتے نہیں تھکتے تھے آج اُسی ملک و قوم کی سلامتی کے لیے قدم اُٹھانے کے نام پر بغلیں جھانکتے نظر آتے ہیں اور اپوزیشن و عوام الناس کو گمراہ کرنے پر آمادہ ہیں۔ دراصل یہ پہلگام سانحے سے بھٹکانے کی ایک منظم چال ہے۔ آج جس طرح سے اپوزیشن اور عوام الناس ملک و قوم کی بقا کے لیے ہر ممکن قدم اُٹھانے میں حکومت کے ساتھ کھڑے ہیں، لہٰذا ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وزیر اعظم اِس موقع کو غنیمت جانتے اور ملک دشمن عناصر کو منہ توڑ جواب دیتے، تا کہ شرپسند عناصر پھر کبھی ہمارے ملک و قوم کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں کرتے۔ لیکن اپوزیشن کے مطابق پہلگام سانحے پر جب حکومت کی پالیسی ہی واضح نہیں ہے تو وہ اقدام کیا کریں گے!

لیکن ایسے وحشت ناک عالم میں بھی کچھ عقلمند ایسے ہیں جو حکومت کی بے جا طرفداری کرنے میں مصروف ہیں، تو ایسے لوگ پہلے جناب مودی کے اُن سوالات کو بغور سن لیں جو اُنھوں نے ماقبل میں کانگریس اور ڈاکٹر منموہن سنگھ سے کیا تھا کہ ”مجھے بتائیے کہ دہشت گردوں کے پاس ہتھیار اور گولہ بارود کہاں سے آتے ہیں؟ وہ تو دوسرے ملکوں سے آتے ہیں اور سرحدیں اور فوجی دستے مکمل طور سے آپ (منموہن سنگھ) کے قبضے میں ہیں۔ دہشت گردوں کے پاس مال کہاں سے آتا ہے؟ وہ تو حوالے سے آتا ہے اور منی ٹرانزکشن کا پورا انتظام آپ کے قبضے میں ہے کہ یہ تمام لین دین بینکوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ کیا آپ اتنی نگرانی نہیں رکھ سکتے؟ دوسرے ملکوں سے مال دہشت گردوں کے پاس جاتا ہے، آپ اُسے روک سکتے ہیں، کیوں نہیں روکتے ہیں؟ باہری ملکوں سے غیر قانونی طور پر آنے والے لوگ دہشت گردی کرتے ہیں اور فرار ہو جاتے ہیں۔ جب ہر طرح کے فوجی دستے آپ کے قبضے میں ہیں، تو یہ دہشت گرد غیر قانونی طور پر ملک کے اندر کیسے داخل ہو جاتے ہیں؟ رابطہ عامہ کا تمام نظام حکومت ہند کے ماتحت ہے۔ کوئی بھی ٹیلیفون، موبائل، ای میل وغیرہ سے پیغامات کی ترسیل و تبلیغ کرتا ہے تو حکومت اُس پر نظر رکھ سکتی ہے اور دہشت گردوں کی سرگرمیوں کا پتا لگا سکتی ہے، آپ نے ایسا کیوں نہیں کیا؟“ لہٰذا جس وزیر اعظم کے عہد میں پہلگام، پلوامہ، امرناتھ اور گاندر بل کے اندر دہشت گردی انجام پذیر ہوئی، تو کیا وہ وزیر اعظم جواب دہ نہیں؟ قابل غور پہلو یہ بھی ہے کہ حکومت کی طرف سے جو یہ حکم نامہ صادر ہوا ہے کہ جتنے بھی پاکستانی ہیں وہ اوّل فرصت میں ہندوستان چھوڑ دیں، تو یہ کہاں تک درست ہے؟ کیا اِس کے باعث دہشت گردوں کی کمر ٹوٹ جائے گی؟ ایک تو ۲۲/ اپریل پہلگام میں ہوئے سانحے کے دوران دہشت گردوں کی طرف سے جو کچھ جانی و مالی نقصان ہوا، عوام ہی کا ہوا، اَور آج انتقال مکانی کے نام پر جو کچھ نقصانات ہو رہے ہیں وہ بھی عوام ہی کو اُٹھانے پڑ رہے ہیں۔ پھر جس طرح پاکستانی لوگ واپس جا رہے ہیں اُسی طرح ہندوستانی لوگ بھی واپس آ رہے ہیں۔ ہندو پاک سرحد کے حالات دیدنی ہے۔ شوہر کی بیوی سے جدائی ہو رہی ہے اور بیوی کی شوہر سے۔ بچے اپنے والد و والدہ سے بچھڑ رہے ہیں اور والد و والدہ اپنے بچوں سے۔ بڑوں کا اقتصاد و معاش چرمرا رہا ہے، تو بچوں کی تعلیم و تربیت کا خسارہ ہو رہا ہے۔ عجب افراتفری کا عالم ہے، لیکن کوئی نہیں جو عوام الناس کے دکھ-درد اور کسک کو سمجھ سکے۔ سوال یہ ہے کہ عوام کا کیا قصور ہے؟ والدہ و والدہ کا کیا جرم ہے؟ بچوں کی کیا غلطی ہے؟ یہ کیسا انصاف ہے کہ جرم تو شرپسند اور دہشت پسند کریں اور سزا بے گناہ عوام کو ملے؟

وقف ترمیمی قانون مسلمانوں کو بے وقعت کرنے کے لئے لایا گیا

مسلمانوں کے وقف کی املاک پر بہت پہلے سے بی جے پی کی گہری نظر تھی۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے وقف کی املاک کے انتظام و انصرام میں جس قدر خوف خدا ہونا چاہئے اور عوامی فلاح و بہبود کے لئے جو کام ہونا چاہئے وہ نہیں ہے۔ اگر لوگ کہتے ہیں کہ اتنی املاک کے باوجود ملک کے مسلمان اتنی غربت میں کیوں جی رہے ہیں، تو یہ بات غور و فکر کی دعوت دیتی ہے

ڈاکٹر سیّد احمد قادری

وقف ملک کے مسلمانوں کا مذہبی معاملہ ہے اور اس میں حکومت اور وہ بھی ایسی حکومت جو کھلم کھلا ملک کے مسلمانوں کی دشمن ہو اور اعلانیہ طور پر ملک کے مسلمانوں کے خلاف اور منفی سوچ رکھتی ہو بلکہ مسلم مکت بھارت کا اس کا خاص ایجنڈا ہو۔ اس لئے ملک کے مسلمانوں کے وقف کے معاملے میں حکومت کی مداخلت کسی بھی طرح قابل قبول نہیں ہے۔ وقف قانون لائے جانے کے پیچھے دراصل ملک کے مسلمانوں کی مساجد، مدارس، مقبروں، درگاہوں، خانقاہوں، قبرستانوں پر قبضہ کئے جانے، مسلمانوں کو بے وقعت اور ذلیل و رسوا کئے جانے، ان کے مذہبی تشخص کو ختم کئے جانے، ان کی مذہبی آزادی کو سلب کئے جانے، مسلمانوں کی معیشت کو تباہ و برباد کئے جانے کا ایک خاص مقصد اور ہدف ہے۔

جس بی جے پی کی حکومت، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں ایک بھی ممبر برداشت کرنے کو تیار نہیں، یہاں تک کہ ہر وقت حکومت اور بی جے پی کے لئے رطب اللسان رہنے والے مختار عباس نقوی اور سید شاہنواز حسین وغیرہ جیسے نام نہاد مسلم لیڈران بھی بی جے پی کے لئے اب ناقابل برداشت ہیں۔ وہ حکومت اور اس حکومت کی پارٹی پارلیمنٹ اور پارلیمنٹ سے باہر یہ کہتے نہیں تھک رہی ہے کہ یہ وقف قانون مسلمانوں کی ترقی اور فلاح کے لئے لایا گیا ہے۔ گزشتہ دس اگیارہ برسوں میں اس حکومت نے ملک کے مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا۔ اس سلوک سے دنیا بخوبی واقف ہے، دنیا کے امن پسند اور جمہوریت و انسانیت پر یقین رکھنے والے چیخ چیخ کر ملک کے مسلمانوں پر مسلسل ہونے والے ظالمانہ سلوک کے خلاف احتجاج کرتے رہتے ہیں، مختلف شعبۂ حیات سے تعلق رکھنے والے لاکھوں دانشوروں نے ملک کے سربراہ کو مکتوبات اور عرض داشتوں کے ذریعہ اس طرح کے غیر انسانی سلوک پر اپنی ناراضگی ظاہر کرتے رہے۔ اقوام متحدہ نے ایک نہیں کئی بار اس سلسلے میں ملک کے سربراہ کی توجہ مبذول کرانے کی کوششیں کیں، لیکن ہر بار مسلم دشمنی کو ملک کا اندرونی معاملہ کہہ کر ٹال دیا جاتا اور گزارشات کو کوڑے دان میں ڈال دیا جاتا۔ وقف قانون کے خلاف ملک بھر میں بڑھتے احتجاج اور مظاہروں کے درمیان وزیر اعظم ہند نریندر مودی گزشتہ روز ہریانہ کے حسار میں ہوائی اڈہ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ وقف املاک کو ایمانداری سے استعمال کیا جاتا تو مسلم نوجوانوں کو سائیکل کے پنکچروں کی مرمت سے روزی روٹی کمانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ دوسری جانب حزب مخالف کی تمام سیاسی جماعتیں اور سیکولرازم پر یقین رکھنے والے اس خدشہ کا اظہار کر رہے ہیں کہ بی جے پی یہ وقف قانون دراصل ملک کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ مسلم مکت بھارت کے تصور کو حقیقت میں بدلنے کی کوششوں میں لگی بی جے پی اور اس کی حلیف سیاسی جماعتوں (این ڈی اے) نے آخر کار ملک کے مسلمانوں کو دو نمبر شہری کے بعد تیسرے نمبر کا شہری بنانے کے لئے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں ”مسلم مفاد“ میں پیش کئے گئے وقف ترمیمی بل ”امید“ کو مخالفت اور حمایت میں لمبی بحث کے بعد حکومت نے پاس کرا لیا اور بلا تاخیر صدر مملکت نے اس بل پر دستخط کر قانون بھی بنا دیا اور گزٹ بھی ہو گیا۔ یوں بھی اس بل کو پاس ہونا ہی تھا۔ اس لئے کہ بی جے پی کے ساتھ ساتھ چندرا بابو نائڈو کی ٹی ڈی پی، نتیش کمار کی جدیو، چراغ پاسبان کی جن شکتی پارٹی، جینت چودھری کی راشٹریہ لوک دل، جیتن رام مانجھی کی ہم جیسی بظاہر سیکولرازم کی دم بھرنے والی پارٹیوں کی بھرپور حمایت ملی۔ ان ’سیکولر‘ پارٹیوں کو برسر اقتدار لانے میں مسلمانوں نے ہمیشہ ساتھ دیا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو یہ توقع تھی کہ آخر آخر وقت میں یہ ”سیکولر“ پارٹیاں اس متنازعہ بل کو واپس لینے پر حکومت کو رضامند کر لیں گی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا اور پارلیمنٹ کے دونوں ایوان میں مسلم مخالف اس بل کو پاس کرانے میں زبردست ساتھ دیا۔ بلکہ نتیش کمار کی پارٹی جدیو کے لیڈر اور مرکزی وزیر للن سنگھ نے تو مودی کی تعریف میں یہاں تک بول گئے کہ ”حزب مخالف ایسا ماحول بنا رہا ہے جیسے وقف ترمیمی بل مسلمانوں کے خلاف ہو، پی ایم مودی کا چہرہ پسند نہیں تو مت دیکھئے لیکن مسلمانوں کے کلیان کے لئے پی ایم مودی نے کوئی کام کیا ہے تو اس کی تعریف کیجئے“ یہ ”امید“ بھرا وقف ترمیمی بل ملک کے مسلمانوں کے لئے کس قدر مفادات سے بھرا اور ”کلیان کاری“ ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ شیوسینا (شنڈے گروپ) کے سنجئے نیروپم نے مسلمانوں کو دھمکی تک دے ڈالی کہ اگر اس وقف ترمیمی بل کے خلاف شاہین باغ جیسا احتجاج دیکھنے کو ملا تو پھر وہ یہ نہ بھولیں کہ وہ جلیان والا باغ۔ 2 بھی بن سکتا ہے“ یعنی اس ملک کے مسلمان ظلم اور ناانصافی بھرے فیصلہ کو خاموشی سے تسلیم کر لیں، ورنہ احتجاج اور مظاہرہ کرنے والوں کا سینہ ہوگا اور حکومت کی بندوق سے آگ اگلتی گولیاں۔ لیکن شکر ہے ملک کے مسلمانوں نے سنجے نروپم جیسے چھٹ بھیا اور دل بدلو نیتا کی دھمکی کو درکنار کرتے ہوئے آسام، بہار، جھارکھنڈ، کرناٹک، تمل ناڈو، گجرات، بنگال، تلنگانہ وغیرہ تقریباً ہر ریاستوں کے شہروں میں زبردست احتجاج اور مظاہرہ ہو رہا ہے۔ اس مظاہرہ میں وقف ترمیمی بل کی حمایت کرنے والے نام نہاد سیکولر پارٹیوں کے سربراہوں نتیش کمار، چندرا بابو نائڈو، چراغ پاسبان، جینت چودھری وغیرہ کے خلاف شدید غم و غصہ بھی دیکھا جا رہا ہے۔ مظاہرین نے عوامی طور پر بل کی حمایت میں سامنے آنے والے مسلمانوں کے بائکاٹ کا بھی پرزور مطالبہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان پارٹیوں کے باضمیر مسلمانوں کو وقت رہتے بطور احتجاج استعفیٰ دینے کی بھی گزارش کی ہے۔ اس گزارش کا اثر بھی دیکھا جا رہا ہے کہ نتیش کمار کی پارٹی جدیو، جسے بس اب صرف چار ماہ بعد ہی اسمبلی انتخاب کا سامنا کرنا ہے، اس پارٹی کے کچھ باضمیر مسلم رہنماؤں نے پارٹی چھوڑنے کے اعلان در اعلان نے نتیش کمار کو پریشانی میں ڈال دیا ہے۔ اس پریشانی کو کم کرنے کے لئے جدیو کے کچھ بے ضمیر اور بے غیرت مسلم چہروں کو سامنے لا کر ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کر ڈیمیج کنٹرول کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن وقف بل پاس کرانے کے فوائد بتانے میں انھیں زبردست ناکامی اور رسوائی ملی۔ پریس کانفرنس میں جدیو پارٹی کے اقلیتی سیل کی ترجمان انجم آرا نے اپنے بے مختصر خطاب میں مسلسل اپنے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو مسلمانوں کا مسیحا ثابت کرتی رہیں۔ لیکن جیسے ہی دو تین منٹ کی ان کی وضاحت ختم ہوئی پریس کی جانب سے ایک سوال کیا گیا کہ کیا وقف ترمیمی بل میں دو ہندو ممبروں کی شمولیت کی بھی تجویز دی گئی تھی۔ اس طرح کے سوال کے سامنے آتے ہی جدیو اقلیتی سیل کے تمام ’مسلم نما‘ چہرے بڑی تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ منظر بڑا ہی مضحکہ خیز تھا، کہاں وہ آئے تھے یہ سمجھانے کہ نشیش کمار سیکولر لیڈر ہیں اور مسلمانوں کے مسیحا ہیں۔ لیکن ایک ہی سوال میں جدیو کی قلعی کھل گئی اور نقاب اتر گیا۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ وقف ترمیمی بل کی حمایت کی پاداش میں نتیش کمار نے نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ ملک کے تمام سیکولر لوگوں کی ہمدردی کھو کر اپنا سیاسی مستقبل تباہ کر لیا ہے۔ یوں بھی اب وہ عمر کے آخری پڑاؤ کے ساتھ ہی سیاسی ڈھلان پر ہیں۔ اپنی اعصابی کمزوریوں اور دیگر امراض کی وجہ کر اب وہ کوئی بھی فیصلہ لینے کے لائق نہیں ہیں۔ نتیش کمار کی حالت سے بی جے پی کو بڑے فائدے کی توقع ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ اس بار کے اسمبلی انتخاب میں بی جے پی کا ہی وزیر اعلیٰ برسر اقتدار ہوگا۔ لیکن وقف ترمیمی بل کے ہنگامہ نے راشٹریہ جنتا دل کے نوجوان لیڈر اور سابق ڈپٹی وزیر اعلیٰ تیجسوی یادو کی چار ماہ بعد ہی ہونے والے اسمبلی الیکشن میں کامیابی کی امید جگا دی ہے اور انھوں نے یہ کہہ کر پوری ریاست کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر سیکولرازم پر یقین رکھنے والوں کا دل جیتنے کی کوشش میں یہاں تک کہہ دیا کہ بہار میں ہماری حکومت بنے گی تو ہم کسی قیمت پر یہ قانون نافذ نہیں ہونے دیں گے اور اسے کوڑے دان میں پھینک دیں گے۔ تیجسوی یادو نے یہاں تک کہا کہ راشٹریہ جنتا دل ایسے غیر منصفانہ بل کے خلاف عدالت پہنچ چکی ہے اور ہماری لڑائی ایوان سے سڑکوں اور عدالت تک جاری رہے گی۔ وقف ترمیمی بل کے تعلق سے ریاست بہار کو نتیش کمار کی وجہ کر مرکزیت حاصل ہو گئی ہے۔ وقف ترمیمی بل پارلیمنٹ میں پیش ہونے سے قبل ہے وزیر اعلیٰ نتیش کمار سے اپنا موقف کی وضاحت کے لئے ان کی دی گئی دعوت افطار کا امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ اور بنگال کے ساتھ ساتھ دیگر کئی مسلم تنظیموں نے بائکاٹ کا اعلان کیا تھا۔ یہ بات نتیش کمار اور ان کی حکومت کو بہت بری لگی اور ایک گہری سازش رچتے ہوئے امارت شرعیہ جیسے مذہبی ادارہ پر پولیس انتظامیہ کی مدد سے اچانک حملہ کر اس پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کر اس کے تقدس اور وقار کو پامال کیا گیا۔ جس کی وجہ کر بھی نتیش کمار اور ان کی پارٹی سے بہار کے مسلمان بہت زیادہ خفا ہیں۔

مسلمانوں کے وقف کی املاک پر بہت پہلے سے بی جے پی کی گہری نظر تھی۔ یہ حقیقت ہے کہ ملک میں دفاع اور ریلوے کے بعد ملک میں سب سے زیادہ املاک 9.4 لاکھ ایکڑ وقف کی ہے۔ جس کی قیمت تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار کروڑ روپے ہے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے وقف کی املاک کے انتظام و انصرام میں جس قدر خوف خدا ہونا چاہئے اور عوامی فلاح و بہبود کے لئے جو کام ہونا چاہئے وہ نہیں ہے۔ اگر لوگ کہتے ہیں کہ اتنی املاک کے باوجود ملک کے مسلمان اتنی غربت میں کیوں جی رہے ہیں، تو یہ بات غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔ سچر کمیٹی کی بات کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ وقف کی زمین پر بعض چیرمین اور متولی خرد برد میں بھی ملوث ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو مودی کے دوست مکیش امبانی کا محل ”اینٹلیا“ ممبئی کے ابراہیم خواجہ یتیم خانہ پر کوڑی کے مول خرید کر تعمیر نہیں ہوتا۔ یتیم خانہ کی اس زمین کی خریداری کی مخالفت اس زمانے میں وقف کے وزیر رہے نواب ملک نے کی تھی۔ لیکن کون سنتا ہے آہ و فغاں۔ ویسے اس کے خلاف دائر پی آئی ایل کی ساعت خصوصی بنچ کر رہی ہے۔ عدالت کا ’فیصلہ‘ کیا ہو گا یہ معلوم ہے۔ ایسے میں بی جے پی یا یوں کہیں کہ مودی اور شاہ اپنے لوگوں کو نوازنے کے لئے جہاں ایودھیا کے قریب ماجاج ماترا میں واقع گزشتہ پچاس سال سے فوج کی ٹریننگ اور فائرنگ رینج کی 13351 ایکڑ زمین گوتم اڈانی، بابا رام دیو اور شری شری روی شنکر کے نام کئے جانے میں دیر نہیں کی۔ رام مندر کے قریب کے کئی پلاٹ کا بندر بانٹ کئے جانے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوا۔ تب مسلمانوں کی وقف املاک پر قبضہ کرنے میں کون روک لے گا۔ وقف ترمیمی قانون کے بعد اب آر ایس ایس کی نظر کیتھولک چرچ کی زمین پر گئی ہے۔ انگریزی روزنامہ ’دی ٹیلی گراف‘ کے مطابق آر ایس ایس کی میگزین ’آرگنائزر‘ کے ویب پورٹل پر شائع ایک مضمون میں بالواسطہ مودی حکومت کی توجہ کیتھولک چرچ کی ملکیت تقریباً 7 کروڑ ہیکٹیر زمین کی جانب مبذول کرائی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب مسلمانوں کے وقف املاک پر غاصبانہ قبضہ کے بعد غاصبوں کی نظر کیتھولک چرچ کی املاک پر ہے۔ ملک میں چھتیس گڑھ سمیت آٹھ ریاستوں میں قاعدے قانون کو درکنار کر دس لاکھ آدی باسیوں کی زمین چھین کر کاروباریوں کو دئے جانے کی خبر بھی ان دنوں سرخیوں میں ہے۔

سپریم کورٹ وقف ترمیمی قانون کے خلاف ہونے والے مقدمات میں دانستہ طو پر بڑھتے منظم مظالم اور حق تلفی کے خلاف کیا فیصلہ دیتی ہے۔ اس کا شدت سے انتظار ہے۔

☆☆☆

رابطہ: 8969648799

پہلگام سے مالیگاوں تک دہشت ہی دہشت

ڈاکٹر سلیم خان

پہلگام حملے کے شور شرابے میں این آئی اے عدالت کے اندر جاری مالیگاوں بم دھماکے کا مقدمہ دب کر رہ گیا۔ دہلی کے اندر مودی سرکار اور ممبئی میں فڈنویس کے برسر اقتدار ہوتے ہوئے مالیگاوں بم دھماکہ کیس میں بی جے پی کی سابق رکن پارلیمان پرگیہ سنگھ ٹھاکر سمیت سات ملزمان کو سزائے موت دینے کا مطالبہ دراصل ایک معجزہ سے کم نہیں ہے۔ اس فیصلے میں محض چند لوگوں کو سزا نہیں ملے گی بلکہ نادانستہ طور پر وہ فریبی بیانیہ موت کے گھاٹ اتر جائے گا جسے بڑی چالاکی سے گھڑا گیا تھا۔ یہ دراصل ہیمنت کرکرے کی بعد از موت رنگ لانے والی محنت کا نتیجہ ہے۔ عرصۂ دراز تک ہندوستان کی خفیہ ایجنسیوں نے ہر قسم کی دہشت گردی کو مسلمانوں کی آڑ میں اسلام سے جوڑ دیا۔ اس میں سرکار کی سرپرستی کے اندر کرائے جانے والے وہ بیشمار دھماکے بھی شامل تھے جو سیاسی مفاد کی خاطر کرائے گئے۔ مذکورہ ہنگامہ آرائی کے دوران مشیت ایزدی ہیمنت کرکرے جیسے ایماندار افسر کو میدانِ عمل میں لے آئی اور سارے کیے کرائے پر پانی پھر دیا۔ انہیں راستے سے ہٹانے کے باوجود کو جو چراغ وہ جلا گئے تھے وہ ہنوز روشنی پھیلا رہا ہے اور مودی شاہ اس کے ذریعہ خود ان کا گھر خاکستر کرنے پر تلے ہوا ہے۔

ایس آئی ٹی کے سربراہ کی حیثیت سے ہیمنت کرکرے نے یکے بعد دیگرے سمجھوتہ ایکسپریس، اجمیر شریف درگاہ، حیدر آباد کی مکہ مسجد اور مالیگاوں دھماکوں میں ہندو دہشت گردوں کے ملوث ہونے کا چونکانے والا انکشاف کر کے ساری دنیا کو چونکا دیا تھا۔ آنجہانی ہیمنت کرکرے نے ساورکر کی بند ہو جانے والی ابھینو بھارت کو دوبارہ زندہ کر کے اس کے ذریعہ سنگھ سے تعلق رکھنے والوں کے کرتوتوں کو اجاگر کرنا شروع کر دیا تو مبینہ طور پر ان کی پردہ داری کے لیے موصوف کے قتل کا الزام بھی لگایا گیا۔ ممبئی بم دھماکوں کی آڑ میں رچی جانے والی کرکرے کے قتل کی سازش کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے بعد اس کا سیاسی فائدہ اٹھانے کی بھی کوشش کی گئی۔ سبھاش چندر بوس، سردار ولبھ بھائی پٹیل اور بھگت سنگھ وغیرہ پر غاصبانہ قبضہ کرنے والے سنگھ پریوار نے سابق وزیر اعلیٰ گجرات نریندر مودی کو ہیمنت کرکرے کے گھر بھیجا تا کہ سرکاری خزانے سے دو کروڑ روپئے کی پیشکش کر کے آنجہانی کی زوجہ کویتا کرکرے کو اپنے دام میں پھنسایا جاسکے لیکن اس خوددار خاتون نے ملاقات کے بغیر نریندر مودی کو بیرنگ لوٹا کر ایک نہایت کریہہ منصوبے کو کمال خودداری کا مظاہرہ کر کے ناکام کر دیا۔

مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر عبدالرحمٰن انتولے کو ایوان پارلیمان میں صرف اس سوال پر وزارت سے ہاتھ دھونا پڑا کہ ”یہ پتہ لگایا جائے، ہیمنت کرکرے کو اس اندھی گلی میں جانے کے لیے کس نے کہا تھا، جہاں ان پر گولی چلائی گئی“؟ سمجھوتہ ایکسپریس کے دو ملزمین اسی دوران موت کی نیند سلا کر سنگھ کے خلاف کر ثبوت مٹائے گئے۔ مالیگاوں دھماکوں پر سکون کا سانس لیتے ہوئے ناتھورام گوڈسے جیسے ملک کے پہلے دہشت گرد کی کھلے عام تعریف کرنے والی پرگیہ ٹھاکر نے ہیمنت کرکرے موت پر خوش ہو کر دعویٰ کر دیا تھا کہ اس کی بددعا سے وہ ہلاک ہوئے۔ دہشت گردی سے لڑتے ہوئے جان دینے والے جانباز پولیس افسر کی موت پر خوشی منانے والی دہشت گردی کی ملزمہ پرگیہ سنگھ ٹھاکر کے سارے جرائم کو نظر انداز کر کے زعفرانیوں نے اسے بھوپال سے دگوجے سنگھ کے خلاف کامیاب کر کے ایوان پارلیمان کا رکن بنایا گیا۔

سادھوی پرگیہ نے جب ناتھورام گوڈسے کو اپنا آئیڈیل بتایا تو وزیر اعظم نے مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہوئے کہا کہ اس سے ان قلب کو ایسا زخم لگا ہے جو کبھی نہیں بھرے گا مگر کوئی تادیبی کارروائی نہیں کی الٹا کمال منافقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے ایوان پارلیمان کی دفاعی کمیٹی میں شامل کر کے انعام و اکرام سے نوازہ گیا۔ اس دوران سادھوی کی نفرت انگیزی جاری رہی۔ اس نے لو جہاد کے خلاف سخت قانون بنانے کا مطالبہ کیا۔ ایک لڑکی کو اپنے ساتھ کیرالہ اسٹوری دکھانے تک لے گئی مگر اس کے باوجود وہ ہندو لڑکی اپنے مسلم عاشق کے ساتھ بھاگ گئی۔ اس سے پتہ چلا کہ سادھوی کے برے دن شروع ہو چکے ہیں۔ اس دوران وہ نہ جانے کیوں بی جے پی ہائی کمان کی نظروں سے گر گئی۔ اس لیے ونجارہ، کوندنانی و بابو بجرنگی جیسے گجرات فسادات سنگین مجرمین کو بچانے والی بی جے پی سرکار نے پرگیہ سے اپنی نظریں پھیر لیں۔ اس کے خلاف پچھلے سال غیر ضمانتی وارنٹ جاری ہو گیا۔ بی جے پی کی فائر برانڈ رہنما کے خلاف این آئی اے عدالت کا یہ حکم حیرت انگیز تھا کیونکہ اس سے قبل بیماری کے بہانے ضمانت لینے والی پرگیہ کبھی فٹ بال کھیلتی اور کبھی ناچتی نظر آتی تھی مگر عدالت کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔

پرگیہ کو پھٹکار اور غیر ضمانتی وارنٹ بی جے پی ہائی کمان کی ناراضی کا بلاواسطہ اشارہ تھا لیکن پچھلے انتخاب میں ٹکٹ کاٹ کر ہائی کمان نے اپنی بیزاری پر مہر ثبت کر دی اور اس طرح پرگیہ کے خلاف پھانسی کا شکنجہ تنگ ہونے لگا۔ گزشتہ ہفتے قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے ممبئی کی خصوصی عدالت میں 2008 کے مالیگاوں بم دھماکہ کیس سے متعلق ساتوں ملزمین کو غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) کے تحت سزائے موت دینے کی درخواست کر کے یہ ثابت کر دیا کہ موجودہ سرکار اپنے گلے کی پھانس کو پھانسی چڑھا کر اس سے پیچھا چھڑانا چاہتی ہے۔ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ این آئی اے کو اب اپنی تحقیق کے بعد یقین ہو گیا ہے کہ سابق ایم پی پرگیہ ٹھاکر نے ہندوتوا نظریے سے جڑی ایک بڑی سازش کے تحت مالیگاوں دھماکے کی نہ صرف منصوبہ بندی کی بلکہ اس کی انجام دہی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

مالیگاوں دھماکوں کے بعد سادھوی کو جب فون پر مشن کی کامیابی سے آگاہ کیا گیا تھا تو اس نے مرنے والوں کی تعداد میں کمی پر افسوس کا اظہار کیا تھا اور اس کی آڈیو گواہی موجود ہے۔ اس طرح کے بے شمار شواہد کی طویل تحقیق و تفتیش کے بعد سرکاری ایجنسی نے سچائی کو تسلیم کیا ہے۔ اس کا موازنہ پہلگام میں وحشیانہ دہشت گردانہ حملے کے مشکوک ملزمین سے کیا جانا ضروری ہے جن کے مکان سرکار نے اپنی مقبولیت کو بڑھانے کی خاطر آناً فاناً ڈھا دیئے۔ ان دونوں معاملوں میں حکومت کا رویہ نہ صرف مختلف بلکہ متضاد ہے۔ کشمیر کے اندر پچھلے ایک ہفتے میں، انتظامیہ نے نو گھروں کو مسمار کر دیا تو سابق وزیر اعلیٰ و مرکزی وزیر فاروق عبداللہ نے بھی اس کی پرزور مذمت کی۔ ان میں سے صرف دو کو پولیس نے پہلگام حملے کے معاملے میں نامزد کیا ہے باقی لوگوں پر یہ شک ہے کہ انہوں نے مدد کی ہوگی۔

سادھوی پرگیہ ٹھاکر سمیت لیفٹیننٹ کرنل شری کانت پرساد پروہت، میجر رمیش اپادھیائے (ریٹائرڈ)، اجئے راہیرکر، سدھاکر دویدی، سدھاکر چترویدی اور سمیر کلکرنی کے گھروں کی جانب کسی نے نظر اٹھا کر بھی دیکھنے کی زحمت گوارہ نہیں کی اور ٹھیک کیا کیونکہ ان کے جرم کی سزا اہل خانہ کو دینا غلط ہے لیکن پھر یہ ظلم کشمیر میں کیوں کیا جاتا ہے؟ 370 کو امتیازی بتا کر ختم کرنے والی سرکار کا رویہ کشمیر کے اندر اور باہر اتنا مختلف کیوں ہے؟ اس معاملے کو ٹھیک کیے بغیر محض کشمیر ملک کا اٹوٹ حصہ کہہ دینے سے دوریاں ختم نہیں ہوں گی۔ دہشت گردی کے معاملے میں نرمی جرم ہے مگر تحقیقات، شواہد اور مقدمہ کے بعد قصوروار کو قانون کے مطابق سزا ہونی چاہیے جیسا کہ پرگیہ وغیرہ کے معاملے میں ہونے جا رہا ہے۔ کشمیر میں مکانات کو مسمار کر کے ملک کی عوام کو انصاف کے حوالے سے گمراہ کیا جا رہا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ 2000 میں جموں و کشمیر کے چھتی سنگھ پورہ میں تین درجن سکھوں کو ہلاک کرنے والے لشکر کے دہشت گرد کبھی نہیں پکڑے گئے۔ جن دو پاکستانی شہریوں سہیل ملک اور وسیم احمد کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلایا گیا، تو ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملا اور وہ بری کر دیئے گئے۔ 2012 میں دہلی ہائی کورٹ نے بھی اس فیصلے کو نہیں بدلا۔

چھتی سنگھ پورہ قتل عام کے بعد فوج اور پولیس نے اننت ناگ اور آس پاس کے علاقوں سے پانچ شہریوں کو اٹھا کر قتل کیا اور پتھری بل میں ان کی لاشوں کو جلا دیا۔ ان پر سکھ شہریوں کو ہلاک کرنے کا الزام لگا کر انکاونٹر کا دعویٰ کیا گیا تھا لیکن سی بی آئی کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ مارے جانے والے لوگ بے قصور تھے۔ اس کے بعد فوجیوں پر الزام لگا مگر وہ مقدمہ نہیں چلا اور چھتی سنگھ پورہ دہشت گردانہ حملے کی فائل ہمیشہ کے لیے بند کر دی گئی۔ پہلگام میں بھی وہی ہو سکتا ہے ایسے میں ان لوگوں کا کیا ہوگا جن کے گھر مسمار کر دیئے گئے؟ عدالتِ عظمیٰ پہلے ہی حکومت کی بلڈوزر کارروائی کے حوالے سے ایک قانون بنا چکی ہے، لیکن اسے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ قانون کے رکھوالے ہی اگر اس کو پامال کرنے پر تل جائیں تو سماج میں انصاف کیسے قائم ہوگا؟ چھتی سنگھ پورہ کے واقعات کو نہ تو بھلایا جاسکتا اور نہ پرگیہ ٹھاکر کی دہشت گردی اور کشمیری دہشت گردی کو الگ الگ ترازو میں تولا جا سکتا ہے۔ انسداد دہشت گردی کی خاطر جذباتی نہیں بلکہ انصاف پسند معروضی طرزِ فکر درکار ہے جو مالیگاوں میں تو نظر آتی ہے مگر کشمیر میں نہیں۔

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

شہر کانپور.........تاریخ بھی کہانی بھی

عارف محمود

کہا جاتا ہے کہ کبھی کانپور کا نام کرن پوریا کرنا پور تھا جو مہابھارت کے ایک ہیرو کرن کے نام پر رکھا گیا تھا جو رفتہ رفتہ کانپور بن گیا۔ کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ......ٹھہرو کی ایک آواز آئی پر قلم رک گیا میں نے اپنے چاروں طرف دیکھا کوئی بھی نہیں تھا۔ آواز پھر آئی......"تم میری یعنی کانپور کی کہانی لکھنا چاہتے ہو تو لکھو میں خود اپنی کہانی بیان کروں گا لیکن صرف ضروری واقعات اور وہ بھی مختصر طور پر، میں بھی چاہتا ہوں کہ آج کا نوجوان کل کے کانپور کو بھی جان سکے۔

تم یعنی کہنا چاہتے تھے کہ مہابھارت کے کرن کے علاوہ اس کا رشتہ میرے قریب بسے ہوئے ایک قصبہ مکن پور سے بھی جوڑا جاتا ہے جہاں ایک صوفی بزرگ حضرت بدیع الدینؒ کا مزار ہے۔ میں نے بھی یہ کہانی سنی ہے لیکن ان دونوں باتوں کی تصدیق شدہ سند نہیں ہے اس لئے دونوں باتوں کو صحیح مان لینے میں میرے نام میں کوئی فرق نہیں آئے گا اسی طرح جیسے انگریزوں کے زمانہ میں اس کو انگریزی حرف "سی" (C) سے لکھتے تھے اور اب تم لوگوں نے اس کو "کے" (K) سے لکھنا شروع کر دیا یعنی پہلے یہ "CAWNPURE" تھا اور اب "KANPUR" ہو گیا۔ یہ تشریح اس لئے بھی ضروری تھی کہ کچھ پرانی عمارتوں پر اب بھی پرانے طریقہ سے ہی لکھا ہوا ہے۔ ایک قصہ اور بھی مشہور ہے کہ نوابین اودھ کے دور میں چھوٹے مجرمین کو بطور سزا لکھنؤ سے کانپور بھیج دیا جاتا تھا کیونکہ اس وقت دریائے گنگا پر کوئی پل نہیں تھا لہٰذا کانپور کو "کالا پانی" کا علاقہ سمجھا جاتا تھا جیسے بہت خطرناک مجرمین کو عدالتی حکم پر انڈمان اور نکوبار کے جزائر میں قید کیا جاتا تھا۔ اس کہانی میں بھی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ جو خاندان اس وقت لکھنؤ سے کانپور آئے ان کو نوابین اودھ نے جائدادیں بھی دیں (کسی مجرم کو جائداد نہیں دی جاتی) یہ جائدادیں ان خاندانوں کے نام سے آج بھی وقف ہیں۔

میں چونکہ پہلے متحدہ صوبہ اودھ کا ایک حصہ تھا جو آگرہ سے لے کر فیض آباد تک کا علاقہ کہلاتا تھا اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ میں دو متبرک دریاؤں گنگا اور جمنا کے درمیان واقع تھا لیکن جب سن 1765 میں اودھ کے نواب شجاع الدولہ کو انگریزوں نے شکست دی تو برٹش راج نے مجھے جغرافیائی اور تجارتی نقطہ نظر سے ایک بہتر علاقہ پایا اور اس طرح میری عزت افزائی ہو گئی۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی ملی جلی آبادی کے لحاظ سے بھی انگریزوں نے مجھے تجارتی سینٹر بنا دیا کیونکہ سن 1778 میں یہ علاقہ پوری طرح انگریزوں کے پاس چلا گیا تھا۔ سن 1757 میں جنگ پلاسی کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد پڑ ہی چکی تھی۔ بہرحال اب میں اس لمبی کہانی کو مختصر کرتا ہوں۔

انگریزوں نے مجھے ایک طرف تو فوجی ساز و سامان بنانے کے بڑے بڑے کارخانوں کا تحفہ دیا اور ساتھ ہی ساتھ سوتی اور اونی کپڑوں کے کارخانے بھی دیئے جن میں کئی دریائے گنگا کے کنارے آج بھی موجود ہیں۔ ان کارخانوں میں شہر کے لاکھوں خاندان روٹی روزی کما رہے تھے ان میں لال املی، ایلگن ملس، کوپر ایلن، پیراشوٹ فیکٹری اور انڈین آرڈی ننس کے کئی کارخانے شامل ہیں۔ ان سرکاری کارخانوں کے ساتھ ہی کچھ ہندوستانیوں نے بھی اپنے مشہور پرائیویٹ کارخانے قائم کئے جن میں سنگھانیا گروپ کے جے۔ کے۔ کاٹن، جے۔ کے۔ آئرن اینڈ اسٹیل، جے۔ کے۔ جوٹ مل وغیرہ اور سر جے۔ پی۔ سریواستوا کا نیو وکٹوریہ مل کانپور ڈائنگ کمپنی اور سودیشی کاٹن ملز وغیرہ شامل ہیں اس بنا پر کبھی مجھ کو مانچسٹر آف انڈیا بھی کہا جاتا تھا۔ ویسے تو یہ اعزاز ممبئی (سابق بمبئی) اور احمد آباد شہروں کو بھی حاصل تھا اب کیا یہ بتلانا بھی ضروری ہے کہ یورپ میں مانچسٹر نام کا ایک شہر اپنے ٹیکسٹائل کارخانوں کی بنا پر مشہور ہے اس مناسبت سے مجھے مانچسٹر آف انڈیا کا خطاب دے دیا گیا تھا۔

میں کیا تھا اور اب کیا رہ گیا ہوں یہ بتلانے سے قبل اپنا حدود اربع بھی بیان کر دوں میرے بائیں جانب دریائے گنگا کبھی زور شور کے ساتھ بہتا تھا۔ اس وقت وہ واقعی دریا کہلانے کا مستحق تھا کیونکہ آج کی طرح اس کے راستے میں بڑے بڑے ڈیم اور بیراجوں کی روک ٹوک نہیں تھی لیکن اب ضرورت کے تحت پانی کو روک کر دوسری آبادیوں کی ضروریات کو پورا کیا جا رہا ہے۔ میرا گزر بسر اب صرف کانپور شہر کے سیور کے پانی اور کارخانوں سے نکلنے والے استعمال شدہ گندے پانی پر ہی ہے۔ اس لئے کئی لوگ اب اس دریا کو ایک بڑا نالا بھی کہہ دیتے ہیں ہاں برسات کے زمانہ میں دریا پرانی جوانی کا سماں پیش کر دیتا ہے۔ دیکھئے میں اپنی کہانی بیان کرتے کرتے دریائے گنگا کی کہانی بیان کرنے لگا لیکن حقیقت یہی ہے کہ بغیر دریائے گنگا کے میرا وجود ہی بیکار ہے کسی زمانہ میں میرا رقبہ تقریباً چھ سو (600) اسکوائر کلومیٹر تھا لیکن اب اتنا بڑھ چکا ہے کہ مجھ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے یعنی کانپور شہر اور کانپور دیہات چونکہ میری آبادی سن 2011 کی مردم شماری کے حساب سے ستر لاکھ (70,00000) سے زیادہ ہو چکی ہے جس میں تقریباً 78% ہندو اور 20% مسلمان ہیں باقی 2% سکھ عیسائی اور دوسرے مذاہب شامل ہیں۔

میں پہلے بھی بتلا چکا ہوں کہ انگریزوں نے تجارتی نقطہ نظر سے جو کارخانے یہاں قائم کئے ان کی مصنوعات گھریلو استعمال کے علاوہ ایکسپورٹ بھی ہوتی تھیں جن میں سوتی اور اونی دونوں طرح کے کپڑے شامل تھے گویا انگریزوں کے زمانہ میں میری پہچان یورپ اور دوسرے ممالک میں ایک بڑے ایکسپورٹر ملک کے طور پر تھی۔ چمڑے اور اس کی مصنوعات کا ایکسپورٹ آزادی کے بعد سن پچاس کی دہائی میں شروع ہوا۔ میرے پہلو میں بسا ہوا جاجمؤ کا علاقہ بھی دریائے گنگا کے داہنے کنارے پر ہی آباد ہے جو اپنے چمڑے کے کارخانوں (ٹینریز) کے علاوہ مشہور صوفی بزرگ حضرت مخدوم شاہ اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی بنا پر بھی ہندو اور مسلمانوں میں یکساں طور پر ایک متبرک جگہ کا درجہ رکھتا ہے۔ لیدر اور اس سے بنی ہوئی دوسری مصنوعات یعنی جوتے، لیدر بلٹ اور پرس و سوٹ کیس وغیرہ کا ایکسپورٹ بیس ہزار کروڑ روپیہ سے زیادہ کا ہوتا ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے انقلابات بھی دیکھے ہیں جنگ آزادی میں میرا حصہ اتنا زیادہ ہے کہ تاریخ اس کو فراموش نہیں کر سکتی۔ میرے شمال کی جانب بٹھور نام کا ایک قصبہ ہے جو ہندوؤں کا متبرک مقام ہے اور دریائے گنگا کے کنارے پر آباد ہے کہا جاتا ہے کہ بٹھور میں شری رام چندر جی کے بیٹوں "لو" اور "کش" کی پیدائش ہوئی تھی اس کے علاوہ سن 1857 کی جنگ آزادی میں جس کو انگریزوں نے غدر کا نام دے دیا تھا اس کے ایک ہیرو نانا صاحب کا بہت بڑا رول تھا جن کا محل بٹھور میں ہی تھا انھوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کئی سو انگریزوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا بعد میں انگریزوں کی فوج نے ان کے محل کے ساتھ ہی بٹھور کے بہت سے مندروں کو تباہ کر دیا۔ یہ لڑائی کانپور شہر کے اندر بھی جاری تھی جس میں آزادی کے متوالے ہندوستانیوں نے ہزاروں انگریز سپاہیوں کی جانیں لیں اور خود بھی شہید ہوتے رہے۔ انگریزوں نے اس لڑائی کے ختم ہونے کے بعد شہر کے اندر کئی جگہوں پر جہاں ان کو زیادہ نقصان ہوا تھا اپنی یادگاریں قائم کیں جس میں ستی چورا یا میسکر گھاٹ اور کمپنی باغ کا میموریل ویل بہت مشہور ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق شہر میں تین سو سے زیادہ برٹش مردوں عورتوں اور بچوں کو بھی موت کے گھاٹ اتارا گیا تھا اور پھر ہندوستانیوں نے ان کی لاشوں کو کمپنی باغ کے اندر ایک بڑے کنویں میں ڈال دیا تھا وہی میموریل ویل کہلاتا ہے۔

دیکھئے میں اپنی کہانی سناتے سناتے ملک کی جنگ آزادی کی کہانی بھی سنانے لگا لیکن بغیر اس کہانی کے شامل ہوئے میرا قصہ بھی ادھورا رہ جاتا۔ میری اپنی ایک ادبی حیثیت بھی ہے اردو ادب کی مشہور ہستیاں بھی میرے نام کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں لیکن اس کہانی کو شروع کرنے کے لئے ایک الگ مضمون کی ضرورت ہوگی۔

"بھئی اب اس قصہ کو مختصر کرو کیا آج بھی تم کو مانچسٹر آف انڈیا کہا جاتا ہے؟" میں نے ٹوک دیا۔

نہیں صبر کرو وہی بتانے جا رہا ہوں۔ انگریزوں نے پہلے تو جنگ آزادی کو کمزور کرنے کے لئے ملک میں بسنے والی دو بڑی قوموں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان مذہبی منافرت کا زہر گھول دیا اس کے بعد ان کو تقریباً سو (100) سال اور حکومت کرنے کا موقع مل گیا تب کہیں جا کر دونوں قوموں کو یہ احساس ہوا کہ آزادی حاصل کرنے کے لئے ہم کو ایک ساتھ مل کر ہی کوشش کرنی چاہئے اور یہ سوچ پورے ملک کی تھی اور بطور ایک شہر کے اس سوچ میں میں بھی شامل تھا اس لئے سن 1947 میں جب ملک آزاد ہوا تو مجھے بھی خوشی ہوئی لیکن یہ خوشی زیادہ قائم نہ رہ سکی ہم نے خود کو اتنا آزاد سمجھ لیا کہ سارے قانون اور قاعدے سب طاق پر رکھ دیئے انگریز ہمارے ملک سے چاہے جو کچھ بھی لے گئے ہوں لیکن ہمیں زندگی کو جینے کا سلیقہ ضرور سکھا گئے تھے۔ ان کے دور میں قانون کا راج تھا مل اور کارخانے چل رہے تھے، جو لاکھوں ہندوستانیوں کو روٹی اور روزی دے رہے تھے۔ لیکن آزاد ہونے کے بعد پورے ملک کے ساتھ ہی اس شہر کے لوگ بھی مذہبی اور سیاسی طور پر تقسیم ہونے لگے پہلے انگریز ہندوستانیوں کا استحصال کر رہے تھے ان کے بعد ہمارے اپنوں نے ہمارا استحصال کیا کارخانوں کے مالکوں اور مزدوروں کے درمیان حقوق و فرائض کی جنگ کو نفرتوں میں تبدیل کر کے غیر ضروری ہڑتالوں اور بند کا ایسا کھیل شروع ہو گیا کہ سارے بڑے بڑے کارخانوں کے مالکوں نے مجبور ہو کر رفتہ رفتہ تالابندی کا اعلان شروع کر دیا اور اب پرائیویٹ کارخانوں کے ساتھ انگریزوں کے بنائے ہوئے تقریباً سارے کارخانے بند ہو چکے ہیں۔ مانچسٹر آف انڈیا ختم ہو چکا ہے۔ اب صرف لیدر کا کاروبار رہ گیا ہے اس انڈسٹری کو بھی پولوشن اور گنگا کی صفائی کے نام پر اتنا مجبور کیا جا رہا ہے کہ اگر شہر کے ذمہ داروں نے اپنے فرائض نہ ادا کئے تو یہ انڈسٹری بھی آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی۔ اور لاکھوں مزدوروں کی بے روزگاری کے ساتھ ہی حکومت کو ٹیکس اور غیر ملکی زر مبادلہ کی صورت میں بے انتہا نقصان سہنا پڑے گا اور یہ بطور ایک تاریخی شہر کے میری دوسری موت ہوگی۔

Mob.09793862233

اظہارؔ نقوی کی تقدیسی شاعری

سید بصیر الحسن وفاؔ نقوی

اہلِ بصیرت بخوبی جانتے ہیں کہ شاعری خداداد صلاحیت ہے یہ نعمتِ عظمیٰ ہر شخص کے مقدر کو زینت نہیں بخشتی یعنی یہ قطعی ضروری نہیں کہ کوئی شخص مختلف صلاحیتوں کا حامل ہو تو وہ شعر بھی موزوں کر سکے۔ لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ جو شعر موزوں کرنے کا وصف رکھتا ہو وہ دنیائے ادب میں دوام حاصل کر سکے دیکھا یہ گیا ہے کہ نہ جانے کتنے شعراء ہر صدی میں اپنے سر پر شاعری کا تاج سجائے ہوئے دنیائے فانی میں رونما ہوئے لیکن آج ان کے نام سے بھی کوئی واقف نہیں انھوں نے شاعری کی راہ میں کوئی ایسا چراغ بھی روشن نہ کیا جو بعد کے آنے والے شعراء کے لئے مشعلِ راہ ہوتا یا انھیں ادب میں زندہ رکھتا۔ چند شعراء ہی افقِ شاعری پر ایسے نظر آتے ہیں جو خدائے سخن کہلانے کے مستحق ہوئے یا جنھوں نے اپنی شاعری کو اس بامِ عروج پر پہنچا دیا کہ ان کی وفات کے بعد بھی ان کی شاعری ان کی موجودگی کا احساس دلاتی رہی۔ یقیناً شعر کہنا ایک مشکل ترین فن ہے تبھی تو آتشؔ لکھنوی نے کہا تھا کہ

بندشِ الفاظ جڑنے سے نگوں کے کم نہیں
شاعری بھی کام ہے آتشؔ مرصع ساز کا

شاعری کو ہم موضوع کے تحت دو اقسام میں منقسم کر سکتے ہیں ایک دنیاوی شاعری جس میں تذکرۂ آب و گل کیا جائے یا مجازی عشق کی کارفرمائی ہو دوسرے تقدیسی شاعری جس کو ہم مذہبی شاعری کہتے ہیں۔ دنیاوی شاعری کی راہیں بہ نسبت تقدیسی شاعری کے بہت آسان ہیں کیوں کہ اس کا میدان نہایت وسیع ہے اس میں سینکڑوں مضامین بلا جھجک سمیٹے جا سکتے ہیں جب کہ تقدیسی شاعری یعنی حمد، نعت، منقبت اور سلام و مرثیہ وغیرہ کی راہ قطعی آسان نہیں کیوں کہ شاعر ان میں جو مضامین سمیٹتا ہے ان کا دائرہ محدود ہے اس میں ایسے الفاظ و مضامین کا استعمال کیا جاتا ہے جو ذرہ برابر بھی یہ احساس نہ دلائیں کہ شاعر نے شرک کی سرحد کو چھو لیا ہے مثلاً کہا جاتا ہے کہ نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ پُل صراط پر چلنے کے برابر ہے اگر ذرا بھی قدم ڈگمگائے تو انسان بلندی سے گر کر پستی میں اور نارِ جہنم میں داخل ہو سکتا ہے۔ بہرحال تقدیسی شاعری کے اصول و قوانین نہایت سخت ہیں اس میدان میں وہی اپنے جوہر دکھا سکتا ہے جس پر معبودِ حقیقی کا کرمِ خاص ہوتا ہے۔

اظہارؔ نقوی ایک ایسے ہی شاعر ہیں جن پر خدائے ہر دوسرا کی خاص نوازشات سایہ فگن ہیں ان کا تعلق شکارپور ضلع بلند شہر سے ہے، بچپن سے لیکر نوجوانی تک ڈبائی ضلع بلند شہر میں رہے پھر علی گڑھ جیسی علمی و ادبی سرزمین کو اپنا جائے مسکن قرار دیا گھر کے شاعرانہ ماحول اور ذاتی مطالعہ نے شاعری کی طرف مائل کیا اور بچپن سے ہی گیسوئے ادب سنوارنے میں لگ گئے پہلے رجحان دنیاوی شاعری کی طرف رہا جس کے تحت غزلیں اور سہرے کہے لیکن جیسے جیسے شعور بالیدہ ہوا طبیعت تقدیسی شاعری کی طرف منتقل ہوتی گئی جس کے نتیجے میں ان کا تقدیسی شاعری پر مشتمل مجموعۂ کلام "معراجِ عقیدت" ۲۰۱۰ء میں منظرِ عام پر آیا۔ یہ مجموعہ ان کی کئی سال کی تقدیسی شاعری کو سمیٹے ہوئے اہلِ ذوق اور عقیدت مند حضرات سے داد و تحسین حاصل کر رہا ہے۔ راقم حروف ان کی شاعری پر طائرانہ نگاہ کرنا چاہتا ہے۔

اظہارؔ نقوی کی نگاہ میں تقدیسی شاعری عبادت سے کم نہیں ہے یہ وہ نعمت ہے جو خدا کی عطا کردہ ہے کہتے ہیں کہ

اس کے کرم نے بخشی قدرت
میرا قلم کرتا ہے عبادت

ان کا شاعری کرنا عبادت کی مانند ہے وہ تقدیسی شاعری کو باعثِ بخشش سمجھتے ہیں مولائے کائنات حضرت علیؑ کی محبت کی منزلت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں

حبِ حیدرؑ کے نشے میں جو مجب سرشار ہے
بالیقیں اس شخص کا جنت میں گھر تیار ہے

ان کے یہاں عقیدت کے ساتھ ساتھ یقین کے چراغ جا بہ جا روشن نظر آتے ہیں وہ تقدیسی شاعری کو اپنا طرۂ امتیاز اور مقصدِ حیات سمجھتے ہیں

تمہاری مدح میں یہ زندگی گزرے تو بہتر ہے
وگرنہ زیست پر میری قضا کا وار ہو جائے

انھیں حضرت ابوطالبؑ سے والہانہ عقیدت و محبت ہے وہ ان کا ذکر کرنے سے پہلے تصور میں اپنی زبان کو آبِ کوثر سے دھولینا مناسب سمجھتے ہیں۔

مدح میں شعر پڑھتے ہیں ابوطالبؑ کی منبر سے
تصور میں زباں کو دھولیا ہے آبِ کوثر سے

ان کے نزدیک حضرت ابوطالبؑ کا گھر بھی اللہ کے گھر کی طرح حرمت و عظمت والا ہے کیوں کہ وہاں پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ نے پرورش پائی اور حضرت ابوطالبؑ نے ان کی تاحیات دشمنانِ حق سے حفاظت فرمائی اسی نکتے کو ذہن میں رکھتے ہوئے اظہارؔ نقوی قلم کو جنبش دیتے ہیں

نبوت کی کفالت ہو رہی تھی بیتِ اطہر سے
ابوطالبؑ کا گھر بھی کم نہیں اللہ کے گھر سے

حضرت ابوطالبؑ کی شخصیت اسلام کی بنیاد رکھنے میں معاون و مددگار رہی انھیں کے در سے شجاعتوں، سخاوتوں اور حق گوئی کا پیغام سارے عالم کو میسر ہوا وہ اس مضمون کو اس طرح بیان کرتے ہیں

سخاوت ہو شجاعت ہو کہ پھر حق کی حمایت ہو
ہر اک خوبی نکلتی ہے ابوطالبؑ ترے در سے

انھوں نے جب نعت کہنے کے لئے خامہ کو جنبش دی تو کہا

برستا چار سو عالم میں جو بارانِ رحمت ہے
یقیناً آمنہؑ کے گھر محمدؐ کی ولادت ہے

یعنی شاعر کے مطابق زمین و آسمان میں ہر جانب جو رحمت برس رہی ہے وہ اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ حضرت بی بی آمنہؑ کے بیتِ مبارک میں سراپا رحمت کی ولادت باسعادت ہوئی ہے۔

تاریخ اسلام میں معراج کا واقعہ انتہائی اہمیت کا متحمل ہے لیکن بعض افراد اس سلسلے سے اپنے اپنے مختلف خیالات کا اظہار کرتے ہیں کوئی جسمانی معراج کا قائل ہے تو کوئی روحانی معراج کی بات کرتا ہے شاعر کی عقیدت کی نگاہ ان تمام بحثوں کو یہ کہہ کر رد کرتی ہے۔

خلاؤں میں سفر انساں کرے تو ہے یقیں سب کو
محمدؐ عرش پر جائے تو دنیا محوِ حیرت ہے

اظہارؔ نقوی جب مولائے کائنات حضرت علیؑ ابن ابو طالبؑ کے اوصافِ حمیدہ بیان کرتے ہیں تو نہایت سادگی میں بہت گہری بات کہہ جاتے ہیں کبھی کبھی صرف دو مصرعوں میں پوری تاریخ سمیٹ دیتے ہیں مثلاً یہ شعر دیکھیں

بسترِ احمدؐ پہ سوکر حق سے سودا کرلیا
کل جہاں کی اب حکومت کا علیؑ مختار ہے

شعر میں شبِ ہجرت کا قصہ بیان کیا گیا ہے یعنی ہجرت کے وقت بسترِ رسولؐ پر علیؑ اطمنان سے تلواروں کی چھاؤں میں سو گئے یہ سونا خدا کو اس قدر پسند آیا کہ خدا نے اپنی مرضی علیؑ کے نام کر دی گویا علیؑ نے شبِ ہجرت بسترِ رسولؐ پر سو کر تمام کائنات کی بادشاہت کو حاصل کر لیا۔

امام حسنؑ ابن علیؑ نواسۂ رسولؐ ہیں جنھیں رسول پاکؐ بے انتہا چاہتے تھے یہاں تک کہ آپؐ انھیں اپنے کاندھے، پشت اور سینے پر بھی سوار کرتے تھے اس پس منظر میں مندرجہ ذیل شعر بہت متاثر کرتا ہے

سینۂ احمدِ مرسلؐ پہ اتارا جو گیا
لوحِ محفوظ کی اُس رحل کا قرآں ہیں حسنؑ

یعنی اکثر و بیشتر امام حسنؑ رسولؐ کے سینۂ مبارک پر کھیلتے تھے اور رسولؐ پر قرآنِ مجید اترا جو لوحِ محفوظ کی زینت تھا گویا کہ لوحِ محفوظ سے اُتارے گئے قرآن کی رحل سرکار کا سینۂ مبارک ہے اب امام حسنؑ رسولؐ کے سینے پر سوار ہیں تو ایسا لگ رہا ہے کہ آپ بھی مثلِ قرآن ہیں۔ یہاں قرآن سے امام حسنؑ کو تشبیہ دی گئی ہے جو کہ تقدیسی شاعری کا ایک خاصہ ہے کیوں کہ اکثر شعراء نے اہلبیتؑ کو قرآن سے تشبیہ دی ہے۔ لیکن اس شعر میں اظہارؔ نقوی کا تشبیہ دینے کا انداز دوسرے شعراء سے مختلف نظر آتا ہے جس کے باعث وہ داد کے مستحق ہیں۔

شہیدِ کربلا امام حسینؑ پنجتن کی آخری کڑی ہیں آپ خاسِ آلِ عبا کہلاتے ہیں سردار انبیاء آپ پر جان چھڑکتے تھے اور کہتے تھے "حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں" کربلا کی تاریخ گواہ ہے کہ امام حسینؑ نے جس انداز میں اسلام کی بقا کے لئے قربانیاں پیش کیں وہ تا قیامِ قیامت فراموش نہیں کی جا سکتیں۔ آپ خود بھی معجز نما ہیں اور آپ کا روضۂ اقدس بھی اعجاز کا سرچشمہ ہے جہاں نہ جانے کتنے حاجت مندوں کی تمنائیں بر آتی ہیں گویا کہ آپؑ کی شخصیت رضائے الٰہی حاصل کرنے اور دعا کی قبولیت کا ایک وسیلہ ہے۔ اظہارؔ نقوی امام عالی مقام سے متعلق ایک قصیدے میں کہتے ہیں

قصیدہ لکھنا ہے اب ابنِ مرتضیٰؑ کے لئے
کہاں سے لاؤں میں الفاظ اب ثنا کے لئے
اٹھائے ہاتھ اس امید میں دعا کے لئے
درِ حسینؑ تو مشہور ہے عطا کے لئے

پہلے شعر میں اس بات کا اعتراف ہے کہ امام حسینؑ کی تعریف و توصیف کے لئے شاعر کے پاس شایانِ شان الفاظ نہیں لیکن شاعر کو معلوم ہے کہ ممدوح کی جانب سے ہی قصیدہ کہنے کے لئے الفاظ عطا ہوں گے اس لئے درِ حسینؑ کی جانب ہاتھ اُٹھا کر دعا کی جا رہی ہے کہ جہاں سے بہت سی مرادیں پوری ہوتی ہیں تو شاعر کو الفاظ بھی امام کی عطائے خاص سے ملیں گے۔ ان کی خواہش ہے کہ ان کی نسل ہمیشہ غلامئ سرورؑ میں اپنی زندگی کے لمحات گزارے

سدا غلامئ سرورؑ میں میری نسل رہے
اٹھائے ہاتھ ہیں میں نے اسی دعا کے لئے

حضرت عباسؑ تمنائے علیؑ مرتضیٰ تاریخ کی وہ عظیم ہستی ہیں جن کو وفاؤں کا خدا کہا جاتا ہے۔ لفظ "وفا" اور لفظ "عباسؑ" لازم و ملزوم ہیں۔ جب لفظِ "وفا" سنا جاتا ہے فکرِ حسینؑ کے لشکر کے سپہ سالار سقائے حرم حضرت عباسؑ نامدار کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ اظہارؔ نقوی نے حضرت عباسؑ کی مدحت کے لئے جب قلم اٹھایا تو صریرِ خامہ نے اس طرح صدا بلند کی

مرسلِ اعظمؐ کی ہر مشکل میں کام آئے علیؑ
اور حسینؑ ابنِ علیؑ کا آسرا عباسؑ ہے

یہ شعر گرچہ لاکھ سادہ اور سلیس ہو لیکن اپنے اندر گہرائی اور گیرائی کا لامتناہی دریا سمیٹے ہوئے ہے۔ چند گنتی کے الفاظ میں ساری تاریخ مولائے کائنات بیان کر دی گئی ہے یعنی جس طرح امیر المومنین حضرت علیؑ نے رسولؐ پاک کی قدم قدم پر نصرت کی بالکل اسی طرح عباسؑ بھی حسینؑ کی نصرت میں ہر لحظہ مستعد رہے یہاں دیکھا جائے تو اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ چونکہ امام حسینؑ کا لقب "فرزندِ رسولؐ" ہے اور حضرت عباسؑ "فرزندِ علیؑ" ہیں یعنی حسینؑ کربلا میں نبیؐ کے نمائندے ہیں اور عباسؑ حضرت علیؑ کے۔ ایک جگہ حضرت عباسؑ کے لئے مزید اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اظہارؔ نقوی کہتے ہیں۔

ان سا معصوم صفت کوئی زمانے میں نہیں
پنجتن پاک کے کردار کا مظہر عباسؑ

یعنی حضرت عباسؑ چونکہ پنجتن پاک کے کردار کے سانچے میں ڈھلے ہیں اس لئے وہ بھی معصوم صفت ہیں۔ ان کی وفاداری کا تذکرہ بھی دیکھیں

سارے دریائے وفا آکے ملے ہیں اس میں
باخدا ایسی وفاؤں کا سمندر عباسؑ

یعنی تاریخ میں جتنے وفا پیکر گزرے ہیں ان سب کی وفاؤں کا دریا عباسؑ جیسے وفاؤں کے سمندر سے آملتا ہے۔ حضرت عباسؑ میں حضرت جعفرِ طیارؑ جیسی وفاداری بھی ہے اور امام علیؑ جیسی جاں نثاری بھی ہے۔ بقول اظہارؔ نقوی

عباسؑ وہ جری تھے کہ لفظوں کے تیر سے
گھائل ہوا فرات پہ پہرہ لگا ہوا
بھاگے ستم شعار ترائی کو چھوڑ کر
تھا خوف ہر لعین کے پیچھے پڑا ہوا

"پیچھے پڑنا" یہاں حضرت عباسؑ کی شجاعت کا ذکر بھی کرتا ہے اور محاورے کی صورت میں ایک انوکھا لطف بھی پیدا کرتا ہے۔ شاعر کی نگاہ میں اپنے گھر میں غازی عباسؑ کا علم رکھنا باعثِ افتخار ہے کیوں کہ وہ منبعِ نور ہے۔

نور ہی نور ہے غازی کے علم سے گھر میں
کوئی گھر ہو نہیں سکتا ہے مرے گھر کی طرح

انھوں نے مدحِ آلِ رسولؐ کے ساتھ ساتھ اہلبیتؑ کے انصار و اقرباء کی بھی ثنا خوانی کی ہے۔ مثلاً حضرت حُر کے لئے کہتے ہیں

حُر کو عروج اُس کے مقدر سے مل گیا
قطرہ تھا ایک آکے سمندر سے مل گیا
اتنی لطافتوں کو تو سوچا بھی نہ تھا
جو لطف حق کی راہ میں خنجر سے مل گیا

یعنی جب تک حُر حسینؑ سے دور تھا تو ایک قطرے کی مانند تھا لیکن جب اس کے دل کی وادی میں مودّتِ آلِ نبیؐ نے اپنا پرچم لہرایا تو اس نے اپنا رُخ سوئے حق کر لیا اور اپنے قطرے جیسے وجود کو طہارتوں کے سمندر سے ملا کر تاریخ میں خود کو لافانی کر دیا اور منزلِ عروج کو چھو لیا۔ اس نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ جو لطف میدانِ شہادت میں خنجر کے ذریعہ سے جان حق پر قربان کر کے آتا ہے وہ کبھی گمراہیوں کی زندگی میں میسر نہیں ہو سکتا۔ بے شک جو لوگ حُر کی پیروی کرتے ہیں وہ راہِ مستقیم کو حاصل کر لیتے ہیں بقول اظہارؔ نقوی کہ اگر کوئی شخص حق کی منزل کی طرف گامزن ہونا چاہتا ہے تو اس کو حُر کی سی رفتار اختیار کرنی ہوگی یعنی پشیمانی کے ساتھ صدقِ دل سے توبہ کرنی ہوگی۔

جو ہیں گمراہ وہ منزل کی جانب آبھی سکتے ہیں
اگر منزل کی جانب حُر کی رفتار ہو جائے
قافلے بھٹکے ہوئے راہ میں آسکتے ہیں
راہِ حق ڈھونڈ لے آکر جو کوئی حُر کی طرح

مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اظہارؔ نقوی کی شاعری سادہ اور سلیس زبان سے مستعار ہے مگر اپنے اندر ایک وسیع دنیا رکھتی ہے۔ ان کے یہاں قدم قدم پر عقیدتوں کے آفتاب و ماہتاب روشن ہیں ایک خاص بات یہ ہے کہ کہیں کہیں ان کے کلام میں خود کلامی بھی نظر آتی ہے مثلاً

اظہارؔ کیسے آئے گی مشکل مرے قریب
نادِ علیؑ کا مجھ پہ مکمل حصار ہے

وہ اپنے ممدوح سے بھی گفتگو کرتے ہوئے نظر آتے ہیں

جیسا سخن بھی دے یہ تجھے اختیار ہے
الفاظ کا حسینؑ تو پروردگار ہے

الغرض یہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اظہارؔ نقوی کو تقدیسی شاعری میں زندہ رکھنے کے لئے ان کی کتاب "معراجِ عقیدت" نہایت معاون ثابت ہو گیا اور آنے والی نئی نسلیں ان کی شاعری سے ضرور فیض حاصل کریں گی۔

موبائل:8941011363

محبت

راحت وفا راجپوت

لوگ کہتے ہیں کہ محبت دانت کے درد کی طرح ہوتی ہے۔ دانت کے درد میں پورا وجود درد بن جاتا ہے۔ اس درد کے علاوہ کوئی اور احساس باقی نہیں رہتا۔ مگر جب درد کا آرام آ جاتا ہے تو یوں لگتا ہے جیسے یہ درد کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔ اس طرح جب محبت ہوتی ہے تو اس احساس کے علاوہ کچھ یاد نہیں رہتا۔ مگر جب محبت دم توڑ دیتی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے کبھی ہوئی ہی نہیں تھی۔

مگر......

میں کہتی ہوں، مرد کی محبت دانت کے درد کی طرح ہوتی ہے، مرد جب محبت کرتا ہے تو شدت سے کرتا ہے اور جب اس کی محبت ختم ہوتی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے اس نے کبھی محبت کی ہی نہیں تھی۔

اور......

عورت کی محبت سر درد کی طرح ہوتی ہے، سر کا درد جب ہوتا ہے تو سارا وجود درد بن جاتا ہے، لمحہ بہ لمحہ درد بڑھتا ہی جاتا ہے۔ سارا جسم اس درد سے بے سکون ہو جاتا ہے اور جب سر کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے تو بھی بہت دیر تک اپنے ہونے کا احساس دلاتا رہتا ہے۔

اسی طرح جب کوئی عورت محبت کرتی ہے تو جسم و جاں کی شدت سے کرتی ہے۔ محبت کے علاوہ اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ جب اس کی محبت، اس کے ساتھ بے وفائی کرتی ہے یا محبت میں نفرت شامل ہونے لگتی ہے تو بھی بہت عرصہ تک محبت کا احساس عورت کو نہیں بھولتا اور وہ اسی کیفیت میں زندگی گزار دیتی ہے۔

میں نے بھی محبت کی تھی......

میں اُس وقت سولہ سال کی تھی۔ سولہ سال کی عمر بہت خوبصورت ہوتی ہے، یہ وہ عمر ہوتی ہے جب ہر چیز نئی اور دلکش لگتی ہے۔ بارش میں بھیگنا اور بھیگا ہوا دوپٹہ نچوڑنا، بہت دلفریب لگتا ہے۔ جب پھول، ہوا، راستے اور منظر بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ کچی عمر کی محبت پہلی بارش کی طرح ہوتی ہے جو جسم و جاں بھگو دیتی ہے۔

اُس کا نام طیب تھا۔

ہمارے محلے کی مسجد کے امام صاحب ملتان سے آئے ہوئے تھے اور مسجد میں ہی رہتے تھے۔ ان کے بیوی بچے ملتان میں ہی تھے۔ محلے کے مختلف گھروں سے ان کے لیے کھانا جاتا تھا۔ وہ محلے کے بچوں کو قرآن پاک پڑھایا کرتے تھے۔ میں اور میرا چھوٹا بھائی بھی ان سے قرآن کا سبق لیا کرتے تھے۔ وہ ہمارے گھر آ کر ہمیں پڑھاتے تھے۔ میرے ابا انکا بہت احترام کرتے تھے۔ پھر یوں ہوا کہ ابا کے حکم کے مطابق روزانہ رات کا کھانا ان کے لیے ہمارے گھر سے جانے لگا۔ مغرب کی نماز پڑھ کر وہ کسی بچے کو ہمارے گھر کھانا لینے بھیج دیتے تھے۔ امی کھانا ٹرے میں لگا کر مجھے پکڑا دیتیں اور میں دروازے پر جا کر کھانا بچے کو دے دیتی۔

آہستہ آہستہ یہ مکمل میری ذمہ داری بن گئی کہ روزانہ کھانا ٹرے میں رکھ کر بچے کو پکڑا دیتی۔

ایک شام مغرب کے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے کھانے کی ٹرے اٹھائی اور دروازے پر آ گئی۔ دروازہ کھولا تو سامنے ایک جوان لڑکا کھڑا تھا۔ نظریں جھکی ہوئی تھیں۔ نظریں جھکائے جھکائے اس نے کہا

اباجان نے کھانا منگوایا ہے۔

تم کون ہو؟ میں نے پوچھا

جی میں مولوی عبدالعزیز صاحب کا بیٹا ہوں اور ملتان سے آیا ہوں۔ وہ نظریں جھکائے کھڑا تھا۔ اس نے ایک بار بھی میری طرف نہیں دیکھا۔ میں نے ٹرے اسے پکڑائی اور وہ چلا گیا۔ میں کتنی ہی دیر وہاں کھڑی رہی......

وہ رات پہلی رات تھی جو میں نے جاگ کر گزاری۔ سرخ و سفید رنگت والا وہ خوبصورت لڑکا میرے "رتجگے" کی وجہ تھا۔ مجھے پہلی نظر میں اس سے محبت ہو گئی تھی۔ اگلے دن میں نے صبح سے ہی اس کا انتظار شروع کر دیا تھا۔ شام کو دروازے پر دستک سنتے ہی میں پہنچ گئی۔ وہ سامنے کھڑا تھا۔

تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے پوچھا

طیب ہے میرا نام......اس نے جواب دیا۔

پڑھتے ہو؟

جی میٹرک کر کے یہاں آیا ہوں۔ اب کسی کالج میں داخلہ لوں گا۔ اُس کا انداز وہی تھا۔ نظریں نیچی کیے ہوئے، مجھے غصہ آنے لگا کہ آخر یہ میری طرف دیکھتا کیوں نہیں؟

کھانا دیں دے۔ اُس نے کہا اور میں نے ٹرے اُسے تھما دی۔

محبت کی ایک ان دیکھی آگ میں میرا وجود جل رہا تھا۔ بہت دن گزر گئے، میں نے بہت بار کوشش کی کہ اس سے بات کروں۔ مگر وہ میری بات کا مختصر سا جواب دیتا۔ کبھی کبھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کوئی ایسی بات کر دیتی تو وہ پل بھر کو نظریں اٹھا کر مجھے دیکھتا اور پھر نظریں جھکا لیتا۔

پھر میں نے اسے خط لکھنے کا فیصلہ کیا۔ میں دسویں جماعت میں پڑھ رہی تھی اگرچہ میں نے اس سے پہلے کوئی خط نہیں لکھا تھا مگر ایسے محبت بھرے خط دیکھے ضرور تھے۔ جو میری کلاس فیلو لڑکیاں اپنے کزنز یا محبوب کو چوری چھپے لکھا کرتی تھیں۔

میں نے اپنا دل نکال کر کاغذ پر رکھ دیا۔ اپنی محبت کا اقرار، اس کا گریز اور بے نیازی کی شکایت بھی لکھی اور اسے پانے کی خواہش کی اظہار بھی لکھا اور اپنی محبت کو قبول کرنے کی التجا بھی کی۔

ٹی وی ڈراموں میں دیکھا اور رسالوں میں پڑھا تھا کہ محبت کو رومال کا تحفہ دیا جاتا ہے۔ میں نے سفید رنگ کے خوبصورت رومال پر سرخ دھاگے سے اس کے اور اپنے نام کے پہلے حرف کاڑھے۔ موٹا سا ایک دل بانا اور اس میں تیر پیوست کر دیا۔ خط کو رومال میں رکھا اور شام کا انتظار کرنے لگی۔ شام کو کھانا ٹرے میں رکھا اور رومال کر بڑی احتیاط سے روٹی والے رومال میں لپیٹ دیا۔ ٹرے اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے میں نے کہا۔

طیب......اس میں رومال میں تمہارے لیے ایک امانت ہے، وہ دیکھ لینا اور کل مجھے اس بات کا جواب ضرور دینا۔ جو میں نے پوچھی ہے۔ اس نے ایک نظر میری طرف دیکھا اور ٹرے لے کر پلٹ گیا۔ اس نے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔ مگر مجھے یقین تھا محبت کا جواب محبت ہی ہو سکتا ہے اگر میں نے لڑکی ہو کر پہل کی ہے تو وہ مرد ہے، پیچھے ہٹ ہی نہیں سکتا۔ میں اسکے جواب کا انتظار کرنے لگی۔

اور میرا انتظار، انتظار ہی رہا۔

اگلی شام مسجد سے کھانا لینے کوئی نہیں آیا اور مولوی صاحب بھی پڑھانے نہ آئے۔ اگرچہ میں قرآن پاک پڑھ چکی تھی پھر بھی انہیں روزانہ سناتی تھی۔ ایک دن، دو دن، اور پھر پانچ دن گزر گئے۔ طیب اور مولوی صاحب دونوں کی کوئی خبر نہ تھی۔ چھٹے روز مولوی صاحب آئے تو امی جان نے پوچھا۔

خیریت تھی، آپ اتنے دن کہاں رہے؟ تو انہوں نے بتایا میں اپنے بیٹے طیب کو چھوڑنے ملتان گیا ہوا تھا۔ وہ لاہور آیا تو تھا کہ کسی کالج میں داخلہ لے گا مگر اچانک واپس جانے کی ضد کرنے لگا۔ میں مجبوراً اسے چھوڑ آیا ہوں۔ وہیں پڑھے گا اور ساتھ کوئی کام بھی سیکھ لے گا۔

مجھ پر تو جیسے بجلی گر پڑی، اس رات مجھے پھونک کر بخار چڑھا۔ اگلے ماہ میرے میٹرک کے سالانہ امتحان ہونے والے تھے۔ میں اس قدر بیمار ہو گئی کہ مجھے ہسپتال داخل کروانا پڑا۔ گھر والے پریشان تھے اور میرا دکھ ہی نہ جاتا تھا۔

میری پہلی پہلی محبت کی اتنی ناقدری، میرے دل کی کلی کھلنے سے پہلے ہی مرجھا گئی۔ وہ جو بزدلوں کی طرح بھاگ گیا تھا۔ میرے سے نکلتا ہی نہ تھا۔ جیسے تیسے میں نے امتحان دیا اور بمشکل پاس ہوئی۔ ایک عام سے کالج میں فرسٹ ائیر میں داخلہ لے لیا۔

وقت کچھ آگے بڑھا تو دل کو رفتہ رفتہ قرار آنے لگا۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ میں طیب کو بھول گئی۔ زندگی کے آنے والے رنگ بہت حسین تھے۔ اب تو کبھی بھولا بسرا خیال ذہن میں آ بھی جاتا تو اپنی بے وقوفی پر ہنسی آتی تھی۔

بی اے کرتے ہی میری شادی ہو گئی اور میں بیاہ کر کراچی آ گئی۔ نیا اور روشنیوں سے بھرا بے حد محبت کرنے والا ہمسفر، اگلے پانچ سالوں میں خدا نے دو پھول میری گود میں ڈال دیے۔ زندگی مکمل ہو گئی۔ سال، دو سال بعد لاہور کا چکر لگتا تھا۔ فاصلہ اتنا زیادہ تھا کہ جلدی جانا ممکن نہ تھا۔ میرے شوہر بہت اچھے اور خیال رکھنے والے تھے۔ دن گزرتے رہے اور دس سال کا عرصہ بیت گیا۔

میرے ابا سخت بیمار ہوئے تھے۔ انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ میں اپنے شوہر کے سامنے رو پڑی۔ بیٹیاں سسرال میں جتنی بھی خوش ہوں ان کا دل میکے میں بندھا رہتا ہے۔ بچوں کے سالانہ امتحان چل رہے تھے۔ راشد نے کہا

میں بچوں کو سنبھال لوں گا۔ تم لاہور چلی جاؤ اور یوں میں اپنے بیمار باپ کی عیادت کے لیے لاہور آ گئی۔ ایک عرصہ بعد میکے کی فضاؤں میں سانس لیا تو روح تک سرشار ہو گئی۔

ابا کی حالت سنبھل رہی تھی، انہیں گھر شفٹ کر دیا گیا تھا۔ میں دن رات ان کی خدمت میں لگی ہوئی تھی۔ ان کے دوست احباب، رشتہ دار عیادت کے لیے آ رہے تھے۔ ایک شام مغرب کی نماز کے بعد دروازہ پر دستک ہوئی۔ امی ابا کے پاس بیٹھی تھیں۔ انہوں نے کہا۔ رابعہ، مسجد سے بچہ آیا ہوگا۔ کھانا دے دو۔ میں نے کھانا لیا اور دروازے پر آ گئی۔ دروازہ کھولا تو سامنے ایک اجنبی صورت تھی۔ سیاہ داڑھی، نورانی چہرہ۔ شاید کوئی نیا مولوی آیا ہے۔ میں نے سوچا۔

سلمان صاحب گھر پر ہیں؟ اس نے بڑی شائستگی سے پوچھا

جی ہاں۔ میں نے کھانے کی ٹرے پیچھے کر لی

میں ان کی عیادت کو حاضر ہوا تھا۔

آپ آ جائیے۔ میں نے راستہ دیتے ہوئے کہا اور واپس جانے کے مڑی۔

رابعہ بی بی۔ میری بات سن لیں۔ میں اُس کے منہ سے اپنا نام سن کر حیران رہ گئی۔

یہ آپ کی ایک امانت ہے میرے پاس۔ اس نے ایک کپڑا میری طرف بڑھایا۔ میں نے دیکھا تو وہ ایک رومال تھا۔ جو شاید کبھی سفید رنگ کا تھا مگر اب مٹیالا اور پیلا ہو چکا تھا۔ کونے پر سرخ دھاگے سے کاڑھے گئے حروف RT نمایاں تھا۔ اور ساتھ میں تیر والا دل......

ادراک کے در وا ہوئے تو مجھے سب یاد آ گیا۔ وہ طیب تھا مولوی عبدالعزیز صاحب کا بیٹا، میری کچی عمر کی پہلی محبت، جو میرے اظہارِ محبت پر شہر ہی چھوڑ گیا تھا۔ بزدلوں کی طرح بھاگ گیا تھا۔ میں نے اسے دیکھا، اس نے نظریں اٹھائیں، اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ چند لمحے میری طرف دیکھتا رہا اور پھر نظریں جھکا کر بولا۔

رابعہ بی بی......سالوں سے میں نے آپکی امانت سنبھال کر رکھی تھی۔ آپ کا خط تو میں اسی دن پھاڑ دیا تھا۔ میں گم صم کھڑی تھی، اس سے یہ بھی نہ پوچھ سکی کہ وہ بزدلوں کی طرح کیوں بھاگا تھا۔

رابعہ بی بی۔ ہم آپ کا نمک کھاتے ہیں اور اب بھی آپ کے گھر کا نمک کھاتے ہیں۔ محسن سے دغا کرنا کمینے لوگوں کا کام ہے اور......اتنا کہہ کر وہ رکا

باقی رہی بات دل کی......تو دل پر بھلا کس کا اختیار ہے۔ یہ تو کسی کی مانتا ہی نہیں۔ اسکا لہجہ ٹوٹ سا گیا۔ وہ میرے قریب سے گزر کر ابا کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

میں رومال ہاتھ میں پکڑے وہیں کھڑی رہ گئی۔

لوگ کہتے ہیں محبت دانت کے درد کی طرح ہوتی ہے مگر میں کہتی ہوں مرد کی محبت دانت کے درد کی طرح ہوتی ہے۔ عورت کی محبت تو سر درد کی طرح ہوتی ہے۔

آپ کیا کہتے ہیں؟

☆☆☆

ڈی آر ڈی او نے اسٹریٹا سفیرک ایئر شپ پلیٹ فارم کا پہلا پرواز ٹیسٹ کیا

وشاکھاپٹنم۔ (یو این آئی) ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) نے مدھیہ پردیش کے شیوپور ٹیسٹ رینج سے اسٹریٹاسفیرک ایئر شپ پلیٹ فارم کی پہلی پرواز کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ایک دفاعی ریلیز میں کہا گیا ہے کہ ایریل ڈیلیوری ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ اسٹیبلشمنٹ، آگرہ کے ذریعہ تیار کردہ، فضائی جہاز کو ہفتے کے روز تقریباً 17 کلومیٹر کی بلندی پر ایک انسٹرومینٹل پے لوڈ کے ساتھ لانچ کیا گیا۔اس پر نصب سینسرز سے ڈیٹا حاصل کیا گیا ہے اور مستقبل میں اونچائی پر چلنے والی ہوائی جہاز کی پروازوں کے لیے اعلیٰ معیار کے فیڈیلیٹی سمولیشن ماڈل تیار کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ انویلپ پریشر کنٹرول اور ایمرجنسی ڈیفلیشن سسٹم ان کی کارکردگی کی جانچ کے لیے پرواز میں تعینات کیے گئے تھے۔ٹیسٹ ٹیم نے مزید تفتیش کے لیے سسٹم کو دوبارہ حاصل کرلیا۔ پرواز کا کل دورانیہ تقریباً 62 منٹ تھا۔وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ڈی آر ڈی او کو نظام کے کامیاب پہلے فلائٹ ٹیسٹ کے لیے مبارکباد دی۔انہوں نے کہا کہ یہ نظام ہندوستان کے زمینی مشاہدے اور انٹیلی جنس، نگرانی اور جاسوسی کی صلاحیتوں کو منفرد طور پر بڑھادے گا۔

’مودی نے مایوسی میں ذات پات کی مردم شماری پر یوٹرن لیا‘

پارٹی قائدین کو چاہئے کہ وہ ذات پات کی مردم شماری کی مدت کے سلسلے میں بی جے پی پر دباؤ ڈالیں:کانگریس

نئی دہلی۔(یواین آئی) کانگریس نے اتوار کو کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی نے ہمیشہ ذات پات کی مردم شماری کی مخالفت کی ہے لیکن کانگریس پارٹی کے دباؤ میں انہیں اس معاملے پر اچانک اور مایوس کن یو ٹرن لینے پر مجبور ہونا پڑا کانگریس کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے آج یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ ”ذات پات کی مردم شماری کے معاملے پر وزیراعظم نریندر مودی کے اچانک اور مایوس کن یوٹرن کے کافی ثبوت موجود ہیں۔“مسٹر رمیش نے کچھ ثبوتوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ”گزشتہ سال 28 اپریل کو ایک ٹی وی انٹرویو میں مسٹر مودی نے ذات پات کی مردم شماری کا مطالبہ کرنے والوں کو شہری نکسل قرار دیا تھا۔ مودی حکومت نے 20 جولائی 2021 کو پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ حکومت نے یہ پالیسی فیصلہ کیا ہے کہ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے علاوہ کسی بھی ذات کو سپریم کورٹ میں درج نہیں کیا جائے گا۔ 21 ستمبر 2021 کو حکومت نے واضح طور پر کہا تھا کہ کسی بھی دوسری ذات کی معلومات کو مردم شماری 2021 کے دائرہ کار سے باہر رکھنا مرکز کا ایک شعوری پالیسی فیصلہ ہے۔کانگریس لیڈر نے کہا کہ ایسا کرتے ہوئے مودی حکومت نے واضح طور پر سپریم کورٹ پر زور دیا کہ وہ او بی سی کے لیے ذات پات کی مردم شماری کا حکم نہ دے۔ایسی صورت حال میں عدالت کی طرف سے محکمہ مردم شماری کو آنے والی مردم شماری 2021 میں دیہی ہندوستان کے پسماندہ طبقے کے سماجی واقتصادی اعداد وشمار کو شامل کرنے کی کوئی بھی ہدایت، 2021 کی مردم شماری کی پالیسی کے ساتھ تعامل کی پالیسی کے تحت تشکیل دی جائے گی۔ ”انہوں نے وزیراعظم سے سوال کیا کہ کیا وہ ایمانداری سے یہ قبول کریں گے کہ ان کی حکومت نے گزشتہ 11 سالوں میں ذات پات کی مردم شماری سے متعلق اپنی پالیسی کو باضابطہ طور پر تبدیل کیا ہے اور کیا وہ پارلیمنٹ اور اہل وطن کو بتائیں گے کہ حکومت کی پالیسی میں تبدیلی کی وجہ کیا ہے اور کیا اب ذات پات کی مردم شماری کے لیے کوئی وقت مقرر کیا جائے گا۔

وہیں کانگریس نے اتوار کو اپنے ریاستی صدور، قانون ساز پارٹی کے رہنماؤں اور ضلع صدور کو ایک سرکلر جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ذات پات کی مردم شماری کے معاملے کو آئین بچاؤ ریلیوں کے دوران نمایاں طور پر اٹھائیں تا کہ مودی حکومت پر اس کے نفاذ کے لیے وقت کی حد مقرر کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جا سکے۔کانگریس کے جنرل سکریٹری تنظیم کے سی وینوگوپال نے آج تمام ریاستی اکائیوں اور ضلعی اکائیوں کو جاری کردہ ایک سرکلر میں کہا کہ ذات پات کی مردم شماری کا مسئلہ اہم ہے اور تمام ریاستی اور ضلعی اکائیوں کو اس کام کو مقررہ وقت کے اندر نافذ کرنے کے لیے مہم چلانا ہوگی۔ پارٹی کا ماننا ہے کہ دباؤ کی وجہ سے مودی حکومت نے ذات پات کی مردم شماری کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔حکومت کو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مجبور ہونا پڑے گا کہ اس کام کو وقت پر مکمل کیا جائے۔اس لیے تمام ریاستی اور ضلعی اکائیوں کو وسیع پیمانے پر مہم چلانی ہوگی۔سرکلر نے ریاستوں اور اضلاع میں مجوزہ آئین بچاؤ ریلیوں میں اس مسئلے کو اٹھانے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ ریلیوں کے دوران آرٹیکل 15(5) پر خصوصی زور دیا جانا چاہئے تاکہ درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل کے امیدواروں کے داخلے کے لئے ریزرویشن کی فراہمی کو پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں لاگو کیا جاسکے۔مسٹر وینوگوپال نے سرکلر میں کہا کہ کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے اس معاملے پر وزیراعظم نریندر مودی کو ایک خط لکھا تھا جس میں کانگریس کے مطالبے کو دہرایا گیا تھا اور پارٹی لیڈر راہل گاندھی بھی اس معاملے پر سب سے زیادہ پرزور طریقے سے آواز اٹھا رہے ہیں۔انہوں نے بارہا کہا ہے کہ سماجی انصاف کے لیے ذات پات کی مردم شماری ضروری ہے۔ تمام ریاستی کانگریس کمیٹیوں سے گزارش ہے کہ وہ اس معاملے کو مضبوطی سے اٹھائیں اور آنے والے جلسوں میں آرٹیکل 15(5) کے فوری نفاذ کے مطالبے کی اہمیت کو اٹھائیں“۔انہوں نے لکھا کہ پورے عمل کی نگرانی کے لیے ریاستی سطح پر کنٹرول روم بنائے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ضلعی سطح پر وقف نگرانوں کا تقرر کیا جانا چاہیے جو ذات پات کی مردم شماری کی تمام سرگرمیوں کو مربوط کریں گے اور اسٹیٹس کی رپورٹنگ کو یقینی بنائیں گے۔انہوں نے اسمبلی سطح کے جلسوں کے انعقاد کے ساتھ میڈیا کے ذریعے ان مطالبات کو عوام تک پہنچانے کی ہدایت دی اور کہا کہ ضلعی سطح پر ایسے پروگراموں کے دوران ضلعی میڈیا یا قومی میڈیا کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرے تا کہ اس معاملے پر سی ڈی سی اور پارٹی کے اعلیٰ رہنماؤں کے خیالات کو عوام تک پہنچایا جاسکے۔

آئی ایم ایف کے ایگزیکٹیو ڈائرکٹر کرشنا مورتی عہدہ سے ہٹائے گئے

مدت سے 6 مہینے پہلے خدمات ختم کرنے کا مرکز کا فیصلہ

نئی دہلی۔مرکزی حکومت نے انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) میں ایگزیکٹیو ڈائرکٹر (ہندوستان) کے طور پر اپنی خدمات دے رہے ڈاکٹر کرشنا مورتی وی سبرامنین کی مدت کار کو فوری اثر سے ختم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ وہ یکم نومبر 2022 سے اس عہدے پر تعینات تھے۔ پاکستان کو دی گئی مالی سہولیات پر آئی ایم ایف بورڈ کی اہم ریویو میٹنگ سے پہلے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔اے سی سی کے ذریعہ 30 اپریل کو جاری ایک حکم میں کہا گیا ہے کہ تقرری کمیٹی (اے سی سی) نے آئی ایم ایف میں ایگزیکٹیو ڈائرکٹر کے طور پر کرشن مورتی سبرامنین کی خدمات کو فوری اثر سے ختم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔حکم میں انہیں ہٹانے کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی ہے۔اے سی سی کی قیادت وزیراعظم کرتے ہیں۔کے وی سبرامنین ہندوستان کے سابق چیف اکنامک ایڈوائزر (سی ای اے) رہ چکے ہیں۔انہوں نے سال 2018 سے 2021 تک سب سے نوجوان سی ای اے کا خطاب بھی اپنے نام کیا تھا۔ معیشت کی حالت اور اقتصادی اصلاحات پر ہندوستانی حکومت کو وقت وقت پر صلاح دینے کے ساتھ ساتھ سی ای اے ہر سال بجٹ سے پہلے اقتصادی جائزہ کرنے کے لیے بھی ذمہ دار ہوتے ہیں۔کے وی سبرامنین کی مدت کے دوران کورونا وبا کی وجہ سے پیدا ہوئے اقتصادی بحران کے ماحول میں پالیسی بنانا شامل تھا۔ساتھ ہی وہ آر بی آئی اور سیبی کی ماہرین کی کمیٹی کا حصہ رہ چکے ہیں۔وہ بندھن بینک کے بورڈ آف ڈائرکٹرس میں بھی شامل رہے ہیں۔بینکنگ، کارپوریٹ سیکٹر اور اقتصادی پالیسی میں دنیا کے قدآور ماہرین میں کرشن مورتی سبرامنین کا نام آتا ہے۔ ان کے ذریعہ بینکنگ، لا اینڈ فائنانس انووییشنس، اکنامک گروتھ اور کارپوریٹ گورننس جیسے کئی موضوعات پر لکھے گئے ریسرچ پیپرس دنیا کے اہم جرنلس میں شائع ہو چکے ہیں۔وہ آر بی آئی کے سابق گورنر رگھورام راجن کی رہنمائی میں بوتھ اسکول آف بزنس، شکاگو یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی یافتہ ہیں۔

’میں نے کوئی غلطی نہیں کی، انصاف چاہتا ہوں‘

پاکستانی خاتون سے شادی کے بعد برطرف سی آر پی ایف اہلکار کی فریاد

جموں۔(یواین آئی) پاکستانی خاتون سے شادی کرنے پر برطرف کیے گئے سی آر پی ایف اہلکار منیر احمد نے اپنی برطرفی کو ناانصافی قرار دیتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امیت شاہ اور سی آر پی ایف کے اعلیٰ آفیسران سے معاملے کا از سر نو جائزہ لینے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ شادی سے پہلے سی آر پی ایف ہیڈ کوارٹر سے اجازت حاصل کی گئی تھی اور تمام ضروری ضوابط پر عمل کیا گیا تھا۔منیر احمد، جو جموں کے گھروٹہ علاقے کے رہائشی ہیں، نے اتوار کو ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ ان کی شادی مایوس کن حالات میں مئی 2024 میں اپنی خالہ زاد مینل خان سے آن لائن ویڈیو کال پر ہوئی تھی، کیونکہ ان کے والد، جو کینسر کے مریض تھے، زندگی کی آخری سانسیں لے رہے تھے۔انہوں نے کہا،’میں نے دسمبر 2022 میں سی آر پی ایف کو تحریری طور پر مطلع کیا تھا کہ میں پاکستانی شہری مینل خان سے شادی کرنا چاہتا ہوں، جس پر مجھے ضروری دستاویزات فراہم کرنے کو کہا گیا۔ اپریل 2024 میں مجھے ہیڈکوارٹر سے باضابطہ اجازت ملی، جس کے بعد شادی کی۔‘

منیر احمد کے مطابق، ان کی اہلیہ 28 فروری 2025 کو واہگہ-اٹاری بارڈر کے ذریعے ہندوستان پہنچی تھیں، لیکن ان کا 15 دن کا ویزا 14 مارچ کو ختم ہو گیا۔ تاہم عدالت نے ان کی طویل مدتی ویزا درخواست کے مدنظر مینل کی ملک بدری پر روک لگادی ہے اور وہ فی الحال جموں میں اپنے شوہر کے ساتھ مقیم ہیں۔برطرف سی آر پی ایف جوان نے دعویٰ کیا کہ شادی کے بعد تمام ضروری دستاویزات جیسے نکاح نامہ، شادی کی تصاویر، سرپنچ اور ڈی ڈی سی ممبر کے حلف نامے، اور شادی کارڈ سی آر پی ایف کو جمع کروائے گئے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کے ڈیٹا ریکارڈ بک میں بھی اہلیہ کی شہریت اور تفصیلات کا اندراج موجود ہے۔منیر کے مطابق، انہیں پہلے میڈیا رپورٹس سے اپنی برطرفی کی خبر ملی اور بعد میں باضابطہ خط موصول ہوا۔ان کا کہنا تھا کہ بغیر انکوائری اور صفائی کا موقع دیے انہیں نوکری سے نکالا گیا، جو سراسر ناانصافی ہے۔احمد نے یہ بھی بتایا کہ جب ان کی اہلیہ کو ویزا ملا تو انہوں نے فوراً طویل مدتی ویزے کی درخواست دی، اور اسی بنیاد پر عدالت نے ملک بدری کا فیصلہ مؤخر کیا۔سی آر پی ایف نے احمد کو قومی سلامتی کے لیے خطرہ بتاتے ہوئے ”شادی چھپانے“ کے الزام میں برخاست کیا تھا، حالانکہ احمد کا کہنا ہے کہ یہ الزام بے بنیاد ہے۔منیر احمد نے کہا،’میں عدالت میں برطرفی کو چیلنج کروں گا اور انصاف کی امید رکھتا ہوں۔ میں نے کوئی خلاف ورزی نہیں کی بلکہ تمام کارروائیاں قاعدے کے مطابق مکمل کیں۔‘انہوں نے پہلگام دہشت گرد حملے کے متاثرین کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک محب وطن سپاہی تھے اور ہیں، اور ان کا جرم صرف اتنا ہے کہ ان کی خالہ کی بیٹی کی پیدائش پاکستان میں ہوئی۔

خون عطیہ سے بڑا کوئی مذہب نہیں: عرفان انصاری

رانچی۔(یواین آئی) ورلڈ مشن سوسائٹی چرچ آف گاڈ، گوشالہ چوک، رانچی کے احاطے میں ایک عظیم الشان خون عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔اس میں جھارکھنڈ حکومت کے وزیر صحت ڈاکٹر عرفان انصاری بطور مہمان خصوصی اور جھارکھنڈ کانگریس کے شریک انچارج ڈاکٹر بیلا پرساد بطور معزز مہمان موجود تھے۔اس موقع پر ڈاکٹر انصاری نے مسیحی برادری کے تئیں اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے مسیحی برادری سے خاص لگاؤ ہے، کیونکہ میری تعلیم اور پرورش اسی کمیونٹی کے درمیان ہوئی ہے۔ میں نے اس کمیونٹی کو قریب سے دیکھا ہے یہ کمیونٹی بغیر کسی توقع کے بے لوث خدمت کرتی ہے۔ان کی لگن واقعی مثالی ہے۔وزیر نے کہا کہ خون عطیہ سے بڑی کوئی خدمت نہیں۔ جب آج کے دور میں اپنے لوگ بھی ایک دوسرے کو خون عطیہ سے کتراتے ہیں تو ایسے میں سینکڑوں لوگ آگے آ کر خون کا عطیہ کر رہے ہیں اور یہ بہت ہی قابل تحسین اقدام ہے۔ میں آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے جو بھی سہولت، فائدہ یا مدد درکار ہوگی، وہ فراہم کی جائے گی۔ان کا مزید کہنا تھا کہ یہ خون عطیہ کیمپ صرف ایک تقریب نہیں بلکہ جان بچانے کی ایک عظیم کوشش ہے۔اس کیمپ میں، دھنباد، رانچی، چائے باسا اور سمڈیگا سمیت کئی اضلاع سے تقریباً 100 چرچ کے ارکان نے رضاکارانہ طور پر خون عطیہ کیا۔خون عطیہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ڈاکٹر انصاری نے کہا کہ خون کا عطیہ انسانیت کی خدمت کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ نہ صرف کسی کی جان بچا سکتا ہے بلکہ خون دینے والے کی صحت کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔یہ جسم میں آئرن کی سطح کو متوازن رکھتا ہے اور دل کی بیماریوں کا خطرہ کم کرتا ہے۔خون کا باقاعدہ عطیہ خون کی دستیابی کو برقرار رکھتا ہے جس سے ضرورت مندوں کی جانیں بروقت بچائی جاسکتی ہیں۔اس موقع پر ڈاکٹر بیلا پرساد نے بھی اپنے خطاب میں کہا کہ میں خود ایک عیسائی ہوں اور ایسے نیک اعمال کو دیکھ کر فخر محسوس کرتا ہوں۔آپ لوگ اسی طرح معاشرے کی خدمت کرتے رہیں۔آپ کے وزیر ڈاکٹر عرفان انصاری مسلسل آپ کی آواز بنتے رہے ہیں اور ہر ممکن مدد کرتے رہیں گے۔ 6 مئی کو منعقد ہونے والی ’آئین بچاؤ ریلی‘ میں سب کو شامل ہونے کی دعوت دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج وقت آگیا ہے کہ ہم سب متحد ہو کر آئین کی حفاظت کریں اور بی جے پی جیسی آمرانہ سوچ کو ملک سے باہر نکال دیں۔

گولہ-بارود بنانے والی آرڈیننس فیکٹریوں میں چھٹیاں منسوخ

ملازمین کو فوراً کام پر لوٹنے کا حکم، سبھی ملازمین کو بغیر تاخیر کے ڈیوٹی پر رپورٹ کرنا ہوگا

نئی دہلی۔ہندوستان اور پاکستان میں بڑھتی کشیدگی کے درمیان مہاراشٹر کے چندرپور ضلع واقع آرڈیننس فیکٹری چندا اور مدھیہ پردیش کے جبل پور ضلع کی آرڈیننس فیکٹری کھمریا (او ایف کے) میں کام کر رہے سبھی ملازمین کی چھٹیاں فوری اثر سے منسوخ کر دی گئی ہیں۔ یہ قدم ایسے وقت میں اٹھایا گیا ہے جب ملک بھر میں دفاعی تیاریاں بڑھ گئی ہیں۔آرڈیننس فیکٹری چندا کی جانب سے جاری ایک سرکلر میں کہا گیا ہے کہ میونیشنس انڈیا لمیٹیڈ (ایم آئی ایل) کے چیئرمین اور مینیجنگ ڈائرکٹر کی ہدایات کے تحت یہ حکم جاری کیا گیا ہے۔سرکلر میں کہا گیا ہے کہ سبھی طرح کی چھٹیاں منسوخ کی جاتی ہیں اور سبھی ملازمین کو بغیر کسی تاخیر کے ڈیوٹی پر رپورٹ کرنا لازمی ہے۔حکم میں کہا گیا ہے، ”سبھی ملازمین کو بغیر تاخیر کے ڈیوٹی پر رپورٹ کرنا ہوگا اور اس اہم مدت کے دوران قومی ضروریات کے مطابق بغیر کسی رکاوٹ کی موجودگی اور شراکت داری کو یقینی کرنا ہوگا۔“ سرکلر میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ چھوٹ صرف انتہائی ضروری حالات میں ہی دی جائے گی۔دوسری طرف جبل پور واقع آرڈیننس فیکٹری کھمریا (او ایف کے) میں افسروں اور ملازمین کی دو دن سے زیادہ کی چھٹیوں کو بھی جمعہ کو منسوخ کر دیا گیا۔’او ایف کے‘ کے پی آر او ویناش شنکر نے پی ٹی آئی سے فون پر بات کرتے ہوئے اس کی تصدیق کی۔انہوں نے کہا، ”اس مالی سال میں ہمارا ہدف بہت بڑا ہے اور اپریل ماہ میں ہم ہدف کے مطابق پیداوار نہیں کر پائے۔اس کی بھرپائی کے لیے صدر دفتر سے ہدایت ملی ہے کہ چھٹیاں منسوخ کی جائیں تاکہ ہمارے پاس وافر افرادی قوت اور نگرانی یقینی ہو سکے۔“او ایف ایک میں تقریباً 4000 ملازمین کام کرتے ہیں اور یہ میونیشنس انڈیا لمیٹیڈ (ایم آئی ایل) کی سب سے بڑی یونٹس میں سے ایک ہے جو ہندوستانی مسلح افواج کے لیے گولہ بارود کی سپلائی کرتی ہے۔فیکٹری میں توپ کے گولے، بم، راکیٹ اور دیگر دفاعی اشیا کی تعمیر کی جاتی ہے۔ماہرین کے مطابق اس طرح کی تیاریاں ملک کی دفاعی پیداوار سلسلہ کو بنائے رکھنے اور کسی بھی ہنگامی حالت سے نپٹنے کے لیے اہم مانی جا رہی ہیں۔ پیداوار کے اہداف کی تکمیل اور بروقت ڈیلیوری کو یقینی کرنے کے لیے ملازمین کی لگاتار موجودگی لازمی کر دی گئی ہے۔

کوزیکوڈ: پرینکا گاندھی نے سڑک حادثہ میں زخمی لوگوں کو دیکھ کر قافلہ رکوایا، ابتدائی علاج کے بعد اسپتال پہنچوایا

کوزیکوڈ۔کانگریس ایم پی پرینکا گاندھی واڈرا نے ہفتہ کی رات کیرالہ کے کوزیکوڈ کے انگپوجھا علاقے میں ایک سڑک حادثہ ہوتے ہوئے دیکھا تو فوراً اپنا قافلہ رکوا دیا اور مدد کے لیے اپنے قدم آگے بڑھا دیئے۔ انہوں نے اپنے قافلے میں موجود ڈاکٹروں کو موقع پر بلایا اور زخمیوں کا ابتدائی علاج کروایا۔اس کے بعد انہوں نے ایمبولنس میں موجود میڈیکل ٹیم کو ہدایت دی کہ زخمیوں کو فوراً اسپتال پہنچایا جائے۔یہ حادثہ کوزی کوڈ ضلع میں ہوا جب کولیانڈی رہائش نوشاد اور ان کے کنبہ کی کار کی ٹکر ایک دوسری کار سے ہو گئی۔ اس دوران پرینکا گاندھی کا قافلہ وہاں سے گزر رہا تھا۔انہوں نے نہ صرف رک کر زخمیوں سے بات کی بلکہ ان کی حالت کی جانکاری بھی لی۔ واضح رہے کہ پرینکا گاندھی ان دنوں اپنے لوک سبھا حلقہ وائناڈ کے تین روزہ دورے پر کیرالہ میں ہیں۔ اس دوران انہوں نے کئی علاقوں کا دورہ کیا اور مقامی لوگوں سے ملاقات کی۔کانگریس پارٹی کی طرف سے ’ایکس‘ پر ساجھا کیے گئے ایک ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ پرینکا گاندھی زخمیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہیں حوصلہ دے رہی تھیں۔ انہوں نے موقع پر موجود لوگوں سے بھی معلومات حاصل کی اور ڈاکٹروں سے پوری طبی امداد دینے کو کہا۔اس کے علاوہ پرینکا گاندھی نے ہفتہ کو گوا کے شیرگاؤں میں ہوئے بھگدڑ واقعہ پر بھی اپنے گہرے صدمے کا اظہار کیا۔اس حادثے میں 6 عقیدت مندوں کی موت ہو گئی تھی اور کئی لوگ زخمی ہوئے تھے۔ یہ حادثہ لیرائی دیوی مندر میں سالانہ مذہبی یاترا کے دوران پیش آیا۔ پرینکا گاندھی نے سوشل میڈیا پوسٹ پر کہا، ”گوا کے شیرگاؤں میں لیرائی دیوی مندر کی یاترا کے دوران ہوئی بھگدڑ سے کئی عقیدت مندوں کی موت اور کئی لوگوں کے زخمی ہونے کی خبر انتہائی غمناک ہے۔ میں سبھی غمزدہ کنبوں کے تئیں گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہوں۔“

مولانا وستانوی مرحوم کی صورت میں قوم ایک تعلیمی جہدکار سے محروم ہوگئی: فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس

ممبئی : فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس نے مولانا غلام وستانوی کے انتقال پر تعزیت کرتے ہوئے کہا ”ملت ایک عظیم رہنما سے محروم ہوگئی“۔ فیڈریشن نے مزید کہا کہ مولانا اندھیرے میں امید کا چراغ تھے۔انہوں نے اپنی پوری زندگی ملت کی تعلیمی رہنمائی میں گزار دی۔ فیڈریشن نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا ”مولانا وستانوی مرحوم کی صورت میں قوم ایک تعلیمی جہدکار سے محروم ہوگئی“ ۔مولانا وہ رہنما تھے جنہوں نے تعلیمی پسماندگی پر تقریروں اور تحریروں کی بجائے عملی اقدام کئے۔ ان کی بے پناہ محنت اور جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ ملت کو عظیم تعلیمی و تکنیکی ادارہ ملا جس میں کے جی سے لے کر پی جی تک تعلیم کا نظم ہے۔کاش اللہ نے مولانا مرحوم کو کچھ اور مہلت عمل دیا ہوتا تو شاید ملت کے حق میں وہ مزید کارہائے نمایاں انجام دیتے، لیکن ہی کسی کیلئے مہلت عمل مقرر ہے۔ اللہ تعالی مولانا مرحوم کی بخشش کے فیصلے فرمائے اور ان کے ذریعہ لگائے گئے چمن کی آبیاری کیلئے انہی جیسے مخلصین پیدا کرے۔

فیڈریشن کے ذمہ داروں نے مولانا وستانوی مرحوم کے انتقال پر تعزیت میں کہا ملت کو ان کا نعم البدل ملنا مشکل ہے لیکن ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ قوم کو مولانا کا نعم البدل عطا کرے نیز ان کے لواحقین کو صبر جمیل دے۔ فیڈریشن نے مولانا مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے ۔ فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس نے امید جتائی ہے کہ مولانا وستانوی مرحوم نے جو عظیم تعلیمی کارواں ترتیب دیا ہے ان کے لواحقین اسے اسی طرح رواں دواں رکھیں گے۔

فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس کے جوائنٹ پریس ریلیز کے ذریعہ یہ بیان دیا گیا ہے۔ پریس ریلیز دینے والوں میں مولانا عمرین محفوظ رحمانی ، سکریٹری مسلم پرسنل لا بورڈ محمود احمد دریا آبادی جنرل سکریٹری علماء کونسل،مولانا حافظ الیاس خان فلاحی امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند، مولانا حافظ سید اطہر، عالم دین اہل سنت والجماعت صدر علماء ایسوسی ایشن ممبئی، مہاراشٹر،مولانا حلیم اللہ قاسمی، صدر جمعیۃ علمائے ہند مہاراشٹر فرید شیخ صدر امن کمیٹی ممبئی ، عبدالحفیظ پترکار جالنہ،مولانا ظہیر عباس رضوی نائب صدر شیعہ پرسنل لاء بورڈ، ڈاکٹر سعید احمد فیضی، ناظم عمومی جمعیت اہل حدیث مہاراشٹر،مولانا مفتی حذیفہ قاسمی ناظم تنظیم جمعیت علمائے ہند مہاراشٹر، مولانا آغا روح ظفر، امام خوجہ جماعت ممبئی، مولانا انیس اشرفی رضا فاؤنڈیشن ممبئی، مولانا نظام الدین فخر الدین، ممبر مسلم پرسنل لا بورڈ پونہ، ہمایوں شیخ ناظم ممبئی جماعت اسلامی ہند، شیخ عبدالمجیب کوآرڈینیٹر فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس۔

ممتا کے مرشدآباد کے دورے سے پہلے دو پولیس افسران معطل

کولکتہ۔(یواین آئی) مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے مصیبت زدہ مرشدآباد ضلع کے دورے سے قبل شمشیر گنج پولیس اسٹیشن کے دو پولیس افسران کو معطل کر دیا گیا ہے، جہاں زیادہ تر تشدد ہوا تھا۔سرکاری ذرائع نے اتوار کو یہ اطلاع دی۔کل ایک حکم میں جنگی پور پولیس ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ امیت کمار شاہ نے شمشیر گنج پولیس اسٹیشن کے سابق انچارج شیبو پرساد گھوش اور سب انسپکٹر محمد جلال الدین احمد کو سنگین بدانتظامی اور ڈیوٹی میں لاپرواہی“ کے الزام میں معطل کر دیا۔دونوں افسران کو جنگی پور پولیس ضلع میں 11 اور 12 اپریل کو تعینات کیا گیا تھا جب مرشدآباد میں وقف ترمیمی بل پر تشدد ہوا تھا۔بعد ازاں ان کا تبادلہ کر دیا گیا۔ریاستی سکریٹریٹ نبانا کے ذرائع کے مطابق محترمہ بنرجی 5 مئی کو مرشدآباد جانے والی تھیں۔اب وہ اگلے دن جائیں گی۔ پولیس اہلکاروں کے خلاف تعزیری کارروائی ایک ایسے دن ہوئی جب تو رکنی ایس آئی ٹی اور بنگال ایس ٹی ایف نے جعفرآباد میں تشدد میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کے الزام میں مزید دو مشتبہ افراد کو گرفتار کیا۔

بوس نے مرشدآباد پر اپنی رپورٹ میں مرکزی مسلح افواج کی تعیناتی کی سفارش کی

کولکتہ۔(یواین آئی) مغربی بنگال کے گورنر سی وی آنند بوس نے سرحدی ضلع مرشدآباد پر مرکزی وزارت داخلہ کو بھیجی گئی خصوصی رپورٹ میں مرکزی مسلح افواج کی تعیناتی کی سفارش کی ہے۔سرکاری ذرائع نے بتایا،”گورنر نے مغربی بنگال کے سرحدی ضلع مرشدآباد میں مرکزی مسلح افواج کی تعیناتی کی سفارش کی ہے۔انہوں نے یہ سفارش وزارت داخلہ کو پیش کی گئی ایک خصوصی رپورٹ میں کی ہے جو وقف بل مخالف تشدد کے بعد اپنے دورے کی بنیاد پر پیش کی گئی ہے۔اس تشدد میں تین افراد مارے گئے، کئی دکانوں اور مکانات کو لوٹ لیا گیا، پولیس کی گاڑیاں جلا دی گئیں اور سیکڑوں لوگوں کو گھروں سے بھاگنے پر مجبور کیا گیا۔راج بھون کے ذرائع نے بتایا کہ گورنر نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو اپنے مشاہدات اور متاثرین کے ساتھ ساتھ ہرگوبند داس (72) اور ان کے بیٹے چندن داس (41) کے اہل خانہ کے ساتھ بات چیت کی بنیاد پر ایک خصوصی رپورٹ پیش کی۔ان دونوں کو ہجوم نے پیٹ پیٹ کر مار ڈالا۔مسٹر بوس نے 11 اور 12 اپریل کو مرشدآباد میں تشدد کے ایک ہفتہ بعد 18-19 اپریل کو مالدہ اور مرشدآباد کا دورہ کیا تھا۔گورنر نے اپنے دورے کے بعد نامہ نگاروں کو بتایا کہ لوگوں نے مرشدآباد کے تمام حساس علاقوں میں بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کے مستقل کیمپوں کی تعیناتی کا مطالبہ کیا ہے۔مرکزی وزیر داخلہ کو اپنی رپورٹ میں انہوں نے کہا کہ ریاست میں سیاسی تشدد کی تاریخ اور ریاست کے دیگر اضلاع پر مرشدآباد تشدد کے اثرات کو دیکھتے ہوئے، میں یہ تجویز کرنا چاہوں گا کہ حکومت ہند نہ صرف موجودہ صورتحال پر قابو پانے کے لیے بلکہ قانون کی حکمرانی میں لوگوں کا اعتماد پیدا کرنے کے لیے آئینی اختیارات پر غور کرے۔ گورنر نے متاثرہ لوگوں کے حساس علاقوں میں بی ایس ایف کی مستقل تعیناتی کے مطالبے پر بھی غور کیا کیونکہ بین الاقوامی سرحد ضلع بنگلہ دیش کے ساتھ ملحق ہے۔ذرائع نے بتایا کہ مرکز کو گورنر کی رپورٹ میں تاخیر ان کی صحت کی وجہ سے ہوئی ہے۔ وہ مرشدآباد سے واپسی کے فوراً بعد بیمار پڑ گئے اور انہیں ملٹری کمانڈ ہسپتال اور اپولو ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔گورنر نے بنگلہ دیش سے دراندازی کو روکنے اور بین الاقوامی سرحد پر باڑ لگانے اور حالات کا باقاعدگی سے جائزہ لینے کی ضرورت پر بھی لکھا۔مسٹر بوس نے کہا،” 2024 میں بنگلہ دیش میں سیاسی انتشار کے دوران، وہاں سے مغربی بنگال میں ہجرت کرنے کی کوششوں میں اضافہ کی اطلاعات تھیں۔

قومی شاہراہ کے انتظام، ترقی اور دیکھ بھال کا کام این ایچ آئی ڈی سی ایل کے سپرد

دارجلنگ۔(یواین آئی) مغربی بنگال میں دارجلنگ کے ایم پی راجو بستا کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں مرکزی حکومت نے ایک اہم فیصلہ کرتے ہوئے قومی شاہراہ 110 کا انتظام، ترقی اور دیکھ بھال نیشنل ہائی ویز اینڈ انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ (این ایچ آئی ڈی سی ایل) کو سونپ دیا ہے۔نیشنل ہائی وے-55، جو سلی گوڑی سے دارجلنگ تک جاتی ہے، برسوں سے مغربی بنگال پی ڈبلیو ڈی کے تحت تھی لیکن بار بار نظر انداز کرنے، لینڈ سلائیڈنگ کو نظر انداز کرنے اور بھاری ٹریفک کی وجہ سے یہ راستہ اب خستہ حال ہو چکا ہے۔مسٹر راجو بستا نے این ایچ آئی ڈی سی ایل کو ذمہ داری سونپنے کے لیے کئی خط لکھے تھے۔

کولگام میں ندی سے نوجوان کی لاش برآمد

محبوبہ کا فوج پر سنگین الزامات، منصفانہ تحقیقات کی ضرورت پر زور

سری نگر: جموں وکشمیر کے کولگام ضلع میں ایک نوجوان پراسرار حالات میں مردہ پایا گیا۔ پولیس اور مقامی لوگوں نے اتوار کو نوجوان کی لاش ویشو ندی سے برآمد کی۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ امتیاز احمد ماگرے (23) ولد نذیر احمد ماگرے کی لاش پولس نے اتوار کو ضلع کے واتو علاقے میں ویشو ندی سے برآمد کی۔ متوفی کولگام ضلع کے ننگرگ گاؤں کا رہنے والا تھا۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ ماگرے ایک مزدور تھا۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ پوسٹ مارٹم کے بعد ماگرے کی لاش اس کے اہل خانہ کے حوالے کردی گئی۔ تاہم پولیس نے ابھی تک اس واقعے کے حوالے سے کوئی باضابطہ بیان نہیں دیا ہے۔دریں اثنا، جموں وکشمیر کی سابق وزیر اعلیٰ اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر محبوبہ مفتی نے اس معاملے میں گڑبڑی کا الزام عائد کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ مقامی لوگوں نے انہیں بتایا کہ ماگرے کو ہفتہ کو فوج نے اٹھایا تھا۔محبوبہ نے ایکس پر لکھا، کولگام میں ندی سے ایک اور لاش برآمد ہوئی ہے، جس سے گڑبڑی کے سنگین الزامات لگے ہیں۔ مقامی باشندوں کا الزام ہے کہ امتیاز ماگرے کو دو دن پہلے فوج نے اٹھایا تھا اور اب اس کی لاش پراسرار طور پر ندی سے ملی ہے۔محبوبہ نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ حملہ کشمیر میں نازک امن کو پٹری سے اتارنے، سیاحت کو متاثر کرنے اور پورے ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کی ایک منصوبہ بند کوشش معلوم ہوتی ہے۔ پی ڈی پی سربراہ نے کہا، اگر تشدد کا ایک بھی عمل پورے نظام کو ہلا کر رکھ سکتا ہے، من مانی گرفتاریاں، مکانات کو مسمار کرنا اور بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانا تو مجرموں نے اپنا مقصد پہلے ہی حاصل کر لیا ہے۔ بانڈی پورہ انکاؤنٹر یا کولگام میں اس تازہ ترین واقعہ میں بدانتظامی کے الزامات انتہائی پریشان کن ہیں اور اس کی مکمل تحقیقات کی ضرورت ہے۔گزشتہ ماہ، گجر برادری کے تین نوجوان پراسرار طور پر مردہ پائے گئے تھے اور ان کی لاشیں اسی ضلع میں ویشو ندی سے برآمد ہوئی تھیں۔ان کے اہل خانہ نے ان کی موت کی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کئی دنوں تک احتجاج کیا۔پہلگام دہشت گردانہ حملے کے دو دن بعد 25 اپریل کو، پولیس نے جیل میں بند عسکریت پسند کمانڈر طالب لالی کے بھائی الطاف لالی کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا۔چنار کور نے 25 اپریل کو لکھا، دہشت گردوں کی موجودگی کے بارے میں مخصوص انٹیلی جنس ان پٹ کی بنیاد پر، ہندوستانی فوج اور جموں وکشمیر پولیس نے بانڈی پورہ کے علاقے کولنار میں ایک مشترکہ تلاشی آپریشن شروع کیا تھا۔

مولانا غلام محمد وستانوی انتہائی متواضع اور روادار شخصیت کے مالک تھے

مولانا غلام محمد وستانوی کے انتقال پر ملال پر تمام اہل اسلام مغموم و ماتم کناں ہیں

دیوبند: 4 /مئی (فیروز خان) جامعہ اشاعت العلوم اکل کواں کے ناظم اعلیٰ، سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے اہم رکن مولانا غلام محمد وستانوی کے انتقال پر ملال پر تمام اہل اسلام مغموم و ماتم کناں ہے، مولانا مرحوم کو خراج عقیدت ومحبت پیش کرنے اور ایصال ثواب کرنے میں عوام و خواص مصروف عمل ہیں۔ اسی کڑی میں دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم وقف دیوبند، دارالعلوم زکریا دیوبند، دارالعلوم فاروقیہ دیوبند، دارالعلوم اشرفیہ دیوبند اور جامعۃ الشیخ حسین احمد المدنی دیوبند سمیت مختلف دینی تعلیمی اداروں میں مرحوم کے لئے قرآن خوانی اور ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا۔ اپنے تعزیتی بیان میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی بنارسی نے مرحوم کے اوصاف حسنہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مولانا غلام محمد وستانوی کا شمار اپنے عہد کے مقبول اور بہترین منتظم کے طور پر ہوتا ہے، تنظیمی، تعمیری اور تربیتی میدان میں ان کی خدمات نا قابل فراموش ہیں۔ اچانک اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف کوچ کر جانا امتِ مسلمہ اور علمی و دینی حلقوں کا بہت بڑا خسارہ ہے۔ دارالعلوم وقف دیوبند کے مہتمم مولانا محمد سفیان قاسمی نے مولانا غلام محمد وستانوی سے گہرے قلق و اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم کا وصال دینی علوم و معرفت، تصوف و تبلیغ اور جامعہ اشاعت العلوم اکل کواں اور ان کے فیض یافتگان کے لیے بالخصوص اور ملت اسلامیہ ہند کے لیے بالعموم نا قابل تلافی نقصان ہے۔ وہ بیک وقت ایک بہترین منتظم، باکمال عالم، شیریں بیاں مقرر اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے، اور ان کے قائم کردہ اداروں کو تا قیامت جاری وساری رکھے۔ جامعۃ الشیخ حسین احمد المدنی دیوبند کے مہتمم مولانا مزمل علی قاسمی نے مولانا مرحوم کے انتقال پر ملال پر دلی صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم ان علماء میں سے ایک تھے جن کے عزم، حوصلے، جرآت، استقلال، اصابت رائے، خلوص وللّٰہیت، علم و تقویٰ، فکری وسعت، مخلصانہ خدمت، خوش خلقی اور تواضع وانکساری کی قسم کھائی جاسکتی ہے، جس طرح انہوں نے سماج کے ہر طبقہ کو ساتھ لیکر چلنے کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا اسے فراموش نہیں کیا جا سکتا ہے۔ حق تعالیٰ ان کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر عطاء فرمائے۔

دارالعلوم زکریا دیوبند کے مہتمم مولانا مفتی محمد شریف خان قاسمی نے کہا کہ مولانا مرحوم انتہائی متواضع، متین، میانہ رو اور خلیق انسان تھے اور اپنے خاندان اور بزرگوں کے علمی و روحانی روایات کے حامل تھے۔ ان کی وفات سے بیک وقت کئی مجلسیں خاموش ہوگئیں اور جامعہ اشاعت العلوم اکل کواں کے علمی اور انتظامی حلقے سمیت دارالعلوم دیوبند میں بھی بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔

دارالعلوم فاروقیہ دیوبند کے مہتمم مولانا نور الہدیٰ قاسمی بستوی نے مولانا مرحوم کے تمام پسماندگان، ارباب انتظامیہ و اساتذہ جامعہ اشاعت العلوم کی خدمت میں دلی ہمدردی و تعزیت مسنونہ پیش کی اور کہا کہ میں دعاء گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنات عدن میں مقام اعلیٰ عطا فرمائے۔ انھوں نے متعلقین وائمہ مساجد سے پرخلوص اپیل کی ہے کہ مولانا مرحوم کے لیے دعائے مغفرت و ایصال ثواب کا اہتمام کریں۔ دارالعلوم وقف دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا سید احمد خضر شاہ اور مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دیوبند کے مہتمم مولانا سید ڈاکٹر تجمل حسین میاں نے کہا کہ موت ایک فطری اور حقیقی عمل ہے اس سے کسی کو بھی مفر نہیں ہے، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کسی کو بھی انکار نہیں، مولانا مرحوم خالص علم ومطالعہ کے شوقین، خدا پرست انسان تھے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر عطاء فرمائے۔ دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے اہم رکن مولانا سید انظر حسین میاں اور دارالعلوم اشرفیہ دیوبند کے مہتمم مولانا سالم اشرف قاسمی نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ مولانا غلام محمد وستانوی کے اچانک سانحہ وفات سے دلی صدمہ پہنچا ہے، ذات حق جل مجدہ نے مرحوم ومغفور کو بہت سی خصوصیات سے سرفراز فرمایا تھا، جامعہ قاسمیہ دارالتعلیم والصنعہ کے مہتمم مولانا محمد ابراہیم قاسمی، آل انڈیا رابطہ مساجد بورڈ کے قومی صدر مولانا عبداللہ ابن القمر الحسینی، مسلم فنڈ دیوبند کے منیجر سہیل صدیقی، عیدگاہ کمیٹی دیوبند کے سکریٹری انس صدیقی، جامعہ طبیہ دیوبند کے سکریٹری ڈاکٹر انور سعید، جامعۃ القدسیات للبنات کے مہتمم قاری عامر عثمانی، مولانا آزاد پیرا میڈیکل کالج کے ڈائرکٹر ڈاکٹر یونس صدیقی قاسمی اور اتر پردیش اردو اکیڈمی کے سابق چیئر مین ڈاکٹر نواز دیوبندی نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے مہاراشٹر کے پسماندہ علاقے اکل کواں میں جامعہ اشاعت العلوم کی بنیاد رکھ کر ایک عظیم تعلیمی انقلاب برپا کیا، جہاں دینی علوم کے ساتھ ساتھ میڈیکل، انجینئرنگ اور جدید علوم کی اعلیٰ تعلیم کا بندوبست کیا گیا۔ آپ کا شمار دارالعلوم دیوبند کی مجلسِ شوریٰ کے فعال اور مدبر ارکان میں ہوتا تھا۔

مدارس کے طلبہ اور طالبات نے بورڈ کے امتحان میں بہتر مقام حاصل کر کے ریکارڈ بنایا: قاری محمد راشد

سہارنپور (احمد رضا) جامعہ ام القراء شمس پور کلاں سرساوہ میں یوپی بورڈ کے درجہ دس و درجہ بارہ میں بچوں کا اچھا رزلٹ آنے پر خوشی کے موقع پر ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس کی صدارت مولانا محمد اکرم ندوی مدیر معہد البنات الاسلامی مظفرنگر نے فرمائی جامعہ ام القراء شمس پور کے ہونہار بچے و بچیوں نے یوپی بورڈ کے دسویں بارہویں کے امتحانات میں فرسٹ ڈویژن کے نمبروں سے اپنی اپنی کلاسیز پاس کر کے جو نمایاں مقام حاصل کیا ہے اس زبردست کامیابی سے بچوں کے والدین اور جامعہ ام القراء کے اساتذہ و منتظمین میں خوشی کا ماحول ہے اس موقع پر جامعہ ام القراء کے مینیجر قاری محمد راشد نے کہا کہ یہ ایک ایسا ادارہ جہاں دینی تعلیم کیساتھ ساتھ بچے و بچیوں کو بارہویں کلاس تک عصری تعلیم بھی دیجاتی ہے، انہوں نے کہا کہ سال 2024-25 میں ہمارے یہاں 20 طلباء و طالبات نے دسویں کلاس کا امتحان فرسٹ ڈویژن سے پاس کیا ہے اور 10 طلباء وطالبات نے بارہویں کلاس کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا ہے ہم اپنے فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات، اساتذہ اور بچوں کے والدین کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے محنت لگن اور اساتذہ کی پوری توجہ اور والدین کی کوششوں کے نتیجے سے ہی یہ نمایاں کارنامہ عمل میں آسکا ہے ہمیں خوشی اور پوری امید ہیکہ آئندہ بھی ہمارے اساتذہ اور بچوں کے والدین اسی طرح محنت لگن اور کوششوں سے بچوں کو کامیابی سے ہمکنار کرتے رہیں گے قاری محمد راشد نے ادارے کے اساتذہ، بچوں کے والدین اور پروگرام میں آنے والے تمام مہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ قاری محمد راشد کے ہاتھوں بچوں کو انعامات سے نوازا گیا پروگرام کی صدارت کر رہے مولانا محمد اکرم ندوی مظفرنگر نے کرتے ہوئے ادارے کے ذمہ داران اور اساتذہ کو اس نمایاں کامیابی پر مبارکباد پیش کی اور قوم کے نونہالوں کو مزید اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرنے پر زور دیا تاکہ وہ آگے چل کر قوم وملک وملت کی تعمیر میں حصہ لے سکیں پروگرام کے مہمان خصوصی قاری محمد مقیم قاسمی نے بھی ادارے کے اساتذہ منتظمین اور بچوں کے والدین کو اس نمایاں کامیابی پر مبارکباد پیش کی اور بچوں کے روشن مستقبل کیلئے دعاء کی نظامت کے فرائض مولانا اسعد اللہ قاسمی نے بحسن وخوبی انجام دیئے شرکت کرنے والوں میں مولانا محمد عباس مظاہری، مولانا محمد عاقل مظاہری (نگراں کے، جی ایس) مولانا محمد سفیان قاسمی، قاری محمد ناصر، مولانا تنویر احمد ندوی، قاری عبدالقادر کریمی، مولانا شہزاد قاسمی، قاری پرویز احمد، ماسٹر مہتاب عالم، ماسٹر محمد واصف، ماسٹر افضال احمد، حافظ امجد علی، راؤ صادق احمد، راؤ محمد شاہد پردھان وغیرہ کے علاوہ جامعہ کے دیگر اساتذہ کرام طلباء وطالبات موجود رہے!

انوج چودھری کا سنبھل سے تبادلہ

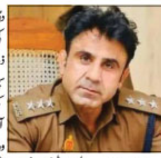

سنبھل: 4 مئی (پی این ایس) سنبھل کے سرکل آفیسر کے عہدے پر تعینات انوج چودھری کا تبادلہ کر دیا گیا ہے۔ اب وہ سنبھل کے سی او نہیں رہیں گے۔ ان کی جگہ نئے افسر کو ذمہ داری دی گئی ہے۔ انوج چودھری اب چندوسی کے سی او ہوں گے۔ معلومات کے مطابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوج چودھری اب چندوسی کے سرکل آفیسر ہوں گے۔ وہ کورٹ سکیورٹی مانیٹرنگ سیل کے تحت چندوسی کورٹ اور NAFIS کے کام کی نگرانی کے لیے بھی ذمہ دار ہوں گے۔ انوج چودھری ہولی کے دوران اس وقت سرخیوں میں آئے جب انہوں نے کہا کہ جمعہ ایک سال میں 52 بار آتا ہے۔ ہولی سال میں ایک بار آتی ہے۔ اگر مسلم کمیونٹی کے لوگوں کو لگتا ہے کہ ہولی کے رنگوں سے ان کا مذہب خراب ہو جائے گا تو وہ اس دن گھروں سے نہ نکلیں۔ انوج چودھری کا تبادلہ ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب انہیں دی گئی کلین چٹ منسوخ کر دی گئی ہے اور ان کے خلاف دوبارہ تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ انوج چودھری کی جگہ سنبھل کے سی او کی ذمہ داری اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آلوک کمار کو دی گئی ہے۔ ایریا آفیسر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ لائن، ٹریننگ، سائبر کرائم پولیس اسٹیشن اور نمبری برانچ کے کام کی نگرانی کی ذمہ داری بھی نبھائیں گے۔ اس کے علاوہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سنتوش کمار سنگھ، جو اب تک ایریا آفیسر ٹریفک کی ذمہ داری نبھا رہے تھے، اب ایریا آفیسر آفس، یوپی 112، میڈیا سیل، پبلک ہیئرنگ اور ایل آئی یو کے کام کی نگرانی کے ذمہ دار ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی سرکل آفیسر چندوسی کی ذمہ داری نبھا رہے آلوک سدھو کو سرکل آفیسر بہجوئی اور وومن اینڈ چائلڈ پروٹیکشن آرگنائزیشن یونٹ کے کام کی نگرانی کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ کے کے وشنوئی کی طرف سے جاری حکم میں کہا گیا ہے کہ ضلع میں مقرر کئے گئے گزیٹیڈ افسران کے کام کی تقسیم میں جزوی ترمیم کرتے ہوئے کام کی تقسیم کی گئی ہے۔

استاد کی ڈیوٹی طالب علم کو صرف تعلیم دینا ہی نہیں ہے بلکہ انہیں خوش حال بنانا بھی ہے: چانسلر پروفیسر وملا بائی

اسلامیہ گروپ آف کالج دیوبند میں اعزازی پروگرام کا انعقاد

دیوبند: 4 /مئی (فیروز خان) اسلامیہ گروپ آف کالج دیوبند میں ماں شاکمبھری یونیورسٹی سہارنپور کی چانسلر پروفیسر وملا بائی کی صدارت میں اساتذہ کے لئے ایک اعزازی پروگرام 2025 منعقد ہوا۔ جس کی تھیم قومی تعمیر میں اساتذہ کا تعاون طے کی گئی۔ اس اعزازی پروگرام میں سہارنپور واطراف کے ڈگری کالجوں وانٹر کالجوں کے منتظمین، پرنسپل، اساتذہ اور معزز سماجی خدمتگار شخصیات نے شرکت کی جنہیں ان کی خدمات کے اعتراف میں نشان اعزاز دے کر ان کی عزت افزائی کی گئی۔ پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کرنے والی پروفیسر وملا بائی نے اسلامیہ گروپ آف کالج کی تعلیمی خدمات اور اساتذہ وتعلیمی شخصیات کو اعزازات سے نوازے جانے کی ستائش کی اور کہا کہ ہماری ثقافت میں اساتذہ کے لئے عزت واحترام ہے۔ انہوں نے کہا کہ استاد کی ڈیوٹی طالب علم کو صرف تعلیم دینا ہی نہیں ہے بلکہ انہیں خوش حال بنانا بھی ہے۔ انہیں نہ صرف طلباء کے ذہن میں معلومات کا خزانہ بھرنا ہے بلکہ اخلاقیات، عہد بستگی، بے لوثی اور یہاں تک کہ بیداری کا سبق بھی پڑھانا ہے۔ اسلامیہ گروپ آف کالج کے چیئرمین ڈاکٹر عظیم الحق نے پروگرام میں موجود سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اساتذہ ہی طلبہ وطالبات کو تعلیمی بلندیوں پر لے جانے کی سیڑھی ہیں، اساتذہ قوم کی تعمیر میں قابل قدر رول ادا کرتے ہیں۔ اس موقع پر کالج سے کامیابی کے ساتھ اپنی تعلیم مکمل کر کے جانے والے طلبہ وطالبات جو اس وقت سرکاری ملازمتوں، قانونی صلاح کار، نیٹ کوالیفائر، علیگڑھ مسلم یونیورسٹی میں فری کوچنگ اور دہلی کے پولیس محکمہ میں اپنی شاندار خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان سب کو بھی یادگاری نشان دیکر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس اعزازی پروگرام میں دیوبند اور قرب وجوار کے سرکردہ افراد، معزز شخصیات اور شہر کے عوامی نمائندے شریک رہے۔ اس اعزازی تقریب میں دیوبند کے معروف معالج ڈاکٹر ڈی کے چین، سیٹھ کلدیپ کمار، سابق ایم ایل اے مولانا جمیل، امتنان صدیقی، پروفیسر تنویر چشتی، سریندر سنگھل، اشوک گپتا، سید وجاہت شاہ اور ارون سنگھل کو بھی نشان اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر کالج پرنسپل اور تدریسی عملہ کے علاوہ طلبہ وطالبات موجود تھے۔

پڑوسی پر کسان کے ساتھ بدسلوکی اور مار پیٹ کرنے کا الزام

دیوبند:4 /مئی (فیروز خان) ساکھن کلاں گاؤں کے رہنے والے کسان سوربھ نے ایس ایس پی روہت سنگھ سجوان کو ایک شکایتی مکتوب ارسال کرا کے اپنے پڑوسی پر اس کے ساتھ بدسلوکی اور مار پیٹ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ ارسال کردہ مکتوب میں متاثرہ سوربھ کمار نے بتایا ہے کہ اس کا پڑوسی ایک رسوخ دار شخص ہے جو اس کے مکان کے سامنے ہمیشہ اپنی گاڑیاں کھڑی کئے ہوئے رکھتا ہے، مذکورہ شخص نے اس کے گھر کی باہری جگہ کو پارکنگ اسپاٹ بنا دیا ہے جس کی وجہ سے اسے اور اس کے گھر آنے جانے والے افراد کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جب اس نے مذکورہ شخص سے آئندہ ایسا نہ کرنے کو کہا تو اس نے اس کے ساتھ بدسلوکی شروع کر دی۔ جب اس نے اس کی مخالفت کی تو اسے مارا پیٹا گیا۔ متاثرہ نے ایس ایس پی سے معاملہ کی جانچ کرا کر ملزم شخص کے خلاف کارروائی کی اپیل کی ہے۔

حج ایک روحانی، اخلاقی، تربیتی اور اجتماعی عبادت ہے

امروہہ۔ پریس ریلیز عظمت حج کے عنوان سے عزاخانہ محلہ جعفری میں ایک سمپوزیم کا انعقاد ہوا جس میں بڑی تعداد میں حجاج کرام کے علاوہ علماء، ادباء اور دانشور حضرات نے شرکت کی اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے محقق ڈاکٹر شہوار حسین نقوی نے کہا حج ایک روحانی، اخلاقی، تربیتی اور اجتماعی عبادت ہے اسے انجام دے کر انسان گناہوں سے پاک وپاکیزہ ہو کر ایک نئی زندگی کا آغاز کرتا ہے۔ یہی وہ عبادت ہے جس کے ذریعہ بندہ کو اپنے خالق کا مہمان بننے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ مہمان کی یہ خصوصیت ہوتی کہ اس کے تمام امور کی ذمہ داری میزبان پر ہوتی ہے روایات میں وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ حجاج کی تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے ان کی فریادرسی کرتا ہے اور ان کی مغفرت فرماتا ہے۔ اور جو مال راہ حج میں خرچ کرتا ہے اس کا دس گنا عطا فرماتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حج کا مطلب صرف بیت اللہ کی زیارت کرنا نہیں بلکہ اپنی زندگی میں انقلاب لانے کے ساتھ امت مسلمہ کے مسایل میں غور وفکر کرنا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک مرکز پر امت کو اسی لیے جمع کیا تاکہ وہ ایک کے دوسرے مسایل سے آگاہ ہو کر انہیں حل کرنے کی کوشش کریں۔ مولانا ڈاکٹر احسن اختر سروش نے فرمایا کہ حج کے سفر سے انسان کو مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کے حامل افراد سے شرف ملاقات حاصل ہوتا ہے اور ان کے بارے میں معلومات فراہم ہوتی ہے۔ مولانا سید محمد مصطفیٰ نے سفر مکہ کے دوران پیش آنے والے مسایل سے آگاہ کیا اور ارکان حج پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور مولانا سید کوثر مجتبیٰ نے بھی اظہار خیال کرتے ہوئے اہمیت حج بیان کی جبکہ سمپوزیم کا آغاز مولانا سید مقداد حسین نے تلاوت قران مجید سے کیا اور سید ہمایوں حیدر نے نعت شریف کا ہدیہ پیش کیا نظامت کے فرائض ڈاکٹر لاڈلے رہبر نے انجام دیے۔ اس پروگرام کے مہتمم ومنتظم شہر کی معروف شخصیت جناب سید اختر عباس نقوی پروپرائٹر اپوئنٹمینٹ ہاؤس تھے جنھوں نے انتہائی محنت ولگن سے اس پروگرام کا انعقاد کیا حج۔ مولانا ڈاکٹر شہوار حسین

ٹرک کی زد میں آنے سے شوہر بیوی اور بیٹی کی موت

پیلی بھیت: 4 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے پیلی بھیت ضلع میں سڑک حادثات رکنے کا نام نہیں لے رہے ہیں۔ اتوار کی سہ پہر 3.30 بجے شہر میں آسام کراسنگ پر ایک ٹرک کی زد میں آنے سے موٹر سائیکل پر جا رہی ایک ماں اور اس کی سات ماہ کی بیٹی کی موت ہوگئی۔ موٹر سائیکل چلانے والا شوہر شدید زخمی ہوگیا۔ پولیس نے زخمیوں کو ضلع اسپتال میں داخل کرایا ہے۔ ماں بیٹی کی لاشیں پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دی گئی ہیں۔ حادثے کے بعد اہل خانہ میں کہرام مچ گیا ہے۔ بیسل پور کوتوالی علاقہ کے بھدرا گاؤں کے رہنے والے رام مورتی اپنی بیوی چاندنی ورما (24) اور سات ماہ کی بیٹی سومیا کے ساتھ نوریہ تھانہ علاقہ کے جوہنا پوری گاؤں میں ایک شادی کی تقریب میں شرکت کے لیے بائیک پر جا رہے تھے۔ جیسے ہی بائیک بیسل پور-پیلی بھیت روڈ پر شہر کے آسام چوراہے پر پہنچی تو اسے ایک ٹرک نے ٹکر مار دی۔ حادثے میں چاندنی اور معصوم سومیا کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ جبکہ شوہر رام مورتی شدید زخمی ہو گئے۔ حادثے کے بعد موقع پر لوگوں کی بھیڑ جمع ہوگئی۔ آسام چوکی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ ایمبولینس کی مدد سے زخمی کو ضلع اسپتال بھیجا گیا۔ پولیس نے ٹرک کو تحویل میں لے لیا ہے۔ بعد ازاں متوفی کے دیگر لواحقین بھی موقع پر پہنچ گئے۔ حادثے میں موت کی خبر ملتے ہی لواحقین میں کہرام مچ گیا۔ اطلاع ملتے ہی سنگوہی انسپکٹر پون کمار پانڈے کے ساتھ ایس ایچ او راجیو کمار سنگھ بھی موقع پر پہنچ گئے۔ پولیس نے دونوں کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے ڈسٹرکٹ اسپتال کے مردہ خانہ میں بھیج دیا۔ انسپکٹر پون کمار پانڈے نے بتایا کہ زخمی کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ متوفی چاندنی کا آبائی گھر بسال پور کے علاقے میں ہے۔ اس کی شادی صرف دو سال قبل رام مورتی سے ہوئی تھی۔ شادی کے بعد بیٹی سومیا پیدا ہوئی۔ تینوں خوشی خوشی ایک شادی میں شرکت کے لیے موٹر سائیکل پر جا رہے تھے۔ اس دوران ٹرک موت کی طرح آیا۔ حادثے میں ماں بیٹی جاں بحق ہوگئیں۔ اطلاع ملنے پر رشتہ داروں کی بھیڑ ضلع اسپتال میں جمع ہوگئی۔ آسام چوراہا پر بننے والے اوور برج کی تعمیر دو سال گزرنے کے بعد بھی ادھوری ہے۔ چوراہے کے علاقے میں کام کی رفتار بہت سست ہے۔ عمل درآمد کرنے والے ادارے کی جانب سے یہ دعوے کیے جا رہے ہیں کہ کام تیز رفتاری سے مکمل کیا جائے گا۔ کام کی وجہ سے آسام چوراہوں پر افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی آسام چوراہے پر بسال پور اور پورن پور روٹ پر چلنے والی غیر قانونی گاڑیوں کا قبضہ ہے۔ گاڑیاں بے ترتیبی سے پارک کی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ہر وقت حادثات کا خطرہ رہتا ہے۔

قرآن اور مسلمانوں پر اشتعال انگیز ریمارکس،

کاغذ پر قرآن لکھ کر جلانے کی کوشش، پولیس نے دبوچا

نوئیڈا: 4 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے نوئیڈا سے ایک دل دہلا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے جس میں ایک شخص نے ایک ہاتھ سے کاغذ پر قرآن لکھ کر اسے جلا دیا اور اس کی توہین کرنے کی کوشش کی۔ یہی نہیں ویڈیو میں وہ قرآن اور مسلمانوں کے بارے میں اشتعال انگیز ریمارکس کرتے ہوئے بھی نظر آرہا ہے۔ یہ شخص نوئیڈا کا رہنے والا ہے اور اس کا نام دیو گرجر بتایا گیا ہے۔ فی الحال پولیس نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ ویڈیو میں اس شخص کو کاغذ کا ایک ٹکڑا پکڑے دیکھا جا رہا ہے جس پر ہاتھ سے قرآن لکھا ہوا ہے۔ وہ ایک کاغذ کے ٹکڑے سے قرآن کی آیات کا مفہوم بیان کرتے ہوئے اور اشتعال انگیز تبصرے کرتے نظر آتا ہے۔ ویڈیو میں وہ شخص کہتا ہے کہ میں قرآن پڑھ کر بتاؤں گا کہ ان لوگوں نے ہندوؤں کے بارے میں کیا لکھا ہے۔ وہ کہتا ہے قرآن میں فرمایا گیا ہے جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو کافروں کو جہاں پاؤ قتل کرو، پکڑو اور ہر وقت ان کی تاک میں رہو۔ اگر کافر اسلام قبول کر کے نماز پڑھنے لگیں تو انہیں جانے دو۔ اس کے بعد وہ اس کاغذ کو جلاتے ہوئے اور اسے لات مارتے ہوئے نظر آتا ہے۔ اطلاع کے مطابق تھانہ بدل پور پولیس نے ملزم کو حراست میں لے لیا ہے اور مقدمہ درج کر کے مزید کارروائی کی جا رہی ہے۔ واضح رہے یہ معاملہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب جموں وکشمیر کے پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے بعد ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تناؤ ہے۔

چندر شیکھر آزاد نے سماجوادی پارٹی کے خلاف مورچہ کھولا، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو خط لکھا

شاملی: 4 مئی (پی این ایس) جیسے جیسے اتر پردیش میں اسمبلی انتخابات قریب آرہے ہیں، دلت ووٹوں کی سیاسی جنگ تیز ہوتی جا رہی ہے۔ تازہ ترین معاملہ چندر شیکھر آزاد کا ہے، جو نگینہ سے رکن پارلیمنٹ بنے ہیں، اور انہوں نے سماج وادی پارٹی کی پچھلی حکومت پر دلتوں کے ساتھ کھلے عام امتیازی سلوک کے سنگین الزامات لگائے ہیں۔ چندر شیکھر نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو ایک خط لکھ کر مطالبہ کیا ہے کہ 2012 سے 2017 تک ایس پی حکومت کے تقرری کے عمل کی جانچ کی جائے۔ اس خط میں چندر شیکھر نے دعویٰ کیا کہ ایس پی حکومت نے اس وقت کے دوران جان بوجھ کر شیڈول کاسٹ (ایس سی) اور شیڈول ٹرائب (ایس ٹی) کے امیدواروں کی تقرری نہیں کی۔ انہوں نے اسے "نفرت انگیز اور دلت مخالف ذہنیت" کا نتیجہ قرار دیا۔ ان کا الزام ہے کہ حکومت نے آئینی ریزرویشن کے قواعد پر عمل نہیں کیا اور ہزاروں اہل امیدواروں کو ملازمت دینے سے انکار کیا۔ نگینہ کے رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر نے کہا کہ یہ مسئلہ صرف ملازمتوں کا نہیں بلکہ سماجی انصاف کا بھی ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیں اور ان دلت نوجوانوں کو انصاف فراہم کریں جن کے حقوق چھینے گئے ہیں۔ غور طلب ہے کہ 2012 سے 2017 کے درمیان اتر پردیش میں سماج وادی پارٹی کی حکومت تھی جس کے سربراہ اکھلیش یادو تھے۔ اس وقت کئی سرکاری محکموں میں بھرتیوں کے حوالے سے تنازعات تھے۔ خاص طور پر ریزرو کیٹیگریز کے امیدواروں کی تقرری میں تاخیر، طریقہ کار کی خامیوں اور ریزرویشن قوانین کو نظر انداز کرنے کے الزامات تھے۔ بھرتی کے کئی امتحانات یا تو منسوخ کر دیے گئے یا طویل عرصے تک پھنسے رہے۔ چندر شیکھر آزاد دلتوں کے مسائل پر آواز اٹھاتے رہے ہیں۔ نگینہ سیٹ سے ان کی جیت نے ثابت کر دیا ہے کہ دلت برادری اب روایتی پارٹیوں کے علاوہ نئے متبادل کی تلاش میں ہے۔ ایسے میں ان کا حملہ ایس پی کے لیے سیاسی طور پر تناؤ کی صورتحال پیدا کر سکتا ہے۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ یہ مسئلہ اسمبلی انتخابات پر بڑا اثر ڈال سکتا ہے، خاص طور پر مغربی اتر پردیش کے ان علاقوں میں جہاں دلت آبادی فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہے۔

متھرا: سڑک حادثے میں 2 لوگوں کی موت

متھرا: 4 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے متھرا میں سڑک حادثے میں 2 لوگوں کی موت ہوگئی ہے جبکہ 3 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ اطلاع کے مطابق جمنا ایکسپریس وے پر سنگ میل 98 کے قریب نوئیڈا سے آگرہ کے راستے پر تیز رفتار کار نامعلوم گاڑی میں ٹکر مارتی ہوئی اس میں گھس گئی۔ حادثے میں خاتون سمیت 2 لوگوں کی موت ہوگئی جبکہ 3 دیگر افراد شدید طور پر زخمی ہیں۔ پولیس نے زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا ہے۔ حادثے کی وجہ کار ڈرائیور کو جھپکی آنا بتایا جا رہا ہے۔ جمنا ایکسپریس وے پر اتوار کی رات دو بجے نوئیڈا سے آگرہ کی طرف جا رہی سفاری کار تھانہ مانٹ علاقے میں جابرا گاؤں کے قریب آگے چل رہی نامعلوم گاڑی میں گھس گئی۔ اس حادثے پر مانٹ تھانہ انچارج جسبیر سنگھ نے بتایا کہ کار میں سوار پریم سنگھ اور ان کے بیٹے سوریہ سنگھ رہائشی گور سٹی سی-1505 نوئیڈا اور روشن رہائشی ڈی روای داس، وشواس نگر نئی دہلی زخمی ہو گئے ہیں۔ ان کو لکشمی نگر واقع نجی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ حادثہ اتنا خوفناک تھا کہ اسکارپیو کے پرخچے اڑ گئے۔ کار پوری طرح سے چکنا چور ہوگئی۔ یہاں ٹرک اور اسکارپیو کی شدید ٹکر ہوئی۔ وہیں ٹرک کو بھی کافی نقصان پہنچا ہے۔ حادثے کے بعد این ایچ پر جام لگ گیا۔ اطلاع ملنے پر پہنچی مہندوارہ تھانہ کی پولیس نے کار میں پھنسے سبھی لوگوں کو باہر نکال کر ایس کے ایم سی ایچ بھیجا۔

راکیش ٹکیت معاملہ: یوپی اور ہریانہ کی کھاپوں نے پہنائی پگڑی

ایک اسٹیج پر دکھے ایس پی اور آر ایل ڈی کے کئی قد آور لیڈر

مظفرنگر: 4 مئی (پی این ایس) پہلگام پر بیان بازی سے شروع ہونے والا معاملہ توہین اور پنچایت تک جا پہنچا۔ بھاکیو کے ترجمان چودھری راکیش ٹکیت کے اعزاز میں مغربی یوپی اور ہریانہ کی کھاپ پنچایتیں اپنی پگڑیاں لے کر پہنچیں۔ جب کسان اور مزدور جمع ہوئے تو لیڈروں نے بھی سیاسی نبض کا اندازہ لگانے کی کوشش کی۔ ایس پی لیڈروں نے بی جے پی کو گھیرا۔ آر ایل ڈی ایم ایل اے کسانوں کی حمایت میں گرجنے لگے۔ تقریباً دو سال کے بعد ایس پی اور آر ایل ڈی لیڈروں کو بھی اسٹیج شیئر کرتے دیکھا گیا۔ بی کے یو کسانوں کے مسائل پر حکومت کے خلاف آواز اٹھا رہی ہے۔ جن آکروش یاترا میں بی کے یو کے ترجمان کی توہین کے بعد ایس پی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پر حمایت میں پوسٹ کیا۔ ہفتہ کو ایم پی ہریندر ملک، ایم پی اقرا حسن، نیشنل سکریٹری راکیش شرما، سردھنا کے ایم ایل اے اتل پردھان، پہلوان شوکیندر تومر، ضلع صدر ضیا چودھری اور مغربی یوپی کے دیگر لیڈران اور کارکنان بھی حمایت دینے پنچایت پہنچے تھے۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات سے قبل ایس پی کے ساتھ اتحاد سے الگ ہونے کے بعد آر ایل ڈی لیڈروں کے لیے اسٹیج شیئر کرنے کا یہ پہلا بڑا موقع تھا۔ ٹکیت کی توہین کے معاملے پر اتحاد سے مختلف عوامی نمائندے اسٹیج شیئر کرتے نظر آئے۔ اسکل ڈیولپمنٹ کے وزیر مملکت کپل دیو اگروال نے بھی جمعہ کو جن آکروش یاترا میں حصہ لیا تھا، لیکن اس پورے واقعہ کے بعد وزیر مملکت نے خاموشی اختیار کی۔ اس نے صرف اتنا کہا کہ یہ واقعہ ٹاؤن ہال سے واپس آنے کے بعد پیش آیا۔

نامعلوم چوروں نے ہزاروں روپے مالیت کا بجلی کا سامان کر لیا چوری

دیوبند:4 /مئی (فیروز خان) گذشتہ رات نونا بڑی گاؤں میں چوروں نے ایک کسان کے ٹریکٹر کی بیٹری اور سعد پورہ گاؤں میں تین کسانوں کے ٹیوب ویلس سے ہزاروں روپے مالیت کا بجلی کا سامان چوری کر لیا۔ اطلاع کے مطابق نونا بڑی گاؤں کے رہائشی کسان طریقت ولد منفیت کا ڈرائیور گزشتہ رات اس کے گھیر میں ٹریکٹر کھڑا کر کے گھر چلا گیا۔ صبح کے وقت جب طریقت گھیر میں پہنچا تو ٹریکٹر سے بیٹری غائب تھی۔ متاثرہ کسان نے کوتوالی میں واقعے کی شکایت درج کرائی ہے۔ وہیں چوروں نے سعد پورہ گاؤں کے جنگلوں میں کسان راکیش ولد بابورام، ونود ولد چیت اور امیت ولد بجیندر کے ٹیوب ویلس سے ہزاروں روپے مالیت کا بجلی کا سامان چوری کر لیا۔ متاثرہ کسانوں نے واقعہ کی شکایت درج کراتے ہوئے پولیس سے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

ایک مرد پڑھا تو ایک فرد پڑھا، جب ایک عورت پڑھتی ہے تو پورا خاندان پڑھتا ہی: مولانا عبدالمعبود قاسمی

سنت کبیر نگر: 4 مئی (پی این ایس) اللہ جسموں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ نیتوں کو دیکھتا ہے، کیونکہ جسموں اور صورتوں کو تو اللہ ہی نے بنایا ہے، جب کہ نیت انسان کا ذاتی عمل ہوتا ہے، اس لئے اللہ انسان کی نیتوں پر اجر وثواب کو مرتب کرتا ہے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار ادارہ دار الفلاح ناسک کے منتظم اعلیٰ مولانا عبدالمعبود قاسمی نے مدرسہ شاکرہ للبنات میں طالبات سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے کہا کہ سبھی طلبہ وطالبات صرف اللہ کی رضا کو اپنا مقصد تعلیم بنائیں۔ انھوں نے کہا کہ جو طلبہ وطالبات دینی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ قابل مبارکباد ہیں کیونکہ دینی درسگاہوں کی تعلیم ہی دنیا وآخرت کی کامیابی کی تعلیم ہے، اور اسکولوں اور کالجوں کی تعلیم صرف حصول مال وزر اور ہنر کے لئے ہے۔ انھوں نے کہا کہ اگر مدرسہ 20 /سال کے لئے بند ہو جائیں تو مسلمان مرتد ہونے لگیں گے، مدارس دین اسلام کے مضبوط قلعے ہیں، ان کی مدد کرنا سبھی مسلمانوں پر اہم فریضہ ہے۔ انھوں نے تعلیم نسواں پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اگر ایک مرد پڑھتا ہے تو ایک فرد پڑھتا ہے، جب ایک عورت پڑھتی ہے تو پورا خاندان پڑھتا ہے، اس کے پیش نظر بچیوں کی تعلیم مردوں سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اخیر میں مدرسہ شاکرہ کے بانی ومنتظم مولانا عبدالباقی خان ندوی نے سبھی حاضرین اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر مولانا شعیب احمد قاسمی ناظم مدرسہ عربیہ دار العلوم صمد، حافظ نسیم احمد مہندوپاری، مولانا عطاء اللہ مہندوپاری سمیت معلمات اور طالبات کثیر تعداد میں موجود رہے۔

ملک میں جرائم کا بول بالا ہے

رافیل کو لے کر پی ایم مودی پر سیاسی طنز

اجے رائے بی جے پی کے خلاف غصے میں

لکھنؤ۔کانگریس لیڈر اجے رائے نے کہا کہ حکومت آج تک پلوامہ حملے کی تحقیقات نہیں کرسکی ہے۔اس کے ساتھ انہوں نے وارانسی میں ایک طالب علم کے قتل کے معاملے پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ پولیس انتظامیہ اس میں لاپرواہی برت رہی ہے۔

ملک کا امن و امان بے ہوشی کی حالت میں ہے اور شرپسندوں کے حوصلے اتنے بلند ہیں کہ ناانصافی،مظالم،لوٹ مار،جھوٹ،قتل وغارت گری کھلے عام پھیل رہی ہے۔ مذکورہ باتوں کا اظہار کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے نے وارانسی میں پریس کانفرنس کے دوران کیا۔

انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت نااہلی اور بیڈ گورننس کا مترادف بن گئی ہے۔خراب امن و امان،خواتین کے خلاف جرائم،دلتوں اور قبائلیوں پر مظالم،امتحانات میں بدعنوانی جیسے ہر معاملے پر حکومت ناکام رہی ہے۔ وارانسی میں صورتحال انتہائی تشویشناک ہے۔

انہوں نے کہا کہ پندرا اسمبلی کی ماروئی گرام سبھا کے وکیل کیلاش پٹیل کے بیٹے ہیمنت کو حال ہی میں گولی مار کر ہلاک کردیا گیا تھا۔گاؤں کے سربراہ کنڈیر یادو ویک سنگھ موہت کو طاقت کے نشے میں دھت ایک مقامی وزیر کے دباؤ میں جھوٹے مقدمے میں پھنسایا جارہا ہے۔

کانگریس لیڈر نے کہا کہ آج عوامی مسائل اٹھانے والوں کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کئے جارہے ہیں اور انہیں مجرموں کی طرح پریڈ کیا جارہا ہے۔ پریڈ عوام کی نہیں ملک کے تشخص پر حملہ کرنے والے دہشت گردوں کی ہونی چاہیے۔ایسی حکومت کو شرم آنی چاہیے جو اپنے ہی شہریوں کے ساتھ ناانصافی کرکے آئین کو پامال کررہی ہے۔کانگریس لیڈر اجے رائے نے بھی جموں وکشمیر کے پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے اس بزدلانہ اور دلخراش واقعے کے خلاف ملک کا ہر شہری متحد ہے۔اس دکھ کی گھڑی میں ہم سب اس شخص اور خاندان کے ساتھ ہیں جنہوں نے اپنے پیاروں کو کھو دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت اس نقصان کے خلاف سخت ایکشن لے، پورا ملک دہشت گردی کے خلاف ہے۔ پوری اپوزیشن حکومت کے ایکشن کا انتظار کررہی ہے۔پہلگام میں جو واقعہ ہوا اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ وہاں سکیورٹی میں کوتاہی تھی۔انٹیلی جنس کی ناکامی تھی۔پہلگام حملے کے بارے میں اجے رائے نے کہا کہ رافیل سے حملہ۔ انہوں نے وزیر اعظم، وزیر داخلہ، وزیر دفاع سے پوچھا کہ کیا ہمیں رافیل میں صرف لیموں اور مرچیں باندھنی ہیں یا ہم حملہ بھی کریں گے۔ رافیل سے لیموں اور مرچیں کب نکالیں گے؟

ریاستی صدر اجے رائے، میٹروپولیٹن صدر راگھویندر چوبے، کونسلر پارٹی لیڈر گلشن علی، ریاستی جنرل سکریٹری اوم پرکاش اوجھا، ریاستی سکریٹریز پنچ سونکر، فصاحت حسین بابو، ڈاکٹر راجیش گپتا، ایڈوکیٹ انصاری، ستنام سنگھ، ونود سنگھ کلو، منیش موروبلیا، وکاس، ویکیو، روہت، ونڈو، راجیش اور دیگر شامل تھے۔چوبے موجود تھے۔

غیر قانونی شراب کے خلاف محکمہ کی زیرو ٹالرنس پالیسی کا نتیجہ ہے: نتن اگروال

لکھنو۔ریاست کو ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے مہتواکانکشی ہدف کو حاصل کرنے میں محکمہ آبکاری کا کردار انتہائی اہم ہے، جو کہ محصولات کی وصولی اور غیر قانونی شراب کی تجارت پر کنٹرول کے ذریعے ریاست کی اقتصادی ترقی میں حصہ ڈال رہا ہے۔اپریل 2025 میں، محکمہ نے 4600 کروڑ روپے کے محصول کے ہدف کے مقابلے میں 4319.46 کروڑ روپے (93.9فیصد) حاصل کیے ہیں۔ جبکہ گزشتہ سال اس جائزہ مدت میں 4300 کروڑ روپے کے ہدف کے مقابلے میں 3313.43 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی تھی۔گزشتہ سال اپریل کے مہینے میں ہونے والی آمدنی کے مقابلے میں اس سال اپریل کے مہینے میں 30 فیصد سے زائد ریونیو موصول ہوا ہے۔

ریاستی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) (برائے آبکاری اور امتناع، جناب نتن اگروال نے کہا کہ یہ قابل ذکر کامیابی غیر قانونی شراب کے خلاف محکمے کی زیرو ٹالرینس پالیسی کا نتیجہ ہے، جس میں سخت چھاپے، اسمگلنگ کی مؤثر روک تھام، اور QR کوڈ پر مبنی ٹریکنگ سسٹم جیسی اختراعات نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ نیز، شراب کی معیاری اور شفاف فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے نافذ کی گئی نئی پالیسیوں نے صارفین کے اعتماد کو بڑھایا۔ یہ آمدنی نہ صرف محکمہ کی کارکردگی کو ظاہر کرتی ہے، بلکہ یہ ریاست کے اتر پردیش کو ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کے مہتواکانکشی ہدف کو بھی تیز کرے گی۔انہوں نے کہا کہ اپریل کے مہینے میں 93.9 فیصد ریونیو کی وصولی یہ ظاہر کرتی ہے کہ محکمہ صحیح سمت میں آگے بڑھ رہا ہے اور مالی سال 2025-26 کے لیے محکمہ نے 63,000 کروڑ روپے کے محصول کے ہدف کو حاصل کرنے کا عزم کیا ہے۔ یہ آمدنی ریاست کی ترقیاتی اسکیموں، بنیادی ڈھانچے اور سماجی بہبود کے پروگراموں کو تیز کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ وزیر ایکسائز نے کہا کہ اپریل 2025 کے مہینے میں محکمہ ایکسائز کی جانب سے غیر قانونی شراب کی تیاری، فروخت اور اسمگلنگ کے خلاف 80,519 چھاپے مارے گئے اور 9,768 مقدمات درج کیے گئے اور تقریباً 2.62 لاکھ لیٹر ناجائز شراب برآمد کی گئی۔ شراب کے غیر قانونی کاروبار میں ملوث 1772 افراد کو گرفتار کیا گیا اور ان میں سے 324 کو جیل بھیج دیا گیا۔غیر قانونی شراب کی نقل وحمل میں ملوث پائی جانے والی 13 گاڑیاں بھی ضبط کرلی گئی ہیں۔

ٹیکس چوری میں پھنسے چار ٹیکس افسر

165 کروڑ کی چوری بے نقاب

لکھنو:4 مئی (پی این ایس) اتر پردیش میں چار سینئر افسران ریاستی محکمہ ٹیکس میں 600 کروڑ روپے کی جعلسازی کے معاملے میں پکڑے گئے ہیں۔کانپور سے متعلق اس معاملے میں تقریباً 165 کروڑ روپے کی ٹیکس چوری کی رپورٹ تیار کی گئی ہے۔اس میں ایک ایڈیشنل کمشنر سطح کے افسر، ایک جوائنٹ کمشنر سطح کے افسر اور دو ڈپٹی کمشنر سطح کے افسروں کے نام شامل ہیں۔کانپور کی ایک مسالا اور تمباکو بنانے والی فرم کی ریاستی محکمہ ٹیکس کی خصوصی تفتیشی شاخ نے جانچ کی تھی۔جانچ ایڈیشنل کمشنر سطح کے افسر نے کی تھی۔ دوران تفتیش اسپائس یونٹ میں آٹھ مشینیں برآمد ہوئیں۔ایک مشین کی رفتار 2000 پاؤچ فی منٹ تیار کرنا ہے۔محکمہ کی سطح پر 1000 پاؤچ فی منٹ کا حساب لگایا جاتا ہے۔لیکن تفتیشی افسران نے صرف 400 پاؤچ فی منٹ کی رفتار کی بنیاد پر پروڈکشن رپورٹ تیار کی۔دوبارہ تفتیش کے بعد بھی اسی حساب سے رپورٹ درج کرائی گئی۔آٹھ مشینوں کے بجائے ایک مشین کی رپورٹ ڈال دی گئی۔اس طرح تقریباً 600 کروڑ روپے کے کاروبار کو چھپا کر تقریباً 165 کروڑ روپے کی ٹیکس چوری چھپائی گئی۔اسی بنیاد پر متعلقہ اسیسنگ آفیسر نے بھی حکم جاری کیا۔اس پورے معاملے میں ایڈیشنل کمشنر گریڈون نے حکومت کو رپورٹ بھیج کر چار افسران کے خلاف چارج شیٹ کی سفارش کی ہے۔لیکن، رپورٹ پر کوئی کارروائی کرنے سے پہلے، ایڈیشنل کمشنر جنہوں نے چارج شیٹ کی سفارش کی تھی، کو ان کی اصل پوسٹنگ سے ہٹا کر ہیڈ کوارٹر سے منسلک کردیا گیا ہے۔

شاملی: اضافی سلاد مانگنے پر نان ویج ہوٹل میں تشدد، دو گاہکوں پر اُبلتا ہوا تیل ڈالا

شاملی:4 مئی (پی این ایس) کاندھلا شہر کے کیرانہ روڈ پر واقع ایک نان ویجیٹیرین ہوٹل میں ہفتہ کی دیر رات اضافی سلاد مانگنے پر ہوٹل مالک کے بیٹے اور گاہکوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا۔الزام ہے کہ ہوٹل مالک کے ناراض بیٹے نے گاہکوں پر کھولتا ہوا تیل ڈال دیا۔جس سے منور اور آصف شدید جھلس گئے۔زخمیوں کو نجی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کردی ہے۔محلہ گجراں کے رہائشی منور اور آصف رات گئے قصبے کے کیرانہ روڈ پر واقع عرفان کے نان ویج ہوٹل میں کھانا کھا رہے تھے۔وہیں ہوٹل مالک کے بیٹے ساحل سے سلاد مانگنے پر جھگڑا ہوگیا۔جھگڑے کے بعد دونوں فریقوں میں لڑائی ہوگئی۔الزام ہے کہ ساحل اور اس کے تین ساتھیوں نے گاہکوں کو مارا پیٹا۔انہوں نے احتجاج کیا تو ہوٹل مالک کے بیٹے نے دونوں پر کھولتا ہوا تیل ڈال دیا۔اس کے بعد ملزم موقع سے فرار ہوگیا۔اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔متاثرین نے تینوں ملزمان کے خلاف شکایت درج کراتے ہوئے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔پولیس کا کہنا ہے کہ معاملے کی تفتیش کی جارہی ہے۔

ضرورت مندوں کے کام آنا اعلیٰ درجے کی عبادت: مولانا خالد رشید

عیدگاہ لکھنؤ میں اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام مفت طبی کیمپ کا انعقاد

لکھنؤ۔ ۴رمئی۔انسانیت کی بنیاد خدمت خلق کے جذبات پر استوار ہوتی ہے۔ مخلوق خدا کی خدمت ایک بہترین عمل ہے جو ہر انسان کو انفرادی اور اجتماعی طور پر معاشرے کے لیے انجام دینا چاہیے۔یہ عمل نہ صرف انسانیت کی تعمیر وترقی اور فلاح وبہبود کا سبب بلکہ اس نیک عمل سے فرد کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ان خیالات کا اظہار امام عیدگاہ وقاضی شہر لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے کیا۔وہ آج اسلامک سنٹر آف انڈیا، میکس ہاسپٹل اور کانٹڈ ہاسپٹل کے اشتراک سے دارالعلوم فرنگی محل عیدگاہ لکھنؤ میں منعقد ماہانہ مفت طبی کیمپ سے خطاب کررہے تھے۔انہوں نے کہا کہ ضرورت مندوں اور غریبوں کی امداد وتعاون کرنا اسلامک کی درخشاں تعلیمات وہدایات پر عمل کرنا ہے۔ خدمت خلق جیسے نیک کام کے نمونے ہم کو خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمینؐ کی سیرت مبارک اور صحابہ کرامؓ کے حالات میں بہ کثرت ملتے ہیں۔مولانا نے کہا کہ اسلامک سنٹر کے زیر اہتمام اس مفت طبی کیمپ کا آغاز مولانا ابوالطیب احمد میاں فرنگی محلی کی سرپرستی میں ۲۰۰۰ء میں ہوا تھا۔الحمدللہ آج ۱۸۸واں کیمپ تھا۔یہ ہر ماہ کے پہلے اتوار کو لگتا ہے۔اس کیمپ سے بلاتفریق مذہب وملت ہزاروں افراد مستفید ہوچکے ہیں۔ یہاں مفت میں چشمے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ بلڈ پریشر،شوگر،تھائی رائیڈ،امراض نسواں وغیرہ کی جانچ اور مفت دوائیں دی جاتی ہیں۔اس کیمپ میں میکس ہاسپٹل کے ڈاکٹر فہیم، ڈاکٹر نشا، ڈاکٹر کومل، ڈاکٹر پربھات اور ڈاکٹر امت اور کانٹڈ ہاسپٹل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شارق حبیب، بیگ آئی سنٹر کی پوری ٹیم، اویس احمد، عنبر ٹرسٹ کے زبیر احمد قدوائی نے اپنی اپنی خدمات انجام دیں۔مہمانوں کا استقبال عدنان شاہد خان نے کیا اور شکریہ مولانا عبداللطیف نے ادا کیا۔اس موقع پر مولانا محمد سفیان نظامی، نجیب علوی، قاری محمد ہارون، مولانا محمد شمیم، مولانا عبدالمغیث، عدنان شاہد خان، فیض خالد، ابوذر راعینی موجود تھے۔

بہرائچ: خاتون کے قتل کا ملزم گرفتار

بہرائچ: 04 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بہرائچ کے تھانہ کھیری گھاٹ علاقے میں دو مئی کو ہوئے قتل کے معاملے میں پولیس نے ٹیم نے اتوار کو ملزم راجیش چودھری کو گرفتار کیا اور اس کے قبضے سے قتل میں استعمال کیا گیا آلہ قتل برآمد کرلیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق مدعیہ بیٹی پرمود پاسی باشندہ رائے پور نے پولیس کو تحریری اطلاع دی تھی کہ ان کی ماں (45) جو شیکھن ڈیہا تھانہ مٹیرا کی رہنے والی تھی۔تقریباً ایک سال قبل اپنے شوہر کو چھوڑ کر راجیش دھوبی کے ساتھ رہ رہی تھی۔کچھ دن قبل متوفیہ اپنی بیٹے کے سسرال رائے پور آئی تھی۔گذشتہ دو مئی کی رات تقریباً دو بجے مدعیہ نے دیکھا کہ ان کی ماں گھر پر نہیں ہیں۔اور تلاش بین کے بعد اس کی ماں کو مردہ حالت میں محمد طاہر کی جھونپڑی میں پایا گیا۔جسم پر چوٹ کے نشان پائے گئے جس سے قتل کے شبہ کا اظہار کیا گیا۔پولیس اور فورنسک ٹیم فوراً موقع واردات پر پہنچی اور شواہد جمع کر پوسٹ مارٹم کے لئے لاش کو بھیجا۔اور مدعیہ کی تحریر کی بنیاد پر معاملے کی باریک جانچ شروع کی گئی۔ جانچ کے دوران پولیس ٹیم نے موقع واردات کا معائنہ، گواہوں کے بیان، مخبر کی اطلاع، سی ڈی آر اور دیگر تکنیکی شواہد کا جائزہ لیا۔آج مخبر کے تعاون سے پولیس نے ملزم راجیش کی کوشش کی تصدیق کی۔

حج صرف سفر نہیں، روحانی انقلاب ہے: قاری مفتی ریاض مظاہری

لکھنؤ سے قافلۂ حج کی روانگی، ندوۃ العلماء کے زیر اہتمام دعائیہ نشست وتربیتی خطاب

لکھنؤ،4 مئی (پریس ریلیز) مولانا علی میاں میموریل حج ہاؤس،لکھنؤ کی مسجد میں شعبۂ دعوت و ارشاد، دارالعلوم ندوۃ العلماء کے زیر اہتمام دعائیہ اور تربیتی مجلس کا سلسلہ جاری ہے۔جس میں عازمین حج کو مناسک حج، آداب زیارت، اور اسلامی اخوت واتحاد کی عملی تلقین کی جاتی ہے۔

اسی کڑی کی روحانی مجلس میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ممتاز عالم دین، قاری مفتی ریاض احمد مظاہری نے نہایت بصیرت افروز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ”حج محض ایک جسمانی سفر نہیں بلکہ یہ روح کا سفر ہے، جو انسان کو اللہ کے قرب کا ذریعہ بناتا ہے۔آپ خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے آپ کو اپنے گھر کا مہمان بنایا۔اب لازم ہے کہ آپ اپنے ساتھ تقویٰ، اخلاص، حلم وبردباری، اور صبر وتحمل جیسے اوصاف کو لے کر روانہ ہوں۔“انہوں نے زور دے کر کہا کہ فسق وفجور، چھوٹے بڑے گناہوں اور آپسی جھگڑوں سے مکمل اجتناب کریں، حج کے ارکان، واجبات اور سنتوں کو صحیح طریقے سے ادا کریں تاکہ یہ عبادت آپ کی دنیا وآخرت دونوں کو سنوار دے۔“مدینہ منورہ کی عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے مفتی مظاہری نے کہا:”مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی ادائیگی جہنم سے آزادی اور نفاق سے خلاصی کا ذریعہ ہے، اور وہاں کی ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، جب کہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ملتا ہے۔حاجی حضرات کو چاہیے کہ ہر لمحہ توحید خالص اور سنت نبوی کی پیروی میں گزاریں۔“

روضۂ اقدس پر حاضری کے آداب بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ”درود وسلام پیش کرتے وقت مکمل ادب، عاجزی اور محبت کے ساتھ پیش ہوں۔دوران حج آپس میں سلام وکلام،کھانا کھلانا، پانی پلانا جیسے اعمال پر اللہ تعالیٰ نے بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔“دعائیہ ہال میں خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی، مبلغ دارالعلوم ندوۃ العلماء نے کہا:”آپ کا قافلہ علی میاں میموریل حج ہاؤس سے مدینہ منورہ روانہ ہورہا ہے، اس مقدس سفر کو خلوص نیت، درود شریف کی کثرت، اور سنت نبوی کی پابندی کے ساتھ طے کریں۔“انہوں نے حج کے پانچ دنوں اور سفر کے ضروری آداب پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور قافلۂ عازمین کو رقت آمیز دعا کے ساتھ رخصت کیا۔اس بابرکت موقع پر ندوہ سے وابستہ معزز علمائے کرام مولانا سید محمد غفران ندوی، مولانا سلمان نقوی اور مولانا وکیل بارہ بنکوی ندوی بھی موجود تھے،جنہوں نے عازمین حج کو دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ رخصت کیا۔شرکائے تقریب نے اس روحانی مجلس کو یادگار قرار دیا اور ندوۃ العلماء کی اس عملی رہنمائی پر اظہار تشکر کیا۔

اترپردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کے تحت اکائیوں کے تیسرے فریق کے معائنے میں تیزی لائی جائے

لکھنؤ: 04 مئی۔نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے باغبانی اور فوڈ پروسیسنگ محکمہ کے افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کے تحت موصول ہونے والی پروجیکٹ تجاویز پر بروقت کارروائی کریں، قائم یونٹس کی سبسڈی وغیرہ کے معاملات کا جائزہ لیتے رہیں اور خاص طور پر وزیر اعظم مائیکرو فوڈ انڈسٹری اپ گریڈیشن کے نفاذ پر توجہ دیں۔جمعہ کو ایڈیشنل چیف سکریٹری، باغبانی اور فوڈ پروسیسنگ ڈپارٹمنٹ کی صدارت میں اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کے تحت نامزد تھرڈ پارٹی انسپکشن ایجنسی سے متعلق موصول ہونے والی رپورٹ/تازہ ترین پیش رفت کے بارے میں ایک میٹنگ ہوئی۔کانپور، میرٹھ، لکھنؤ، اعظم گڑھ، بریلی پریاگ راج کے نامزد اداروں/یونیورسٹیوں کے نمائندوں نے میٹنگ میں شرکت کی۔ پنڈت دین دیال اپادھیائے یونیورسٹی گورکھپور سے ڈاکٹر دیویا سنگھ اور بندیل کھنڈ یونیورسٹی جھانسی کے پروفیسر شیو کمار کٹیار نے عملی طور پر حصہ لیا۔میٹنگ میں نامزد تھرڈ پارٹی انسپکشن ایجنسیوں سے متعلق موصول ہونے والی رپورٹس/تازہ ترین پیشرفت کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں اور ضروری ہدایات دی گئیں۔اجلاس میں ہدایات دی گئیں کہ یونٹس کا معائنہ کرتے ہوئے صفائی کے معیار کا بھی خیال رکھا جائے اور یہ معلوم کیا جائے کہ ادارے نے متعلقہ محکمہ سے HSCCP سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہے یا نہیں۔محکمہ کو رپورٹ پیش کرنے سے پہلے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ادارے کی جانب سے متعلقہ محکمے سے تمام ضروری قانونی سرٹیفکیٹ حاصل کیے گئے ہیں، جن کی تفصیلات بھی رپورٹ میں درج کی جائیں۔ نوڈل آفیسر اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کو ہدایت دی گئی تھی کہ اسکیم سے منسلک تمام تھرڈ پارٹی انسپکشن ایجنسیوں کے ذریعہ کئے گئے معائنے/تصدیق کے بعد، فائل کو پالیسی میں موجود دفعات کے مطابق ادائیگی کے لئے پیش کیا جائے۔ CIMAP لکھنؤ سے عملی طور پر حصہ لینے والے ایک سائنسدان ڈاکٹر رمیش سریواستو کے ساتھ بات چیت کے دوران، یہ توقع کی گئی کہ ان کی سطح سے UP فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 اور MIDH کے تحت زیادہ سے زیادہ تجاویز شامل کی جائیں۔ انسپکشن ایجنسیوں اور محکمانہ افسران کو ضروری ہدایات دی گئیں۔

سماجک کارکنوں کو امیر خالد نے اعزاز سے نوازا

لکھنؤ:4 مئی۔کڈز پبلک اسکول کے منیجر جناب عامر خالد خان نے سماجک کارکنوں اور سماجی مسائل پر کام کرنے والی تنظیموں کے سربراہان کو فیض اللہ گنج میں اپنے اسکول میں ان کی عزت افزائی کی۔اس موقع پر شراب بندی سنگھرس سمیتی کے صدر مرتضیٰ علی، جناب پی سی کریل، سینئر صحافی محمد زبیر، سی ایل راجن صدر، سوہت یادو، محمد صادق، سعیق صدیقی اور دیگر کو اعزازات سے نوازا۔

ذات پات کی مردم شماری کے اعلان نے ایس پی صدر کی نیندیں اڑادی

اوپی راج بھر کا اکھلیش پر حملہ

لکھنؤ۔سبھاسپا کے صدر اوم پرکاش راج بھر نے ایس پی صدر اکھلیش یادو پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذات پات کی مردم شماری کے اعلان نے ایس پی صدر کی نیندیں اڑادی ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے سہیل دیو کا مجسمہ نصب کرنے کے بیان کو دھوکہ دہی قرار دیا۔راجدھانی لکھنؤ میں سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (ایس بی ایس پی) کے قومی صدر اوم پرکاش راج بھر نے ایس پی صدر اکھلیش یادو پر سخت حملہ کیا ہے۔اقتدار میں آنے کے بعد گومتی ریور فرنٹ پر مہاراجہ سہیل دیو کا مجسمہ نصب کرنے سے متعلق اکھلیش کے بیان کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایس پی صدر کو پسماندہ اور دلتوں کو دھوکہ دینے کی پرانی عادت ہے۔راج بھر نے کہا کہ مرکز کی مودی حکومت کے ذات پات کی مردم شماری کرانے کے فیصلے نے اکھلیش کی نیندیں اڑادی ہیں۔وہ اندر سے ہلا ہوا ہے اور وہ پسماندہ اور دلت ووٹ بینک کے بکھر جانے سے ڈرتا ہے۔راج بھر نے کہا کہ جب تک ایس پی صدر اقتدار میں تھے، انہوں نے کبھی مہاراجہ سہیل دیو کو یاد نہیں کیا۔اب راج بھر کمیونٹی کو ووٹ بینک کی سیاست کے لیے راغب کرنے کی کوشش کررہا ہے، لیکن کمیونٹی اب ان کے جال میں نہیں آئے گی۔راج بھر نے طنزیہ انداز میں کہا کہ اگر وہ اپنے والد اور چچا کے لیے کچھ نہ کرسکے تو راج بھر برادری کا کیا بنے گا؟ ایس پی صدر نے نہ تو بی ایس پی کو چھوڑا اور نہ ہی جینت چودھری، ان کی فطرت صرف دھوکہ دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اکھلیش کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے کام کرنے کے انداز کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ذات پات کی مردم شماری کے بعد اکھلیش کا ووٹ بینک بدل جائے گا۔اس لیے وہ اب راج بھر برادری کو دھوکہ دینے کی کوشش کررہا ہے۔ راج بھر نے سماج وادی پارٹی پر دلتوں کو غلام سمجھنے کا بھی الزام لگایا۔

گلوکاری کے ماسٹرز Pt کو آوازی خراج تحسین، بڑے رام داس اور پنڈت، بھوانی پرساد

بدھسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں سوار واہنی میوزک کمیٹی کا پروگرام

لکھنؤ۔سوار واہنی میوزک کمیٹی کے قومی فنکاروں نے گلوکاری کے استاد پنڈت کو خراج عقیدت پیش کیا۔ بڑے رام داس اور پنڈت۔ بھوانی پرساد جی بین الاقوامی بدھسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آڈیٹوریم، گومتی نگر میں گانے، بجانے اور رقص کے ذریعے۔ویمن کمیشن کی نائب صدر اپرنا یادو یہاں مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھیں۔ پروگرام کے پہلے مرحلے میں Pt کے شاگردوں نے رامیشور پرساد مشرا نے گرووندنا پیش کی۔ یہاں آلوک مشرا نے طبلہ اور پرمود اپادھیائے نے ہارمونیم پر ساتھ دیا۔ بنارس کے سینئر سارنگی کھلاڑی، Pt کی طرف سے راگ ملکونس کی شاندار پیشکش میں۔ کنہیا لال، طبلے پر ارون بھٹ کے ساتھ انیش مشرا اور سارنگی پر اوساہے مشرا تھے۔اس کے بعد Pt. رامیشور مشرا نے پہلے راگ پوریا کلیان اور پھر راگ یمان میں کلاسیکی گائیکی کے اپنے منفرد انداز کا مظاہرہ کیا۔ آخری پیشکش گرو سور بھی سنگھ کی روایتی کتھک کی تھی۔اس نے شبری واقعہ کے ساتھ ٹیتل دلمبیت تال میں اپج تھاٹ، آمد، درگا پران وغیرہ کا مظاہرہ کیا۔اس کے بعد میں دادرا بہاری کو کنٹرول کرنے میں کامیاب ہوگیا۔اور پھر آخر میں نے تیز تال میں چکردار پرانکھ جگل بندی، بال کی تہائی وغیرہ کی شاندار پرفارمنس دی۔ برجیندر سریواستو کے ساتھ جو فنکار رہے تھے ان میں طبلے پر ارون بھٹ اور سارنگی پر منیش مشرا تھے۔اسے اکانکشا پانڈے نے پڑھا۔ پروگرام کے خصوصی مہمانوں میں بھاکھنڈے کلچرل یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر مانڈوی سنگھ، پدم شری مالنی اوستھی، برجو مہاراج کتھک انسٹی ٹیوٹ کے صدر پروفیسر کمکم دھر، پنڈت سنگھ شامل تھے۔

صنعتوں کی راہ میں رکاوٹ، نویش متر پورٹل پر 23 محکموں کی 694 این او سی درخواستیں پھنسیں، ٹائم لائن فیل

لکھنو:4 مئی (پی این ایس) اتر پردیش میں، صنعتوں کی سہولت اور سرمایہ کاروں کو بھاگنے اور ہراساں ہونے سے بچانے کے لیے بنائے گئے انوسٹمنٹ دوست پورٹل میں 23 محکموں میں 694 درخواستیں زیر التوا ہیں۔سب سے زیادہ درخواستیں زیر التواء ہیں گراؤنڈ واٹر ڈیپارٹمنٹ (139)، پاور کارپوریشن (98) اور نوئیڈا اتھارٹی (83)۔انڈسٹری لگانے کے لیے تقریباً 32 محکموں کی این او سی درکار ہوتی ہے۔اس کو آسان بنانے کے لیے انوسٹمنٹ دوست پورٹل بنایا گیا ہے۔ نیویش متر پورٹل کاروباریوں اور سرمایہ کاروں کو آن لائن درخواست دینے، فیس ادا کرنے اور اپنی درخواستوں کی حیثیت کی جانچ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔نویش متر پورٹل پر درخواستیں قبول کرنے کی ٹائم لائن 30 کام کے دن ہیں۔اس بات کو بھی یقینی بنایا گیا ہے کہ سرمایہ کار اور کاروباری افراد ایک وقت میں مختلف محکموں کا دورہ کیے بغیر آن لائن نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ (NOC) حاصل کرسکتے ہیں۔اس کے بعد بھی 23 محکموں میں سینکڑوں درخواستیں منظوری کے انتظار میں پھنسی ہوئی ہیں۔تینوں محکموں میں ایک تہائی سے زیادہ درخواستیں زیر التوا ہیں جو صنعتوں کو آن لائن عدم اعتراض سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں۔ان کے علاوہ گریٹر نوئیڈا اتھارٹی میں 82، یو پی سی ڈی اے میں 57، ہاؤسنگ ڈپارٹمنٹ میں 51، محکمہ تعمیرات عامہ میں 31، ایم ایس ایم ای ڈپارٹمنٹ میں 31، آلودگی کنٹرول بورڈ میں 24، ریونیو ڈپارٹمنٹ میں 15، شہری ترقیات میں 15، فلم بندھوا اور ٹکنالوجی میں 14 ٹکنالوجی اور ٹکنالوجی میں 14 درخواستیں منظوری کے منتظر ہیں۔این او سی دینے میں بعض محکموں کی صورتحال کافی بہتر ہے۔ان میں سے 6 درخواستیں اتر پردیش ایکسپریس ویز انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (UPEIDA) میں، 5 محکمہ زراعت میں، 4 گورکھپور انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی میں، 3 محکمہ وزن اور پیمائش میں زیر التوا ہیں۔اس کے ساتھ ہی، ریاستی ٹیکس محکمہ، لیبر ڈپارٹمنٹ، الیکٹریکل سیفٹی ڈائرکٹوریٹ، الیکٹرانکس ڈپارٹمنٹ اور فائر ڈپارٹمنٹ میں، صرف ایک ایک درخواست گرین سگنل کا انتظار کررہی ہے۔